

تعلیمات نوریہ

مؤلف: محمد کریم سلطان

الجزء الثالث

مکتبہ سراج نور

بامبرہ ریلوے اسٹیشن مسجد خیراہ فیصل آباد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعلیماتِ سیرت

الجزء الثالث

ترتیباً
محمد کریم سلطانی

مکتبہ صبحِ نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضرارہ، پتلیہ کالونی، فیصل آباد، فون: 041-8730834
041-8739797

تعلیمات نبویہ (الجزء الثالث)

تالیف

محمد کریم سلطانی

ناشر

مکتبہ صبح نور

جامعہ ریاض العلوم مسجد خضراء فیصل آباد

فون: 34-8730833-041



جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

تعلیمات نبویہ (الجزء الثالث)	نام کتاب
محمد کریم سلطانی	تالیف
اول ۲۰۰۶ء	اشاعت
صبح نور کمپیوٹرز	کمپوزنگ
مکتبہ صبح نور	ناشر
	تعداد
	قیمت







آداب الدعاء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ ، نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ
أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ.

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا. يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا.

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى حَبِيبِكَ الْأَجْمَلِ وَنَبِيِّكَ الْأَكْرَمِ
الْمَبْعُوثِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَحَامِلِ لِيَّوَاءِ الْحَمْدِ وَصَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُودِ
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ الْمُصْطَفَى وَعَلَى إِلِهِ بُدُورِ الدُّجَى وَأَصْحَابِهِ نُجُومِ
الْهُدَى وَمَنْ تَبِعَهُمْ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

اللہ وحدہ لا شریک انسان کا رب ہے، خالق و مالک ہے اور معطی و وہاب بھی ہے۔ اسی کے دستِ قدرت میں سب کچھ ہے، انسان اس کی مخلوق ہے۔ اس کا مملوک ہے اللہ دینے والا ہے فرزند آدم لینے والا ہے۔ اللہ عطا فرمانے والا ہے اور انسان حاصل کرنے والا ہے، اللہ کی شان بندہ نوازی اور بندہ پروری ہے اور انسان کی حیثیت اس وحدہ لا شریک کی بارگاہ میں ایک سائل اور منگتے کی ہے۔ اولادِ آدم کو جس چیز کی ضرورت ہو اُسے لینے کیلئے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں التجاء و التماس کرنا ”دعا“ ہے۔

مر تضى زبیدی لکھتے ہیں:

الدُّعَاءُ : اسْتِدْعَاءُ الْعَبْدِ رَبَّهُ الْعِنَايَةَ وَاسْتِمْدَادُهُ إِيَّاهُ الْمَعُونَةَ ۱

بندے کا اپنے رب سے فضل و عنایت کی استدعا کرنا اور اسی سے مدد و اعانت طلب کرنا دعا کہلاتا ہے۔

اللہ کے حضور جھکنا اسی سے التماس و التجا کرنا اور اسی کی بارگاہ میں اپنے آپ کو حاجت مند اور فقیر ظاہر کرنا عبدیت کہلاتا ہے۔ عبد اپنے معبود کا در نہیں چھوڑتا اور غلام اپنے آقا و مالک کا ہی بن کر رہتا ہے۔

مالک حقیقی جل جلالہ نے اسی بات کو یوں ارشاد فرمایا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ .

اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کیلئے ہی پیدا فرمایا ہے۔

دعا عبد اور معبود کے رشتہ کو استوار کرتی ہے بندہ اور مالک کے تعلق میں نکھار پیدا کرتی ہے۔

(۱) اتقان المآلہ الثمین جلد ۵ صفحہ ۲

دعا ہی کی ترغیب و تحریریں اور اس کی عظمت و شان کے سلسلہ میں چند احادیث مبارکہ
ملاحظہ ہوں۔

اللہ جل جلالہ ہم سب کو رسول عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے طریقے اور سنت پر
چلنے کی سعادت عطا فرمائے اور آپ ہی کی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کی سعادت
نصیب فرمائے۔



نشانِ بندگی

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي
سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۗ

ترجمہ:

اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا:

مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ بیشک جو لوگ میری عبادت
کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل و خوار ہو کر داخل ہونگے۔

-☆-

أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ :

بندے کا کام بندگی ہے قادر و قیوم اللہ کے احکامات ماننا ہی انسان کیلئے وجہ افتخار ہے۔
اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بڑے سعید ہوا کرتے ہیں یہاں بھی اللہ تعالیٰ اہل
ایمان کو دعائے مانگنے کا حکم دے رہا ہے جو اہل ایمان اس حکم پر عمل کرتے ہیں سعادت و نجات ان
کا مقدر ٹھہرتی ہے اور اللہ کی کرم نوازیوں سے خوب سیراب ہوتے ہیں۔

جو اللہ تعالیٰ سے نہ مانگے اس کے حضور دست و عا دراز نہ کرے وہ اللہ کی حکم عدولی کر رہا

(۱) المؤمن ۲۰/۲۰

ہے اور اللہ کے فرمان کو نہ ماننا خطرے سے خالی نہیں۔ انسان سوچے تو سہی کہ مانگنا کس سے ہے کس کی بارگاہ میں دعاء کیلئے ہاتھ اٹھانے ہیں اور کس کے در پر التجائیں کرنی ہیں۔ اللہ ذوالجلال کی ہی بارگاہ ہے جہاں سے مانگا جاتا ہے، زندگی اس کا عطیہ ہے، صحت سے اس نے نوازا ہے، اس عالم رنگ و بو میں اس نے سانس لینے کی توفیق دی ہے، پھر وہ رحیم ہے، کریم ہے، ستار ہے، غفار ہے تو انسان جب بھی اس کے دربار میں سوال کرے گا وہ ضرور کرم فرمائے گا اور اس کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازے گا۔

وصف عاجزی:

دعا سے انسان کے اندر وصف عاجزی جنم لیتا ہے جو انسان اللہ کی بارگاہ میں دعا کرنے کا عادی ہوا کرتا ہے وہ پیکرِ عجز و انکسار بھی ہوا کرتا ہے یہ دعا مانگنا انسان کے اندر سے تکبر و غرور کا مادہ نکال دیتا ہے۔ متکبر شیطان کا ہم پیالہ اور ہم نوالہ ہوا کرتا ہے اور شیطان کے دام میں یوں پھنستا ہے کہ بالآخر اپنی نعمت ایمان کو ضائع کر دیتا ہے۔ (العیاذ باللہ) لیکن عاجزی کرنے والا، فروتنی کرنے والا اللہ کا محبوب ہوا کرتا ہے دعا سے وصف عاجزی جنم لیتا ہے اور عجز و انکسار کے پیکر پر اللہ تعالیٰ کے کرم کی چادر ہوا کرتی ہے جس کو دیکھ کر شیطان کو سوں دور رہتا ہے اور اس کا ایمان و عمل شیطان کے دست برد سے محفوظ رہتا ہے۔

دعاء عین عبادت

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ.

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۹
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۷۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۲۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۵۳
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۰۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۳۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۳
قال الالبانی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت نعمان بن بشیر - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: دعائیں عبادت ہے۔

۳۰ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۱۶۳۳)	تحفة الاشراف
۲۰۰ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۹۲۱۶)	المصنف لابن ابی شیبہ
۱۵۹ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۸۳۵)	المستدرک للحاکم
		هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه	قال الحاکم:
۲۷۳ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۳۲۱)	الترغیب والترہیب
		حسن	قال المحققون الثلاثة:
۲۷۵ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۶۲۷)	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۶۲۷)
		صحیح	قال الالبانی:
۱۷۲ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۸۹۰)	صحیح ابن حبان
		اسنادہ صحیح	قال شعيب الارنؤوط:
۱۸۴ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۱۳۸۳)	شرح النہ للبقوی
		اسنادہ صحیح	قال المحقق:
۱۰۸ صفحہ		رقم الحدیث (۸۰۱)	مسند ابی داؤد الطیالسی
۲۳۹ صفحہ		رقم الحدیث (۷۱۴)	الادب المفرد للبخاری
۱۲۰ صفحہ	جلد ۸		حلیۃ الاولیاء
۱۳۷ صفحہ	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۱۸۲۶۸)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزة احمد الزین:
۲۴ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۸۸)	جامع الاصول

اس کے بعد آپ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی: اور تمہارے پروردگار نے فرمایا مجھ سے دعائیں مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت و بندگی سے ازراہ تکبر اعراض کرتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں ذلیل و رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔

-☆-

عبادت کرنا بندے پر فرض و لازم ہے۔ جو عبادت و بندگی نہیں کرتا اسے نافرمان بندہ کہا جائے گا۔ فرمانبردار اور اطاعت شعار بندہ عبادت میں ہی لطف پاتا ہے اور اس کے بغیر اسے چین و قرار نہیں آتا۔

بسا اوقات انسان دعائیں مانگتا ہے لیکن ظاہراً اسے قبولیت کے آثار نظر نہیں آتے اس سے وہ مایوس ہوتا ہے **الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ** فرما کر مایوسی کو ختم کیا گیا ہے۔

اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ خالق و مالک ہے، وہ دے یا نہ دے اس کی مرضی لیکن تو اس کا عبد ہے، تجھ پر لازم ہے کہ اسی سے ہی مانگتا جا اس دعا کو معمولی نہ سمجھنا یہ عین عبادت ہے، اس دعا کے ذریعے تیرا اللہ سے رشتہ محکم ہوتا جا رہا ہے اس میں جتنا استحکام پیدا ہوگا اتنا ہی تیرے لئے بہتر ہوگا۔

کیا در در مانگنا بہتر ہے جہاں مانگنے سے عزت نفس مجروح ہوتی ہے، رسوائی بھی ہے اور بے چینی بھی یا اس احکم الحاکمین سے مانگنا بہتر ہے جہاں مانگنے سے نفس کو عزت و توقیر ملتی ہے، روح کو اطمینان و سکون ملتا ہے بلکہ اس سے مانگنا فرض بندگی ادا کرنا ہے۔

اللہ سے دعائیں مانگنے والا دونوں جہاں میں معزز ہے، اسے احترام و توقیر سے دیکھا



جاتا ہے، وہ جہاں سے گزرے دیدہ و دل فرش راہ ہوتے ہیں۔

عبادتیں بے شمار ہیں ان عبادات کی روح دعا ہے۔ جس چیز میں روح نہ ہو وہ کارآمد نہیں اس لئے عبادات کے ساتھ دعا کو لازمی قرار دیا گیا تاکہ کوئی بھی عبادت روح و جوہر سے خالی نہ ہو۔

ہاں یہ بات بھی واضح ہے کہ روح کے لئے جسم بھی چاہئے روح بمنزلہ مکین کے ہیں اور جسم بمنزلہ مکان کے، بات تب ہی درست ہوگی جب مکین و مکان دونوں کو وجود ہو، ایسا نہ ہو کہ صرف دعا ہی کے لئے متمنی ہوں اور باقی عبادات کو نظر انداز کر دیں باقی جملہ عبادات ہوں گی تب ہی دعا کارآمد ہوگی اس لئے پہلے فرائض و واجبات کی پابندی ہوگی، سنن سید المرسلین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو حزر جاں بنانا ہوگا اور مستحبات سے بھی روگردانی نہ کرنی ہوگی اس کے بعد دعا مانگی جائے گی ایسی دعا، دعا ہوگی اسی دعا کو جوہر عبادت اور روح عبادت قرار دیں گے اگر عبادت ہی نہ ہو تو اس کا جوہر اور روح چہ معنی دارد؟

اکرم الاشياء

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ - لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ .

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٨٤٣٣)	جلد ٨	صفحہ ٢٠٤
قال احمد محمد شاكر:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٢٩٣٨)	جلد ٩	صفحہ ٢٦٦
سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٣٨١)	جلد ٥	صفحہ ٢٣٣
قال الترمذی:	هذا حديث حسن غريب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٣٨٠)	جلد ٣	صفحہ ٣٨٣
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٨٢٩)	جلد ٢	صفحہ ٣٠٠
قال محمود محمد محمود:	الحديث حسن		
صحیح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣١٠٢)	جلد ٣	صفحہ ٢٥٢
قال الالبانی:	حسن		
المستدرک	رقم الحديث (١٨٠١)	جلد ٢	صفحہ ٢٨٨
قال الحالم:	هذا حديث صحيح		
قال الذمسی	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک کوئی عمل دعا سے زیادہ مکرم نہیں۔
حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عظیم الشان خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: کسی عربی کو عجمی پر کسی عجمی کو عربی پر اور کسی گورے کو سیاہ رنگ والے پر فضیلت نہیں تم تمام حضرت آدم - علیہ الصلوٰۃ والسلام - کی اولاد ہو اور حضرت آدم - علیہ الصلوٰۃ والسلام - کو اللہ جلا جلالہ نے مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔

۲۲۹ صفحہ	رقم الحدیث (۷۱۲)	الادب المفرد
۱۵۱ صفحہ	رقم الحدیث (۸۷۰)	صحیح ابن حبان
		قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ حسن
۳۳۷ صفحہ	رقم الحدیث (۲۵۸۵)	مسند ابی داؤد الطیالسی
۵۹۵ صفحہ	رقم الحدیث (۲۳۹۷)	موارد النظمین
۶۹۳ صفحہ	رقم الحدیث (۲۲۳۲)	مشکاۃ المصابیح
۲۹ صفحہ		اتحاف السادة المتقين
۴۷۳ صفحہ	رقم الحدیث (۲۲۲۳)	الترغیب والترہیب
		قال المحقق: حسن
۲۷۶ صفحہ	رقم الحدیث (۱۶۲۹)	صحیح الترغیب والترہیب
		قال الالبانی: حسن
۶۶ صفحہ	رقم الحدیث (۳۱۳۳)	کنز العمال

ہاں سن لو

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ

اللہ تعالیٰ کے ہاں تم میں سے معزز و مکرم وہ ہے جو تقویٰ سے آراستہ ہے۔

زیر نظر حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ کوئی عمل دعا سے بڑھ کر معزز و مکرم نہیں اور اس خطبہ مبارک سے معلوم ہوا کہ متقی اللہ کے ہاں سب سے معزز و مکرم ہیں تو بات واضح ہوئی کہ تقویٰ اور دعا لازم و ملزوم ہیں۔ متقی ہی اللہ سے دعا مانگتے ہیں اور اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرنے والا ہی تقویٰ سے مزین ہے۔

دعا بھی اللہ کی عنایت و توفیق کے بغیر نہیں مانگی جاسکتی۔ جب توفیق الہی شامل حال ہو اس وقت دعا کا کیف نرالا ہوتا ہے۔ دل کیف و مستی میں ڈوبا ہوتا ہے اور آنکھیں ساون برسارہی ہوتی اور بندہ، عاجز بندہ یوں سمجھتا ہے کہ میں بارگاہِ خداوندی میں بیٹھا ہوں وہ میری التجائیں بڑی محبت سے سن رہا ہے اور اب مجھ پر نظر کرم فرمایا ہی چاہتا ہے۔

کسی بھی نیک اور صالح کام بشمول دعا کے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ اللہ کی اعانت و توفیق کے بغیر ہو رہا ہے۔ اگر دل میں ایسی بات ہے تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ عمل نہ نیک ہے اور نہ صالح اور وہ دعا بھی دعا نہیں بلکہ نفس و شیطان کا فریب ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ مَكَايِدِ النَّفْسِ وَوَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ.

تمام دینی معاملات اور دنیوی کاروبار میں سلامتی عافیت کہلاتی ہے اللہ جل جلالہ سے عافیت مانگنا گویا سب دین و دنیا خیرات و برکات مانگنا ہے اس لئے اس پروردگار عالم جل جلالہ کو یہ بات بڑی پسند ہے کہ اس کا بندہ اس سے دنیا و آخرت، دین و ایمان کی ہر بھلائی کا سوال



کرے جب انسان یہ سمجھتے ہوئے کہ اللہ کو عافیت کا سوال کرنا بڑا محبوب ہے اور پھر وہ خلوص دل سے عافیت مانگے تو یقیناً وہ احکم الحاکمین دنیا و آخرت، دین و ایمان کی ہر نعمت، ہر خیر اور ہر بھلائی عطا فرمائے گا۔

انفع الاشياء

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ! بِالدُّعَاءِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر - رضی اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: دعا نفع دینے والی ہے ان حوادث میں جو نازل ہو چکے ہیں اور فائدہ مند

اتحاد السادة المتقين			
كشف الخفاء	رقم الحديث (١٢٩٤)	جلد ٥	صفحہ ٣٠
سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٥٣٨)	جلد ١	صفحہ ٣٠٣
قال ابو عيسى:	هذا حديث غريب	جلد ٣	صفحہ ٣٩١
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٥٣٨)	جلد ٣	صفحہ ٣٥٩
قال الالبانی:	حسن		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢٢٣٣)	جلد ٢	صفحہ ٦
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (١٦٣٣)		جلد ٢	صفحہ ٢٤٨
قال الالبانی:	حسن الغیرہ		
تمتہ الاشرف	رقم الحديث (٨٥٠٣)	جلد ٦	صفحہ ٢٣٩
لذوالعمال	رقم الحديث (٣١٥٢)	جلد ٢	صفحہ ١٤

ہے ان حوادث میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے۔

اے اللہ کے بندو! دعاء کا لازمی اہتمام کرو۔

-☆-

انسان ڈرتا بھی رہتا ہے اور گھبرایا بھی رہتا ہے ان مصائب و آلام سے وہ ڈر رہا ہوتا ہے جو اس پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں اور اس بات پہ بھی کہ وہ گھبراہٹ کا شکار رہتا ہے کہ کہیں اس پر مزید حوادث و تکالیف نازل نہ ہو جائیں۔

ان دونوں قسموں کے ڈر سے بچنے کیلئے حضور رسول عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ہمیں دعا کی تعلیم دی جو موجود مصائب و بلیات کو ختم کر دیتی ہے اور نازل ہونے والے رنج و الم کا مداوا بھی بن جاتی ہے۔

اسی نبی عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے آخر میں بڑے محبت بھرے انداز سے اپنی امت کو فرمایا: **فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللَّهِ! بِالْدُّعَاءِ.**

اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑے رکھو۔

”عِبَادَ اللَّهِ“ کے الفاظ میں جو لطف ہے وہ اہل نسبت زیادہ جانتے ہیں۔

گویا یہ واضح اعلان ہے کہ بندگی کا دعویٰ کرنے والو، بندگی کا قلابہ بھی گلے میں ڈالو،

بندگی کا قلابہ ہی تمہاری پہچان ہوگی اور وہ ”دعاء“ ہے۔

احسان الہی کو متوجہ کرنے کا ذریعہ

عَنْ سَلْمَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مَنْ عَبْدَهُ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا.

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۶۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۲
قال محمود محمد محمود:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۴۴۹۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۹
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۲۲۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۴
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۴۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۶
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۵۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۳
قال الالبانی:	هذا حدیث حسن غریب		

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ حیا اور کرم والا ہے جب اس کا بندہ اس کے آگے مانگنے کیلئے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اس کو حیا آتی ہے کہ کچھ عطا کئے بغیر ان کو خالی لوٹا دے۔

-☆-

اللہ جل جلالہ صمد ہے، بے نیاز ہے تمام مخلوق اس کی محتاج ہے لیکن اسے کسی کی احتیاج نہیں وہ جو چاہے کرے اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں لایُسْتَلُّ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْتَلُونَ اس

مصائب النبی	رقم الحدیث (۱۶۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۲
المسند الجامع	رقم الحدیث (۲۸۶۰)	جلد ۷	صفحہ ۶۷
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۶۱۴۸)	جلد ۶	صفحہ ۲۵۶
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۰
قال شعيب الارنؤوط: حدیث قوی			
شرح النبی (للبنی)	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۵
قال البغوی: هذا حدیث حسن غریب			
المستدرک (للحاکم)		جلد ۱	صفحہ ۴۹۷
المنذری بذييل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۴۹۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۶۰۴)	جلد ۱۷	صفحہ ۸۷
قال حمزة احمد الزین: اسنادہ صحیح			

ساری شانِ صمدیت کے باوجود جب بندہ، عاجز و ناچار بندہ، بے کس و بے نوا بندہ اس کے حضور ہاتھوں کو پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ اسے خالی لوٹا دے۔

اے بندہ مومن! غفلت کی چادر پھینک دے اور اللہ کے حضور دل و جاں سے حاضر ہو جا اس کا در کرم کھلا ہے اور وہ اپنی رحمتیں لٹا رہا ہے دیکھ وہ فرماتا ہے مجھ سے مانگنے والے کو اگر کچھ نہ دوں تو مجھے شرم آتی ہے۔

اے فرزند آدم! اب صد حیف ہے تجھ پر اگر تو اس کی کرم نوازیوں سے کچھ حاصل نہ کر سکے اس کا بحر کرم تو موجیں مار رہا ہے تو ہی اپنا رخ بدل لے تو تیرا قصور ہے اس کا سحابِ لطف و عنایت موسلا دھار برس رہا ہے اور اگر تو ہی اپنا برتن الٹا کر دے تو اس میں تیری ہی حرماں نصیبی ہے اس کے عطا و بخشش میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں۔

اللہ کی رحمتیں تو متوجہ ہونے کے لئے تیار ہیں وہ ہمیں دعا کی قبولیت کی نوید بھی سنانے والی ہیں لیکن ہم اس سے کچھ مانگتے ہی نہیں۔

اللَّهُمَّ وَفَّقْنَا أَنْ نَطْلُبَ رِضَاكَ دَائِمًا.

بلاء اور تقدیر کی دافع دعاء ہے

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ.

تحفة الاشراف	رقم الحديث (۳۵۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۲
سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۱۳۹)	جلد ۴	صفحہ ۴۲۸
قال الترمذی:	هذا حديث حسن غريب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۱۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۳
قال الالبانی:	حسن		
شرح مشکل آثار	رقم الحديث (۳۰۶۸)	جلد ۸	صفحہ ۷۸
قال شعيب الارنؤوط:	حديث حسن لغيره		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحديث (۱۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
جامع الاصول	رقم الحديث (۷۲۳۹)	جلد ۹	صفحہ ۵۱۲
قال المحقق:	هذا حديث حسن غريب		
کتاب الدعاء للطبرانی	رقم الحديث (۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۷۹۹
قال الدكتور محمد سعيد البخاری:	رجال اساده ثقات		
المستدرک للحاکم		جلد ۱	صفحہ ۴۹۳
قال الحاکم:	هذا حديث صحيح الاسناد		



ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کر دیتی ہے۔

-☆-

صفحہ ۲۹۳

المنہجین بذیل الامتداد

قال الذمہی صحیح

صفحہ ۲۴۲ جلد ۱۰

امام صفوان بن ابی شیبہ رقم الحدیث (۹۹۱۶)



عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ : لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ.

سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٩٠)	جلد ١	صفحة ٣٥
قال محمد فواد عبد الباقي:	حسن		
سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٢٠٢٢)	جلد ٢	صفحة ١٣٣٢
قال فواد عبد الباقي:	اسناده حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٢٠٩٣)	جلد ٢	صفحة ١٣٣
شعب الايمان	رقم الحديث (١٠٢٣٣)	جلد ٤	صفحة ٢٥٨
شرح مشكل الآثار	رقم الحديث (٣٠٦٩)	جلد ٨	صفحة ٤٩
قال شعيب الارنؤوط:	اسناده حسن في الشواهد		
المعجم الكبير للطبراني	رقم الحديث (١٣٢٢)	جلد ٢	صفحة ١٠٠
شرح السنة للبخاري	رقم الحديث (٣٢١٨)	جلد ١٣	صفحة ٦
قال المحقق:	حديث حسن دون قول وان الرجل يلحرم الرزق بالذنب يصيبه		
مسند الشهاب للقطاعي	رقم الحديث (٨٣١)	جلد ٢	صفحة ٣٥
سلسلة الاحاديث الصحيحة	رقم الحديث (١٥٣)	جلد ١	صفحة ٢٣٦
قال الالباني:	فالمختصة ان الحديث حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان - رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیکی عمر میں اضافہ کر دیتی ہے، دعا تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

-☆-

لَا يَرُدُّ الْقَدْرَ إِلَّا الدُّعَاءُ:

دعاء وہ قوت ہے جس سے تقدیر میں لکھی ہوئی محرومیاں مٹ جاتی ہیں انسانی دل سے نکلی ہوئی دعا وہ تاثیر رکھتی ہے کہ وہ آسمانوں کی وسعتوں کو چیر کر لوح محفوظ تک پہنچ جاتی ہے اور وہاں لکھی تقدیر کو بدل دیتی ہے۔

آج ہم تقدیر کا رونا روتے ہیں مصائب و آلام کے وقت جزع و فزع کا بھرپور اظہار کرتے ہیں خواہ مخواہ ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں تقدیریں بدلنے کا نسخہ تو محسن انسانیت

موارد النظم	رقم الحدیث (۱۰۹۰)	صفحہ ۲۶۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۸۶)	جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۱
قال ترمذی احمد الزین:	اسنادہ صحیح	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۳۷)	جلد ۱۶ صفحہ ۳۰۶
قال ترمذی احمد الزین:	اسنادہ صحیح	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۱۲)	جلد ۱۶ صفحہ ۲۹۹
قال ترمذی احمد الزین:	اسنادہ صحیح	

- صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ہمیں بتا دیا۔ اگر اس نسخہ پر ہم عمل نہ کریں اس میں ہمارا قصور ہے اللہ کے فضل و کرم اور اس کے احسانات کا قصور نہیں ہے۔

عبث ہے شکوہ تقدیر یزداں

تو خود تقدیر یزداں کیوں نہیں ہے (کلیات اقبال)

دعاء اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

اے ہمارے پروردگار! ہم سب کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز ہونے کی سعادت عطا فرما۔

لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ :

نیکی سے انسانی عمر میں زیادتی ہوتی ہے۔ رضائے الہی کی خاطر کوئی بھی عمل صالح کیا جائے اس سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے لیکن موت کا ایک وقت مقرر ہے۔ اجل کا لمحہ مُعَيَّن ہے۔ اس میں زیادتی و کمی نہیں پھر عمر کے اضافہ کا کیا مفہوم ہے؟

یہ دنیا دار العمل ہے عالم برزخ یعنی قبر کا جہاں دار العمل نہیں لیکن جب ایک مومن و مسلم نیک عمل کرتا ہے ایک موحد و کلمہ گو عمل صالح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے بعض ایسے امور سرانجام دلواتا ہے جو قبر میں اس کے رفع درجات کا سبب بنتے ہیں اور عالم برزخ میں اس کا اجر و ثواب ملتا جاتا ہے۔ نیکی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اولاد صالح کی نعمت سے سرفراز فرمائے جس سے اس کے قبر میں پہنچ کر بھی درجات بلند ہوتے رہیں گے اولاد اپنے والدین کیلئے استغفار کرتی ہے تو مولیٰ تعالیٰ اس کے والدین کے قبر میں درجات بلند کرتا جاتا ہے یا اس نیک کام کرنے والے کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ اس دنیا میں کوئی کام کروا جاتا ہے جو صدقہ جاریہ کا روپ دھار لیتا ہے کہ جب تک وہ چیز رہے گی اس کا اجر و ثواب مسلسل اسے ملتا رہے گا۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی معیت میں

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ ۗ

ترجمہ:

جو اپنے رب سے صبح و شام دعائیں مانگتے ہیں انہیں اپنے قرب سے دور نہ کیجئے وہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔

-☆-

اپنے رب تعالیٰ سے صبح و شام دعائیں مانگنے والا کس درجہ فیروز بخت ہے ایسے خوش بخت کو حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی معیت نصیب ہوتی ہے جسے حضور فداہ ابی وامی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی معیت نصیب ہو اس کی ہمسری کون کر سکتا ہے۔

اے مرد مومن! اے اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے پیارے امتی! صبح و شام اللہ کے حضور دعاؤں کا تسلسل جاری رکھنا اس میں انقطاع نہ ہونے دینا مسلسل مانگے ہی جانا یہ قیاس نہ کرنا کہ اتنا عرصہ ہو گیا مانگتے مانگتے ابھی تک کچھ نہیں ملا کیونکہ اس اللہ کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ پھیلا نا ہی اس کا بہت بڑا عطیہ ہے اس کی بارگاہ میں سوالی ہونا ہی اس کے عطا و کرم سے ہے۔

صبح و شام دعائیں مانگنے والے کیلئے یہ نعمت کیا کم ہے کہ اسے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں حضوری نصیب ہوتی ہے اور جو آج نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ساتھ ہے وہ انشاء اللہ کل قیامت کے دن بھی آپ کے ساتھ ہوگا۔

وَلَا تَطْرُدْ:

دور نہ کیجئے : دور اسے ہی کیا جاتا ہے جو نزدیک ہو تو دعائیں مانگنے والا اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے نزدیک ہے۔

اللہ کی رضا چاہنے والے یہ ضعفاء و مساکین اللہ کے ہاں کس درجہ وجیہ ہیں روساء قریش آتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ جب ہم آئیں آپ ان غرباء کو اپنے سے دور کر دیا کریں تو فوراً جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام حاضر خدمت ہو کر اللہ کا یہ فرمان ذیشان پیش کر دیتے ہیں:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ
وَجْهَهُ.

اے حبیب! یہ مساکین جو صبح و شام اپنے رب سے رب کی رضا کے طالب بن کر دعائیں مانگتے ہیں انہیں اپنے آپ سے دور نہ کیجئے۔

ان ضعفاء و مساکین کو جو جمعیتِ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نصیب تھی ظاہری کرو فروالے اس نسبت میں انقطاع چاہتے تھے اللہ الرحمن کی رحمت نے گوارا نہ کیا کہ جو اس کی رضا کا طالب بن کر دعائیں مانگے وہ دامنِ مصطفیٰ سے دور ہو جائے۔

اے اللہ کے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے لاڈلے امتی!

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی شفقتیں اور محبتیں صرف اس خیر القرون تک نہ تھیں بلکہ آپ کا فیضان عظیم قیامت تک جاری و ساری ہے۔

اللہ کی رضا کی خاطر اس سے صبح و شام دعائیں مانگنے والے ضعفاء آج بھی دامنِ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - میں امان لیے ہوئے ہیں۔ اگر اللہ نے دل کی نگاہ دی ہے تو دربارِ مصطفیٰ میں دیکھ لیجئے کہ کرم کا جو بن کیسا ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ
وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنُكَ عَنْهُمْ!

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) آپ اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ ہی رکھیے جو صبح و شام اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں وہ چاہتے ہیں اسی (اللہ) کی رضا اور آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔

-☆-



اعجز الناس

أَعْجَزُ النَّاسِ مَنْ عَجَزَ عَنِ الدُّعَاءِ وَأَبْخَلُ النَّاسِ مَنْ بَخِلَ بِالسَّلَامِ.

ترجمة الحديث:

لوگوں میں عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہے اور لوگوں میں بخیل وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں بخل کرتا ہے۔

کنز العمال	رقم الحدیث (۳۱۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۶۳
الصحيح	رقم الحدیث (۶۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۰
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۵۵۹۱)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۶
قال محمد حسين محمد حسن اسماعيل: اسنادہ حسن			
الترغيب والترهيب	رقم الحدیث (۴۰۰۰)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۰
قال المحققون الثلاثة: حسن			
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۷۱۴)		جلد ۳	صفحہ ۳۰
قال الالبانی: حسن صحیح			
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۷۳۹)	جلد ۸	صفحہ ۶۷
قال السیسی: صحیح	درجالہ رجال الصحیح		
موارد النظماني	رقم الحدیث (۱۹۳۹)		صفحہ ۴۷۷
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۱۷۴)	جلد ۲	صفحہ ۷۱

أَعْجَزُ النَّاسِ :

عَجَزَ - ضَعْفَ وَلَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ

عجز کا معنی کمزور ہونا ہے اور قادر نہ ہونا۔

آج کمزور اسے کہتے ہیں جس کے بازوؤں میں قوت نہ ہو جس کے قوای مضحمل ہوں جو مال و منال پر قادر نہ ہو جس کے اعموان و انصار نہ ہوں اور اس کا دل صدمہ کو برداشت کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

لیکن محسن انسانیت سید الخلق - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے فرمایا میری امت میں عاجز وہ ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہے۔ مومن کا سب سے بڑا اسلحہ دعا ہے۔ وہ اللہ پر توکل کیا کرتا ہے اس کا بھروسہ ذاتِ وحدہ لا شریک پر ہوا کرتا ہے اور جو انسان دعا نہ کرے بارگاہِ خداوندی میں حاضری نہ لگوائے، رحمت الہیہ کے دروازے پر دستک نہ دے وہ عاجز و کمزور ہے۔ جس سے دعا و مناجات کی توفیق چھین لی جائے وہ ظاہری طور پر چاہے جتنا کڑ و فر والا ہو اسے اس بات کا احساس کرنا چاہیے کہ مخبر صادق - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اسے عاجز و کمزور قرار دیا ہے اور جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی نگاہ میں کمزور ہے وہ کبھی بھی طاقت ور نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا نہ مانگنے والا شیاطین اور باطل قوتوں کیلئے ترنوالہ ہوا کرتا ہے وہ جس وقت چاہیں اسے قابو کر سکتے ہیں وجہ واضح ہے وہ قوت و طاقت سے محروم ہے، وہ کمزور اور بہت کمزور ہے آئیے دعا کرنا اپنی عادت بنالیں یہ صرف عادت ہی نہیں بندگی بھی ہے۔ دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ ہوا کرتا ہے، دعا مانگنے والا عابد کہلاتا ہے یہ قوت و طاقت سے لبریز

ہوتا ہے یہ دنیاوی قوت نہیں بلکہ ربانی قوت ہے اور جو مرد مومن رَبَّانِی قوت سے آراستہ ہو اسے ابلیس اور اسکی تمام ذُرَّیَّت شکست نہیں دے سکتی وہ اس کا رگاہِ حیات میں قوی ہوتا ہے عالم برزخ میں خداداد قوت کا مالک ہوتا ہے اور عالم آخرت میں اللہ کی عطا کردہ طاقت سے بھرپور ہوتا ہے۔

أَبْخَلُ النَّاسِ :

بخیل اسے کہتے ہیں جو اپنے مال پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے۔ ضروری کاموں میں بھی مال خرچ نہیں کرتا۔ اسکی اپنی صحت بگڑنے لگے علاج کیلئے رقم خرچ کرتے ہوئے غشی کا دورہ پڑتا ہے۔ اسکے بچے تعلیم کے حصول کیلئے رقم چاہتے ہیں وہ مسلسل بہانے بناتا ہے یہ مبعوض آدمی ہے جو کسی کام میں بھی رقم خرچ نہیں کرتا یہ اپنی اولاد کو نظر انداز کر جاتا ہے۔ دین کے کاموں میں کیسے رقم خرچ کرے گا ایسا آدمی یقیناً اللہ کی بارگاہ میں اور اسکے فرشتوں کی نگاہ میں مبعوض ہے۔ لیکن حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے اپنی امت کے سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے ارشاد فرمایا اس امت میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں بخل کرتا ہے۔ اپنے کسی بھائی کو ملتے وقت اس کی زبان سوکھ جاتی ہے اسکی گردن تن جاتی ہے وہ زبان سے السلام علیکم کا لفظ تک ادا نہیں کرتا۔ یہ الفاظ ادا کرنے میں نہ رقم خرچ ہوتی ہے نہ قوت صرف ہوتی ہے پھر بھی جو السلام علیکم نہ کہے وہ پر لے درجے کا بخیل ہے اور اس سے بھی بڑا بخیل وہ ہے جو حضور سید العالمین - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں سلام نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

ہوتا ہے یہ دنیاوی قوت نہیں بلکہ ربانی قوت ہے اور جو مرد مومن رَبَّانِی قوت سے آراستہ ہو اسے ابلیس اور اسکی تمام ذُرِّیَّت شکست نہیں دے سکتی وہ اس کا رگاہِ حیات میں قوی ہوتا ہے عالم برزخ میں خداداد قوت کا مالک ہوتا ہے اور عالمِ آخرت میں اللہ کی عطا کردہ طاقت سے بھرپور ہوتا ہے۔

أَبْخَلُ النَّاسِ :

بخیل اسے کہتے ہیں جو اپنے مال پر سانپ بن کر بیٹھ جاتا ہے۔ ضروری کاموں میں بھی مال خرچ نہیں کرتا۔ اسکی اپنی صحت بگڑنے لگے علاج کیلئے رقم خرچ کرتے ہوئے غشی کا دورہ پڑتا ہے۔ اسکے بچے تعلیم کے حصول کیلئے رقم چاہتے ہیں وہ مسلسل بہانے بناتا ہے یہ مبعوض آدمی ہے جو کسی کام میں بھی رقم خرچ نہیں کرتا یہ اپنی اولاد کو نظر انداز کر جاتا ہے۔ دین کے کاموں میں کیسے رقم خرچ کرے گا ایسا آدمی یقیناً اللہ کی بارگاہ میں اور اسکے فرشتوں کی نگاہ میں مبعوض ہے۔ لیکن حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - نے اپنی امت کے سوچ کے دھارے بدلتے ہوئے ارشاد فرمایا اس امت میں سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں بخل کرتا ہے۔ اپنے کسی بھائی کو ملتے وقت اس کی زبان سوکھ جاتی ہے اسکی گردن تن جاتی ہے وہ زبان سے السلام علیکم کا لفظ تک ادا نہیں کرتا۔ یہ الفاظ ادا کرنے میں نہ رقم خرچ ہوتی ہے نہ قوت صرف ہوتی ہے پھر بھی جو السلام علیکم نہ کہے وہ پر لے درجے کا بخیل ہے اور اس سے بھی بڑا بخیل وہ ہے جو حضور سید العالمین - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں سلام نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

اے ایمان والو! حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔
 سلام کو مؤکد ذکر فرمایا، یہ حکم تاکیداً ہے وجہ واضح ہے کہ اس حکم کو نظر انداز کرنے والے
 کثیر تعداد میں ہونگے اور جو آدمی اللہ کے موکد حکم کو نظر انداز کرے وہ سعید لوگوں کی فہرست سے
 دور ہوتا چلا جاتا ہے تو وہ آدمی یقیناً بہت بڑا بخیل ہے جو دن کے کسی لمحہ میں بھی بارگاہ خیر الوری
 - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - میں

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانِدْرَانَهُ نَهْ پِش كَر سَكِي۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآنی تعلیمات اور نبوی ہدایات علی صاحبہا افضل التحیات واکمل
 التسلیمات پر عمل کی سچی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے لبریز

إِنَّ اللَّهَ رَحِيمٌ "حَبِي" كَرِيمٌ" يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَضَعُ فِيهِمَا خَيْرًا.

ترجمة الحديث:

بیشک اللہ تعالیٰ رحم فرمانے والا، حیا والا اور کرم فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں اپنے ہاتھوں کو بلند کرے پھر وہ ان ہاتھوں میں خیر و بھلائی نہ رکھے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمانے والا ہے اس کی رحمت کا کوئی کنارہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے اس کا کرم بے حد و بے حساب ہے۔ اللہ کا بندہ جب اس کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ بلند کرتا ہے تو اس رحیم و کریم کے دریائے رحمت میں جوش آتا ہے اس کا سحاب کرم کھل کر برسنے لگتا ہے پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس دعا مانگنے والے، اس سوالی کا دامن گوہر مراد سے بھر دیا جاتا ہے۔ خیر و برکت اس کے مقدر میں لکھ دی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عنایاتِ کریمانہ سے مالا مال ہو جاتا ہے۔

المستدرک للحاکم رقم الحدیث (۱۸۷۵) جلد ۲ صفحہ ۱۷۰

شرح السنۃ للبلغوی رقم الحدیث (۱۳۸۶) جلد ۵ صفحہ ۱۸۶

کنز العمال رقم الحدیث (۳۱۲۳) جلد ۲ صفحہ ۶۳

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۶۳۶)

قال الالبانی: حسن لغيره

اللہ تعالیٰ نے اس حدیث پاک میں اپنے لطف و کرم کو جس انداز میں بیان فرمایا ہے اس سے اس کے دینے کے لیے اس کی رحمت کی بے تابی کو دیکھا جاسکتا ہے۔

يَسْتَحْيِي مَنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ ثُمَّ لَا يَضَعُ فِيهِمَا خَيْرًا. (الحدیث)

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ بلند کرے اور وہ اللہ ان ہاتھوں میں خیر نہ رکھے۔

اے اللہ! اپنی رحمتوں سے ہم سب کو سرفراز فرما جب تیرا سحاب کرم کھل کر برس رہا ہو ہمیں بھی اپنے اپنے دامن بھرنے کی سعادت عطا فرما۔ جب تیری عنایات کے دریا کی موجیں ابھر رہی ہوں ہمیں بھی اپنے اپنے کشتیوں بھرنے کی توفیق عطا فرما۔

اللَّهُمَّ إِنَّكَ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ.

رضائے الہی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ.

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (۲۲۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۴
سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۸۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۴۴
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۳۳۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۸۴
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۸۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۹
قال محمود محمد محمود:	الحديث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۳۱۰۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۲
قال الالبانی:	حسن		
المصنف لابن ابی شیبہ	رقم الحديث (۹۲۱۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۰۰
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۹۶۸۰)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسناده صحیح		
فتح الباری		جلد ۱۱	صفحہ ۹۵
اتحاف السادة المتقين		جلد ۵	صفحہ ۳۰
تحفة الاشراف	رقم الحديث (۱۵۳۴۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۸۴

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ سے سوال نہ کرے، اس سے دعائیں نہ مانگے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

-☆-

دنیا میں بڑے بڑے سخی ہیں ایک سے ایک بڑھ کر ہے، استاد شاگرد کے لئے، ماں باپ اولاد کے لئے، بھائی بھائی کے لئے، دوست دوست کے لئے سخی ہیں لیکن دنیا میں ایسا کوئی سخی نہیں کہ اگر اس سے سوال نہ کیا جائے تو وہ ناراض ہو جائے۔ ہاں بار بار سوال کرنے سے بڑے سے بڑا سخی اکتا جاتا ہے لیکن اللہ وحدہ لا شریک کی شان سب سے جدا ہے اس سے جو نہ مانگے، سوال نہ کرے اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

اللہ جل جلالہ کے اسماء حسنی میں ایک رحمٰن ہے اور دوسرا رحیم ان کے متعدد معانی ہیں ان ہی سے ایک یہ ہے:

مصائب النبی	رقم الحدیث (۱۶۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۰
نداء الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۶۲)	جلد ۹	صفحہ ۲۸۷
قال نزهة العارفين	الانوار ص ۱۱		

الرَّحْمَنُ إِذَا سُئِلَ أُعْطِيَ وَالرَّحِيمُ إِذَا لَمْ يُسْأَلْ غَضِبَ.

رحمن وہ ہے جب اس سے مانگا جائے وہ عطا فرماتا ہے اور رحیم وہ ہے اگر اس سے نہ مانگا جائے ناراض ہوتا ہے۔

اس حدیث پاک اور درج بالا رحیم کے معنی سے یہ بات واضح ہوئی کہ اگر اس سے نہ مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتا ہے اس سے یہ نتیجہ بھی نکلا کہ اگر اس سے مانگا جائے تو وہ راضی ہوتا ہے۔ ہم کیسے بندے ہیں کہ اپنے اللہ سے مانگتے ہی نہیں ہم کیسی مخلوق ہیں کہ اپنے خالق کے حضور دستِ سوال دراز ہی نہیں کرتے ہم کیسے مومن ہیں کہ جس ذاتِ اقدس پر ہمارا ایمان ہے کہ وہی ہمارا خالق و معبود ہے ہم اسے راضی کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ اس کی رضا کے حصول کے لئے لمبے چوڑے جتن نہیں بلکہ اس کے احکامات پر عمل پیرا ہونے کے بعد اس کے حضور دعائیں مانگنا ہے اور مسلسل مانگنا ہے اس کا یہ ارشاد ہماری آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہے: جو مجھ سے نہ مانگے میں اس سے ناراض ہوتا ہوں۔

جنت کے لازوال انعامات

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ. فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ!

ترجمہ:

ان (خوش نصیب) افراد کے پہلو ان کے بستروں سے دور رہتے ہیں وہ اپنے رب سے دعائیں کرتے ہیں (غضب الہی سے) ڈرتے ہوئے اور اسکی (دائمی انعامات کی) امید رکھتے ہوئے کوئی نفس نہیں چانتا جو انعامات ان کیلئے چھپا کر رکھے گئے ہیں جن سے انکی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی یہ صلہ و جزا ہے ان اعمال کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

-☆-

اجابت دعا کی صورتیں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُو بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيهَا إِثْمٌ " أَوْ قَطِيعَةٌ رَحِمَ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ بِهَا أَحَدِي ثَلَاثٍ إِمَّا أَنْ يُعَجَّلَ لَهُ دَعْوَتُهُ وَإِمَّا أَنْ يَدَّخِرَهَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَإِمَّا أَنْ يُصْرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا قَالُوا إِذَا نُكِّثُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ .

مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۱۰۷۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۹
قال حمزه احمد الزين:	اسناده حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحديث (۱۷۲۱۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۲
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (۲۳۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۵
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغيب والترهيب / رقم الحديث (۱۶۳۳)		جلد ۲	صفحہ ۲۷۸
قال الالباني:	حسن صحیح		
المستدرک	رقم الحديث (۱۸۱۶)	جلد ۱	صفحہ ۶۷۰
المستدرک	رقم الحديث (۱۸۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۳
قال المحقق:	هذا حديث صحيح الاسناد		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحديث (۱۰۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۶
کنز العمال	رقم الحديث (۳۱۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۸۰



ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جب کوئی دعا کرتا ہے جس میں گناہ یا قطع رحمی کی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے:

- ۱- اس دعا مانگنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔
- ۲- اس دعا مانگنے والے کی دعا کو آخرت کیلئے ذخیرہ کر لیتا ہے۔
- ۳- اس دعا مانگنے والے کی دعا کے برابر کوئی مصیبت اس سے دور کر دیتا ہے۔

حضرات صحابہ کرام - رضی اللہ عنہم - نے عرض کی:

(یا رسول اللہ) تب تو ہم کثرت سے دعائیں مانگیں گے

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عطا و بخشش تمہارے دعائیں مانگنے سے بہت زیادہ ہے۔

آج دعائیں مانگی جاتی ہیں پھر ان کی قبولیت کا انتظار کیا جاتا ہے۔ اگر حسب خواہش اثرات نظر نہ آئیں تو کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں قبول نہیں کرتا۔

من الترمذی رقم الحدیث (۳۵۸۲) جلد ۵ صفحہ ۳۳۳
قال الترمذی هذا حدیث سنن غریب

درج بالا فرمانِ رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو ذہن میں محفوظ رکھتے ہوئے اب ایسا تصور دل سے نکال دینا چاہیے۔

وہ قادر و قیوم اللہ تعالیٰ علیٰ کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ اس کی شان ہے ساری کائنات اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اگر وہ دعا نہ بھی قبول فرمائے تو پھر بھی ہمارا شکوہ بنتا نہیں شکوہ تو اس سے ہو جس پر کوئی احسان کیا ہو ہم خاک کے پتلے خود اللہ تعالیٰ کے احسانات میں ڈوبے ہوئے ہیں اس کریم اللہ نے ہم پر وہ احسانات کیے ہیں جن کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔

لیکن وہ ”الصمد“ پھر بھی ہماری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے اس کے قبول کرنے کی تین صورتیں ہیں:

- ۱۔ جو دعایا مانگی جائے وہی بعینہ عطا فرمادے۔
- ۲۔ جو دعایا مانگی جائے اس کو یومِ آخرت کیلئے ذخیرہ کرے اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے وہ ہم پر کس درجہ مہربان ہے ہم صرف زبان کو حرکت دیتے ہیں اور اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں وہ اسے بھی رد نہیں کرتا بلکہ وہ اکثر ہماری اس خواہش کو وہ قیامت کے دن کیلئے ذخیرہ فرمالتا ہے اس دنیا کی اشیاء فانی و حادث ہیں لیکن اللہ الکریم کی رحمت جب کرم کرتی ہے تو اس چیز کو ذخیرہ کر کے عالمِ آخرہ پہنچا دیتی ہے جہاں ہر ناپائیدار چیز جا کر پائیدار بن جاتی ہے۔ فانی بھی لافانی ہو جاتی ہے اور ابد الابد تک رہتی ہے۔
- ۳۔ جو دعایا مانگی اتنی مقدار مصیبت دور کر دی گئی۔

یہ بھی کریم اللہ کی کرم نوازی ہے۔ مصیبت نازل ہو رہی ہے دعایا مانگنے والے نے دعا مانگی اسے اس مصیبت کا شعور تک نہیں اگر یہ مصیبت آ جاتی تو شاید اس کی ساری زندگی پھسکی

ہو جاتی اور اس کے ایام حیات درد و کرب میں گزرتے لیکن دعا مانگنے والے نے کوئی دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے وہ چیز دینے کی بجائے اتنی مقدار مصیبت کو دفع کر دیا تو یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم ہے اور اس کے لطف و کرم کا کوئی کنارہ نہیں۔

اس حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ دعا مانگنے والے کو بے صبر نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسے صبر و استقامت کا مظاہرہ کرنا چاہیے اگر جو نعمت وہ مانگ رہا تھا نہیں ملی تو پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں کریم اللہ نے اتنی مقدار میں کوئی مصیبت دور کر دی ہے یا اسے آخرت کیلئے ذخیرہ فرمایا ہے۔

بندے کی خواہش ہی ہوتی ہے کہ میں جو مانگ رہا ہوں یہی مجھے عطا ہو لیکن بندہ مستقبل کو نہیں جانتا ممکن ہے کہ وہ مانگی ہوئی چیز نقصان دہ ہو۔

عَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّهُمْ.



دعا قبول کرنے والا ”اللہ“ قریب ہے

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ١٨٦

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں
(کہ میں کہاں ہوں؟ تو آپ انہیں فرمادیجئے) بیشک میں ان کے قریب ہوں۔ جب بھی کوئی
دعا مانگنے والا دعا مانگے تو میں اسکی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ انہیں چاہئے کہ وہ میرا حکم مانیں اور مجھ
پر ایمان لائیں تاکہ وہ رشد و ہدایت پا جائیں۔

-☆-

حضور ضیاء الامۃ - رحمۃ اللہ علیہ - اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:
کتنی پیاری آیت ہے، ہجوم بلا میں، طوفانِ مصائب میں، گردابِ ہلاکت میں گھرے
ہوئے شکستہ دل اور پریشان انسان کے لیے ان چند لفظوں میں اطمینان و سکون کا کیا روح پرور
پیغام ہے۔

آپ غور فرمائیے! اِنِّی قَرِیْبٌ“

کے دو لفظوں میں راحت و اطمینان کی ایک دنیا سمیٹ کر رکھ دی گئی ہے۔ کسی فصل بہار کی نسیمِ سحر میں، کسی ابر نیساں کے حیات بخش قطروں میں وہ اثر کہاں جو اثر ان دو لفظوں میں ہے! دکھ و درد کا مارا جب یہ سنتا ہے کہ میرا مالک، میرا خالق مجھ سے الگ تھلگ کہیں دور نہیں کہ اسے میرے حال کا علم نہ ہو، رنج و الم کی خبر نہ ہو بلکہ وہ قریب ہے، بالکل قریب، نزدیک ہے، رگِ جاں سے بھی زیادہ نزدیک تو اسے کتنا قرار آ جاتا ہے۔ تمہاری زبان پر آئی ہوئی بات تو کیا تمہارے دل میں منہ چھپائے ہوئے اسرار جو قوتِ گویائی کو اپنا چہرہ دکھانے سے شرماتے ہیں، افکار اور اندیشوں کے وہ نازک و لطیف آگینے جو ہوائی صوتی لہروں کو بھی برداشت نہیں کر سکتے ان سب کو وہ جانتا ہے۔ وہ قادر بھی ہے رحمن و رحیم بھی تم دستِ دعا دراز تو کرو، تم دامن طلب پھیلا کر تو دیکھو تم دل کے ہاتھوں سے اس کے در رحمت پر دستک تو دو، وہ سنے گا تمہاری فریاد، وہ قبول کرے گا تمہاری دعا، وہ بدل دے گا تمہاری بگڑی ہوئی قسمت لیکن جب وہ کرم فرمائے تو سرکش نہ بن جانا۔ اسی طرح سرِ نیاز اس کے درِ اقدس پر جھکائے رکھنا۔ اسلام قبول کرنے پر جو ذمہ داریاں تم نے قبول کی تھیں جو عہد تم نے باندھا تھا ان کو نباہتے رہنا۔ رُشد و ہدایت پا جاؤ گے کامیاب و کامران ہو جاؤ گے۔

(۱) نسیاء القرآن جلد اول

دعا مانگنے کا طریقہ

ہر در سے مانگنے اور سوال کرنے کا طریقہ ہوتا ہے ہم تو احکم الحاکمین کے بندے اور اس کی عاجز مخلوق ہیں ہم تو اسی وحدہ لا شریک سے التجائیں کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اس رب العالمین کے دربار سے دعائیں کرنے کے بھی کچھ طریقے اور سلیقے ہیں۔ یوں تو اس ذات رحمن ورحیم سے جیسے بھی مانگیں وہ دیتا ہے لیکن اگر کچھ چیزوں کا خیال رکھ کر عرض کریں گے تو اس کے دینے کا انداز بھی نرالا ہوگا۔

پاک جسم:

جس زبان سے الفاظ نکلتے ہیں اس زبان کا پاک ہونا ضروری ہے۔ جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی گلوچ سے یہ زبان آلودہ ہو جاتی ہے اس لئے ان عادات قبیحہ سے بچنا نہایت اہم ہے۔ دعاء صرف زبان سے کافی نہیں ہوتی بلکہ دل کا ہمنوا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے اس دل کا پاک ہونا بھی نہایت اہم ہے، حسد کینہ بغض حرام خوارک دل کا روگ ہیں ان چیزوں سے دل کو صاف کر کے اللہ کے حضور التجائیں کرنی چاہیں۔

یہ زبان اور دل جس جسم میں ہیں اس سارے جسم کا ظاہری اور باطنی نجاستوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔ یہ پلیدیاں یہ نجاستیں ہماری دعاؤں سے قوت پر واز چھین لیتی ہیں ان نجاستوں کے ہوتے ہوئے دعائیں محض الفاظ کا بے جان مجموعہ ہوتی ہے جس کی اللہ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں۔

اس ضمن میں رسول عربی - صلی اللہ علیہ وسلم - کا ارشاد گرامی ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَهُ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ . وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغَدَى بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ .

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۰۰)	جلد ۴	صفحہ ۴۶۴
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۹۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۰
قال الالبانی:	حسن		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۹۸
فتح الباری		جلد ۹	صفحہ ۵۱۸
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۲۷۵۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۸۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۳۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۵
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۳۹۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۲
قال للبیہقی:	رواه مسلم فی الصحیح		
شرح السنۃ (للبنی)	رقم الحدیث (۲۰۲۸)	جلد ۸	صفحہ ۷
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		
کنز العمال	رقم الحدیث (۳۲۳۶)	جلد ۲	صفحہ ۸۱

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اے اولاد آدم! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ صرف پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔ اس نے ایمان والوں کو وہی حکم دیا ہے جو اس نے اپنے رسولوں کو دیا ہے۔ رسولوں سے اس نے فرمایا: اے گروہ مرسلین! تم کھاؤ طیب و طاہر رزق اور عمل صالح کرو اور میں خوب جانتا ہوں جو تم (پاکیزہ) عمل کرتے ہو۔

اور اس نے ایمان والوں سے فرمایا:

اے ایمان والو! وہ طیب و طاہر رزق کھاؤ جو ہم نے تمہیں عطا فرمایا:

اس کے بعد حضور - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ایک ایسے آدمی کا ذکر کیا جو طویل سفر طے کر کے کہیں پہنچتا ہے اس کی حالت یہ ہے کہ اس کے بال پراگندہ، اس کے کپڑے غبار آلود ہیں وہ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے دعا مانگتا ہے اور عرض کرتا ہے اے میرے رب! اے میرے رب! (میری فریاد سن) حالانکہ اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام کمائی کا، پینا حرام کمائی کا، لباس حرام کمائی کا (الغرض) اس کی غذا بھی حرام کمائی کی (تو سنو) ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو۔

-☆-

قبولیت دعا کے لئے زبان و دل، جسم و جاں اور لباس کا ظاہری و معنوی نجاستوں سے پاک و صاف ہونا ضروری ہے۔

حضور ضیاء الاسلام و المسلمین - رحمۃ اللہ علیہ - درج بالا حدیث کی تشریح کے ضمن میں

فرماتے ہیں: اگر ہماری دعائیں قبول نہ ہوں تو جائے تعجب نہیں بلکہ تعجب و حیرت تو اس کی رحمت بے پایاں پر ہے کہ پھر بھی وہ فریاد سن لیتا ہے۔

پاک جگہ:

جس جگہ دعاء مانگی جائے اس کا اپنا اثر ہے جس جگہ ذکر و فکر کی محفلیں منعقد ہوں، کلام الہی کی تلاوت ہو، سر بندگی جھکائے جاتے ہوں اس کا بہت بہتر اثر ہے۔

اس کے برعکس وہ جگہ جو ظاہری و حکمی نجاستوں سے آلودہ ہو، برائی اور بدی کا مرکز ہو وہاں دعا کا اثر اللہ ہی بہتر جانے کیسا ہو۔

اس ضمن میں یہ بات مد نظر رہے

حضور رسول عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے دنیا میں تشریف لانے سے صدیاں پہلے ایک بستی پر بوجہ ان کی نافرمانیوں کے عذاب الہی نازل ہوا وہ بستی تباہ و برباد ہو گئی۔ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - کا ایک مرتبہ اس تباہ شدہ بستی سے گزر رہا تو حضور - صلی اللہ علیہ وسلم - نے حکم فرمایا جلدی جلدی اس علاقہ سے گزر جاؤ۔

جہاں ایک مرتبہ اللہ کا عذاب نازل ہوا ہو اس کا اثر اس علاقہ اور بستی پر صدیوں تک رہتا ہے تو جہاں اللہ کی رحمتیں نازل ہوں وہاں ان رحمتوں کا اثر بھی صدیوں پر محیط ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ کے حضور دست سوال دراز کرنے کے لئے اس جگہ کو منتخب کرنا چاہئے جہاں اس کی رحمتیں نازل ہوئی ہوں۔

قرآن کریم میں حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - اور حضرت مریم - رضی اللہ عنہا -

(۱) نیا، القرآن جلد اول

کا تذکرہ ملتا ہے حضرت مریم حضرت زکریا کی کفالت میں تھیں حضرت زکریا - علیہ السلام - نے ان کے لئے ایک عبادت گاہ بنا دی تھی وہ عبادت گاہ باہر سے متقل ہوتی اور حضرت مریم اس میں اپنے پروردگار کی بندگی میں مگن رہتیں۔ اب قرآنی الفاظ سنئے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَمْرُؤُا نَسِيَ لَكَ هَذَا، قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

جب بھی حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - حضرت مریم - رضی اللہ عنہا - کی عبادت گاہ میں داخل ہوتے تو حضرت مریم کے پاس کھانے کی چیزیں (پھل وغیرہ) پاتے آپ نے حضرت مریم سے فرمایا یہ رزق تمہارے لئے کہاں سے آتا ہے؟ آپ نے عرض کی یہ اللہ کے پاس سے آتا ہے۔ بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - نے اللہ کی مقبول بندی، حضرت مریم - رضی اللہ عنہا - پر اللہ کی عنایات خسروانہ کو دیکھا تو آپ نے اس موقع محل کو غنیمت جانا اور اسی محراب - عبادت کی جگہ - میں آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھادیئے کیونکہ اس جگہ کی نسبت مقبول بارگاہ الہی، حضرت مریم - رضی اللہ عنہا - سے ہو چکی تھی۔

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ.

وہیں حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - نے اپنے پروردگار سے دعا کی انہوں نے عرض کی اے میرے پروردگار مجھے اپنی جناب خاص سے پاکیزہ اولاد عطا فرما یقیناً تو ہی دعا سننے والا ہے۔

پاکیزہ جگہ، محرابِ مریم میں حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - بارگاہِ لم یزل میں دست بدعا ہوئے تو اللہ جل جلالہ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت سے نوازا اور جو کچھ انہوں نے مانگا تھا وہ انہیں عطا فرما دیا گیا۔

قرآن کریم اس قبولیتِ دعا کو یوں بیان فرماتا ہے:

فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ إِنَّ اللَّهَ يَبْشُرُكَ بِبِحَيٍّ مُّصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ.

فرشتوں نے آپ کو ندا دی اس حالت میں کہ آپ محراب میں مصروف عبادت تھے یقیناً اللہ خوشخبری دیتا ہے آپ کو (ایک فرزند) بچی کی جو تصدیق کرنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمان کی، سردار ہوگا اور ہمیشہ عورتوں سے دور رہنے والا ہوگا اور نبی ہوگا صالحین سے۔

دیکھئے! حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - پاکیزہ اور طیب جگہ دعا مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فوراً ان کی دعا کو قبول فرماتا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنت مطہرہ پر عمل کرتے ہوئے دعا مانگنے کیلئے کسی پاکیزہ جگہ کا انتخاب کریں۔

بزرگانِ دین کے مزارات پر انوار کے پاس دعا مانگنے میں یہی حکمت کار فرما ہے کہ ان کے وجود مسعود کی برکت سے اللہ تعالیٰ دعا کو قبول فرماتا ہے۔

جہاں حضرت مریم - رضی اللہ عنہا - چند دن قیام کریں وہاں ایک اللہ کا نبی اپنے ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتا ہے تو جہاں کوئی مقبول بارگاہِ الہی لیٹا ہوا ہو - اس کا مزار پر انوار ہو - تو وہاں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے اگر ہاتھوں کو بلند کر کے اپنے پروردگار سے دعائیں کریں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اے اللہ! اے قادر و قیوم اللہ! ہمیں قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔
اے خالق و مالک! اے پاک پروردگار! ہمیں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے نقش
قدم پر چلنے کی سعادت عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! اے رب العالمین! جہاں تیرے کسی مقبول بندے کے قدم لگے
ہوں، چند دن اس نے تیری بندگی کا کیف لیا ہو یا جہاں تیرا کوئی مقبول بندہ ابدی نیند سویا ہوا ہوا
اس کا مزار پر انوار ہو اس مبارک جگہ ہمیں اپنی بارگاہ سے مانگنے التجائیں کرنے اور دعائیں مانگنے
کی توفیق ارزانی فرما۔

آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِبِرْكَةِ أَسْمَائِكَ الْحُسْنَى وَبِرْكَةِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

بہتر وقت:

سب وقت اللہ کے ہیں اور جس وقت بھی دعا مانگی جائے اللہ تعالیٰ سنتا ہے لیکن کچھ وقت
ایسے بھی ہیں جن کی بزرگی اور شرفِ مُسَلَّم ہے ایسے اوقات شریفہ کو ضائع نہیں کرنا چاہئے جیسے

۱۔ ماہِ رمضان

۲۔ جمعۃ المبارک

۳۔ راتِ کادرِ میانی اور آخری حصہ

رمضان المبارک خیرات و برکات سے بھرپور مہینہ ہے اس کی ہر ساعت قابلِ قدر ہے
ایسے عظیم مہینہ میں کسی وقت بھی دعا مانگنا فائدہ سے خالی نہیں اس ماہِ مبارک میں شیطان مقید ہوتا
ہے جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں اور جنت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں رحمتِ الہی جو بن

پر ہوتی ہے اور اللہ کی بارگاہ کا کوئی بھی سوالی محروم نہیں رہتا۔

جمعۃ المبارک یوم مشہود ہے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس دن بکثرت نازل ہوتے ہیں اور انسانی اعمال بارگاہ خداوندی میں خصوصیت سے پیش کئے جاتے ہیں ایسے مبارک دن میں اگر بندہ اپنے اللہ سے دست بدعاء ہو تو فرشتے اس کی دعا پر آمین، آمین کہتے رہتے ہیں اور پھر بارگاہ خداوندی میں اس کے سوالی ہونے کی گواہی بھی دیتے ہیں اور اس کی سفارش بھی کرتے ہیں۔

اور جمعۃ المبارک میں ایک گھڑی ایسی بھی ہے جس میں جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ اے بندۂ مومن! اس دن اہتمام سے اپنے پروردگار سے دعا مانگ ہو سکتا ہے جس گھڑی تو دعا مانگ رہا ہو وہ مقبولیت کی گھڑی ہو۔

دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں رات کا آخری تیسرا حصہ سب سے بہتر وقت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ مَنْ يَسْتَغْفِرُ لِي فَأُغْفِرَ لَهُ.

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۶۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۳
قال البيهقي:	رواه البخاري في الصحيح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۹۹)	جلد ۹	صفحہ ۲۰۷
قال حمزه احمد الزين:	اسناده صحيح		
صحيح مسلم	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۴۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۴
قال الترمذی:	حدیث ابی ہریرہ حدیث سن صحیح		



صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۴۴۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۰۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۴
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۴۶
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۴۷۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۵۱۹)	جلد ۲	صفحہ ۹۲۷
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ حسن		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱۱۸۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۰
قال حسین سلیم اسد:	رجالہ ثقافت		
الموطا للامام مالک	رقم الحدیث (۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۴۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر رات آسمان دنیا پر جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی ہونزول اجلال فرماتا ہے پھر فرماتا ہے: ہے کوئی مجھ سے دعائمانگنے والا میں اس کی دعا قبول کروں۔ ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا میں اسے عنایت فرماؤں۔ ہے کوئی مجھ سے گناہوں کی معافی مانگنے والا میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔

-☆-

غور فرمائیے پروردگار عالم جل جلالہ خود فرما رہا ہو مجھ سے مانگو، مجھ سے سوال کرو، مجھ سے مغفرت کی بھیک مانگو اگر ان گھڑیوں کو خواب غفلت کی نذر کر دیا جائے تو یہ حرام نصیبی نہیں تو اور کیا ہے۔ ازلی سعادتوں کا امین ہے وہ شخص جو ان رحمت بھری گھڑیوں میں اپنے اللہ سے دست بدعا رہتا ہے۔

۲۸۶ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۲۵۳)	الترغیب والترہیب
		صحیح	قال المحقق:
۱۹۹ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۹۲۰)	صحیح ابن حبان
		اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین	قال شعيب الارنؤوط:
۲۹۷ صفحہ		رقم الحدیث (۲۲۳۲)	مسند ابی داؤد الطیالسی
۷۲۳ صفحہ	جلد ۱۷	رقم الحدیث (۱۳۳۷۴)	المسند الجامع
۷۲۱ صفحہ	جلد ۱۷	رقم الحدیث (۱۳۳۷۳)	المسند الجامع

اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا لطف و کرم ہے کہ اس نے ہم جیسے گناہگاروں اور غافلوں کے لئے وقفہ وقفہ سے ایسے لمحات عطا فرمادیئے جن میں تھوڑا سا بھی مانگنے سے اللہ بہت زیادہ عطا فرماتا ہے۔ آئیے ان لمحات کی قدر کریں۔ علیم وخبیر اللہ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں اللہ تعالیٰ ہر مسلم کو اپنے در سے مانگنے کی سعادت عطا فرمائے۔ جن گھڑیوں میں دعا قبول ہوتی ہے ان میں سے چند کا ذکر آخری صفحات میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے در سے لو لگانے کی سعادت عطا فرمائے۔

نیت صالحہ:

عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:
 سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:
 إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِإِمْرٍءٍ مَانَوِيٌّ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ
 وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِلدُّنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ أَمْرًا
 يَنْكُحُهَا فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَا جَرَّ إِلَيْهِ.

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۳۴۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۸
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲)	جلد ۱	صفحہ ۵۹
قال الالبانی:	صحیح - مشہور		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۸۸
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۷۳۳۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۹۰۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۴
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۵۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		

سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۴۲۲۷)	جلد ۵	صفحہ ۶۲۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۳۰۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۵
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۲۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۷۱۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۸۱۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۶
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۷۳۷۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۸
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۸۹۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۶۰
سنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۲۹۰۷)	جلد ۶	صفحہ ۵۳۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۳
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
الموطا لمام مالک بروایۃ الامام محمد / رقم الحدیث (۹۸۱)			صفحہ ۴۰۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		



۲۹۲ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۳۰۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
۲۶۰ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۸۵)	معرفة السنن والآثار
۲۶۱ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۸۷)	معرفة السنن والآثار
۲۶۱ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۸۸)	معرفة السنن والآثار
۹۱ صفحہ	جلد ۸	رقم الحدیث (۱۰۶۱۲)	تحفة الاشراف
۱۰۶ صفحہ	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۵۱۰۷)	شرح مشکل الآثار
		اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین	قال شعيب الارنؤوط:
۹ صفحہ		رقم الحدیث (۳۷)	مسند ابی داود الطیالسی
۷۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۲)	صحیح ابن خزیمہ
۷۴ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۳)	صحیح ابن خزیمہ
۴۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۸)	سنن الدار قطنی
۳۲۵ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۲۸۹۷)	تاریخ بغداد
۵۸ صفحہ	جلد ۱		سنن النسائی
۳۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۷۵)	صحیح سنن النسائی
		صحیح	قال الالبانی:
۱۵۸ صفحہ	جلد ۶		سنن النسائی
۴۷۹ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۳۳۷)	صحیح سنن النسائی
		صحیح	قال الالبانی:
۱۳ صفحہ	جلد ۷		سنن النسائی
۱۴ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۸۰۳)	صحیح سنن النسائی
		صحیح	قال الالبانی:

ترجمة الحديث:

امیر المؤمنین ابو حفص عمر بن الخطاب - رضی اللہ عنہ - نے فرمایا:

میں نے حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو یہ فرماتے ہوئے سنا بیشک اعمال (صالحہ) کا انحصار نیتوں پر ہے اور یقیناً ہر آدمی کے لئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ پس جس نے ہجرت کی اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی طرف تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی طرف ہی ہے۔ پس جس نے دنیا کے لئے ہجرت کی تاکہ اسے پالے، یا کسی عورت کے لئے ہجرت کی تاکہ اس سے نکاح کرے تو (سن لیجئے) ایسے آدمی کی ہجرت ادھر ہی ہوگی جدھر اس نے ہجرت کی۔

اللہ کے پیارے حبیب اور ہم سب کے آقا - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا درج بالا ارشاد مبارک کتنا فکر انگیز ہے بندہ مسلم اس میں جتنا گہرا غور کرتا جائے اسی فرمان مبارک کی برکت سے اتنا ہی خلوص نصیب ہوگا۔

ذرا توجہ فرمائیے!

دو آدمی مکہ مکرمہ سے ہجرت کرتے ہیں اور دونوں مدینہ منورہ کی پاکیزہ سرزمین میں پہنچتے ہیں۔ دونوں کی نیتیں مختلف ہیں ایک اللہ کے حبیب اور ہمارے آقا - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - سے ملنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے اور اسی کا دوسرا ساتھی بھی اپنا گھر، اپنا وطن چھوڑتا ہے لیکن اس کی نیت کسی عورت سے شادی کرنا ہے۔

صرف نیت کی وجہ سے

پہلے کی ہجرت، ہجرت اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ہوگی اس کا ہر قدم نیکی، اس کا ہر سانس سعادت سے لبریز اور اس کا یہ سفر ایسا رحمتوں سے لبریز کہ رشک قدسیاں ٹھہرا۔

اسی کا دوسرا ساتھی وہی سفر کر رہا ہے لیکن اس کا سانس اس کا قدم اس کی مشقت اور اس کی روز و شب کی طویل مسافت سب اللہ کے ہاں بیکار ہے جس میں نیکی نام کی کوئی چیز نہیں۔ سبحان اللہ! حسن نیت واقعی بندہ مسلم کے نیک اعمال کو رضائے الہی کا زینہ بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے طفیل ہمیں ہر نیک کام میں نیت درست رکھنے کی توفیق عطا فرمائے، خلوص و للہیت کی سعادت سے بہرہ ور فرمائے۔

فَهَجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ :

اس حدیث پاک میں ایک اور بات بھی واضح نظر آتی ہے جس کو سن کر ایک مسلم بھائی کی کشت ایمان تروتازہ ہو جاتی ہے۔

رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضری سے ہر نعمت مل جاتی ہے بلکہ نعمتیں پیدا فرمانے والا "اللہ" بھی مل جاتا ہے۔ فَهَجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ کے الفاظ اسی حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں۔ بندہ مسلم ہجرت تو مدینہ منورہ کی طرف کرتا ہے جہاں اللہ کے پیارے حبیب - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جلوہ افروز ہیں لیکن حدیث پاک کے الفاظ مبارکہ کہتے ہیں کہ وہ بندہ مسلم اللہ اور اس کے رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی طرف جا رہا ہے تو بات بالکل واضح ہوگئی کہ مدینہ منورہ وہ پاک زمین ہے جہاں جلوہ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - بھی ہے اور اسی پر نور ذات کے صدقے سے تجلی الہی بھی ہے۔

فَلِك الْحَمْدُ يَا اللّٰهُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ

حسن نیت ہی اعمال صالحہ کی روح ہے اگر یہ روح نہ ہو تو اعمال صالحہ بے جان جسم کی طرح ہونگے۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - کا یہ ارشاد گرامی ہم سب کو اپنی نیتیں درست کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ اعمال صالحہ میں جب تک اخلاص و للہیت پیدا نہ ہو اس وقت تک ان کی بارگاہِ الہی میں کوئی حیثیت نہیں۔ دعاء اعمال صالحہ کی جان ہے، دعاء عبادت ہے اور جب تک اس دعا مانگنے والے میں اخلاص پیدا نہ ہوگا یہ دعا دعا نہ ہوگی ہو سکتا ہے یہ اس کیلئے وبال جان بن جائے۔ مثلاً ایک آدمی دعاء مانگ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کی نعمتیں مانگ رہا ہے اس سے عافیت کا سوال کر رہا ہے جنت کی درخواست کر رہا ہے لیکن اس کا دل یہ کہہ رہا ہے کہ لوگ مجھے کہیں یہ بہت نیک اور اچھا آدمی ہے اور دعائیں مانگتا رہتا ہے اس آدمی کا صرف یہی خیال اس دعا کے حسن کو ختم کر دے گا۔ جب تک دعاء مانگنے والے میں اخلاص و للہیت پیدا نہ ہوگا دعاء بارگاہِ ذوالجلال میں قبول نہ ہوگی۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ مِنْ مُسْمِعٍ وَلَا مُرَاءٍ وَلَا لَاعِبٍ وَلَا ذَاعٍ إِلَّا دَاعِيًا دُعَاءَ ثَبْتًا مِنْ قَلْبِهِ.

الادب المفرد رقم الحدیث (۶۰۶)

صفحہ ۲۲۶

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۶۰۶)

قال الالبانی: صحیح الاسناد

کتاب الزهد لولیع بن الجراح / رقم الحدیث (۳۰۵) جلد ۲ صفحہ ۵۷۹

قال المحقق: هذا سند صحیح

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - نے ارشاد فرمایا:
 بیشک اللہ تعالیٰ کسی ریاء و سُمعہ والے کا عمل قبول نہیں کرتا اور نہ کسی کھینے والے کا اور نہ
 دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے مگر یہ کہ دعاء مانگنے والا ایسی دعائے مانگے جو اس کے دل میں
 پیوست ہو۔

-☆-

علامہ قرطبی مفسر قرآن رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَمِنْ شَرْطِ الدَّاعِي أَنْ يَكُونَ عَالِمًا بِأَنْ لَا قَادِرَ عَلَى حَاجَتِهِ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ
 الْوَسَائِلَ فِي قَبْضَتِهِ وَمُسَخَّرَةً بِتَسْخِيرِهِ وَأَنْ يَدْعُوَ بِنِيَّةٍ صَادِقَةٍ وَحُضُورِ قَلْبِهِ
 اللہ کی بارگاہ میں دعائے مانگنے والے کیلئے شرط یہ ہے کہ
 وہ اس بات کو جانتا ہو کہ اس کی اس حاجت برآری پر سوائے اللہ کے کوئی قادر نہیں ہے
 اور تمام وسائل اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اور اسی کی تسخیر سے مسخر ہیں اور وہ نیت صادقہ اور
 حضور قلب سے دعائے مانگے۔

(۱) الجامع لاحکام القرآن ۲/۳۱۱

قبلہ رخ:

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتَفُ بِرَبِّهِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۷۶۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۷۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۳۹۶)	جلد ۸	صفحہ ۴۳
مسند ابی عوانہ	رقم الحدیث (۶۶۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۵۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۶۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۵۵
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۰۸۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۰
قال الالبانی:	حسن		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۹۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۱۴
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
السنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۱۲۸۴۳)	جلد ۶	صفحہ ۵۲۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۳
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
المصنف (ابن ابی شیبہ)	رقم الحدیث (۱۸۵۳۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۶۵
دائل الدعوة		جلد ۳	صفحہ ۲۱-۵۲
جامع البیان (للملکی)	رقم الحدیث (۱۵۷۳۴)	جلد ۸	صفحہ ۲۹۱

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن الخطاب - رضی اللہ عنہ - کا بیان ہے

جب یوم بدر کو (میدان بدر میں) حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے مشرکین کی طرف دیکھا اور انکی تعداد ایک ہزار تھی اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے صحابہ تین سو انیس تھے تو حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے قبلہ کی طرف رخ انور فرمایا پھر اپنے ہاتھوں کو دراز کر دیا تو اپنے رب کو بلند آواز سے پکارنا شروع کر دیا۔

-☆-

اس حدیث پاک سے عیاں ہوا کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے غزوة بدر کے موقع پر دعائے مانگنے کیلئے اپنا رخ انور قبلہ کی طرف کر لیا۔ صلاۃ کی ادائیگی کیلئے بھی قبلہ کی طرف رخ کیا جاتا ہے۔ دعا چونکہ عبادت ہے اس لئے دعائیں بھی عموماً قبلہ کی طرف رخ کیا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن زید - رضی اللہ عنہ - سے مروی حدیث پاک جو صلاۃ استسقاء میں ہے یہ الفاظ بھی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلِّي يُصَلِّي وَإِنَّهُ لَمَّا دَعَا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَدْعُو اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوْلَ رِذَاءِ هُ.

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - صلاۃ استسقاء کی ادائیگی کیلئے مصلی کی طرف نکلے جب آپ نے دعا مانگی یا جب آپ دعا مانگنے لگے تو قبلہ کی طرف رخ انور کر لیا اور اپنی چادر کو پھیر دیا۔

دعا کے وقت قبلہ شریف کی طرف رخ کرنا مستحسن تو ہے لازمی نہیں۔ دعا کرتے وقت

قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے کسی بھی وقت اور کسی بھی حالت میں مانگا جاسکتا ہے وہ ہر حالت میں سنتا ہے ہاں جب بھی دعا مانگی جائے روح دعا انکساری و عاجزی چاہئے۔ جب خشوع و خضوع سے نہایت انکساری سے دعا مانگی جائے گی تو اللہ تعالیٰ ضرور اپنے لطف و کرم سے اس دعا کو قبول فرمائے گا۔

امام بخاری - رضی اللہ عنہ - صحیح البخاری میں باب باندھتے ہیں:

بَابُ : الدُّعَاءِ غَيْرِ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

باب: قبلہ شریف کی طرف رخ کیے بغیر دعا

اس کے تحت ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں ملاحظہ ہو

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

بَيْنَا النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ

رَجُلٌ فَقَالَ :

يَا رَسُولَ اللَّهِ ! ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُسْقِنَا فَتَغِيْمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتَّى مَا كَادَ

الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَلَمْ يَزَلْ تُمْطِرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ ، فَقَامَ ذَلِكَ

الرَّجُلُ أَوْغَيْرُهُ فَقَالَ : ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرَقْنَا فَقَالَ "اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا

وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمَطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۳۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۹۵
مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۹۰۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۹۵۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۳۳

قال نزہۃ الدین - اسنادہ صحیح

۲۶ صفحہ	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۱۲۸۸۴)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۶۵ صفحہ	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۱۲۹۵۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۱۰۳ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۴۶۱۷)	مصابیح السنۃ
		متفق علیہ	قال المحقق:
۲۳۷ صفحہ	جلد ۸	رقم الحدیث (۲۳۵۲۸)	کنز العمال
۲۱۵ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۱۱۶۸)	شرح السنۃ
		هذا حدیث متفق علی صحیحہ	قال البغوی:
۱۷۰ صفحہ	جلد ۶	رقم الحدیث (۸۹۷)	صحیح مسلم
۴۹۳ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۶۴۳۲)	السنن الکبریٰ
۴۹۴ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۶۴۳۶)	السنن الکبریٰ
۴۹۷ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۶۴۴۳)	السنن الکبریٰ
۱۶۳ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۵۲۳)	سن النسائی
۴۹۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۵۲۶)	صحیح سنن النسائی
		صحیح	قال الالبانی:
۱۷۸ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۹۶)	تحفۃ الاشراف
۴۵۴ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۲۸۵)	مجمع الزوائد (عبداللہ بن عباس)
۲۷۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۹۳۳)	صحیح البخاری
۳۰۹ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۰۳۳)	صحیح البخاری
۲۱۵ صفحہ		رقم الحدیث (۴۶۸)	الاذکار

ترجمة الحديث:

حضرت انس - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ اس دوران کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - یوم الجمعة کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے ایک آدمی کھڑا ہوا عرض کی یا رسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ ہم پر بارش نازل فرمائے (حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے دعا فرمائی) آسمان پر بادل چھا گئے ہم پر بارش نازل کر دی گئی یہاں تک کہ آدمی کا اپنے گھر پہنچنا مشکل ہو گیا تھا۔ آئندہ جمعہ تک بارش کا نزول ہوتا رہا۔

(آئندہ جمعہ دوران خطبہ) وہی آدمی کھڑا ہوا یا کوئی اور عرض کی (یا رسول اللہ!) اللہ سے دعا مانگیے کہ وہ ہم سے اس بارش کو پھیر دے ہم غرق ہوا چاہتے ہیں۔

تو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے دعا مانگی

اللَّهُمَّ حَوِّالِنَا وَلَا عَلَيْنَا.

اے اللہ! ہمارے اطراف میں بارش ہو اور ہم پر بارش نہ ہو۔

صحیح الاذکار	رقم الحدیث (۲۱۴)	صفحہ ۲۳۴
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۲۳)	جلد ۳ صفحہ ۱۶۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۵۲۷)	جلد ۱ صفحہ ۴۹۳
قال الالبانی:	صحیح	
اتحاف السادة المتقين		جلد ۷ صفحہ ۱۹۵
فتح الباری	رقم الحدیث (۳۵۸۲)	جلد ۸ صفحہ ۷۲۹

اتنی دعا مانگنے کی دیر تھی کہ بادل مدینہ منورہ کے گرد پھٹنا شروع ہو گئے اور اہل مدینہ پر بارش کا نزول موقوف ہو گیا۔

-☆-

ان دونوں مواقع پر حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے بارش کی دعا مانگی تو حضور منبر پر ہی جلوہ افروز رہے۔

اور یہ تو بدیہی بات ہے کہ منبر پر بیٹھے ہوئے قبلہ رخ نہیں ہوا جاتا بلکہ عوام کی طرف رخ ہوا کرتا ہے۔

یہ بات واضح ہوئی کہ دعا کیلئے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔

ابو عبد الرحمن جیلانی العروسی لکھتے ہیں:

وَمِنَ الْمَعْلُومِ أَنَّ الْخَطِيبَ يَكُونُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ فِي حَالِ خُطْبَتِهِ

وَذَلِكَ لِلْإِشَارَةِ إِلَى أَنَّ الْإِسْتِقْبَالَ لَيْسَ بِإِلْزَامٍ

یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ خطیب خطبہ کی حالت میں قبلہ کی طرف پشت کیے ہوئے

ہوتا ہے (اس کا چہرہ قبلہ کی طرف نہیں ہوتا) اور یہ بھی اشارہ ہے کہ دعا میں استقبال القبلة لازم

نہیں ہے۔

جب دعا کیلئے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں نیز امام بخاری نے باب الدُّعَاءِ غَيْرَ

مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ ذکر کر کے اس بات کو بالکل واضح کر دیا ہے قبلہ کی طرف منہ کیے بغیر دعا کرنا

بھی سنت مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہے اب دعا کیلئے قبلہ رخ کو ضروری قرار دینا مداخلت

(۱) الدعاء ومنزلته من العقيدة جلد اول صفحہ ۲۰۷

فی الدین ہے اور خود شارع بنا ہے حالانکہ اہل ایمان کے نزدیک غیر مشروط اطاعت و اتباع صرف حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی ہے۔

اب ان افراد کو ہزار بار سوچنا چاہیے جو روضہ رسول۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پر حاضری دینے والے مسلمین پر جب وہ روضہ اقدس کی طرف رخ کر کے دعا مانگتے ہیں تو زبردستی انکار رخ پھیر دیتے ہیں اور مختلف قسم کے القابات سے نوازتے ہیں۔ یاد رکھیے روضہ اقدس پر حاضری دینے والوں کے رخ روضہ اقدس سے پھیر دینا مداخلت فی الدین ہے اور حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کے ارشادات سے انحراف ہے۔

خشوع و خضوع سے:

وَزَكْرِيَّا إِذْ نَادَى رَبَّهُ رَبِّ لَا تَرَكْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ
وَوَهَبْنَا لَهُ يُحْيَىٰ وَأَصْلَحْنَا لَهُ زَوْجَهُ. إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ
وَيَدْعُونََنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ ۝

ترجمہ:

اور یاد کیجئے حضرت زکریا کو جب انہوں نے اپنے رب کو نادادی (عرض کی) اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑنا اور تو ہی بہتر وارث ہے تو ہم نے ان کی دعا کو قبول کر لیا اور ہم نے انہیں یحییٰ (علیہ السلام) بیٹا عطا فرمایا اور ہم نے ان کی خاطر ان کی اہلیہ کو تندرست کر دیا۔ بیشک وہ نیکیاں کرنے میں بہت تیز رفتار تھے اور وہ ہم سے دعائیں مانگا کرتے تھے امید و خوف سے اور وہ ہماری خاطر عجز و نیاز کیا کرتے تھے۔

حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - کے پاس اولاد نہ تھی آپ کا سینہ مبارک فیضان نبوت سے لبریز تھا انہیں تنہائی کا احساس ہوا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوئے اور عرض کی:

رَبِّ لَا تَزِرْ نَبِيَّ فَرْدًا.

اے میرے رب! مجھے تنہا نہ چھوڑنا۔

مجھے ایک فرزند عطا فرما جو فیضان نبوت کا امین ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور انہیں حضرت یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں ایک بیٹا عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الانبیاء میں ان کی اس دعا اور اجابت دعا کے بعد ان الفاظ میں ان کا ذکر کرتا ہے: اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُوْنََنَا رَغْبًا وَرَهْبًا وَّكَانُوا لَنَا خَاشِعِيْنَ.

یہ نبوت کا گھرانہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتا تھا امید و خوف کے ملے جلے جذبات میں وہ دعائیں مانگا کرتا تھا اور وہ ہماری خاطر خشوع و خضوع کا پیکر تھا۔

حضرت زکریا - علیہ الصلوٰۃ والسلام - کی دعائیں قبول ہوتی ہیں ان کا یہ وصف ہے کہ وہ خشوع و خضوع سے لبریز تھے۔ آج ہمیں بھی چاہیے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں خشوع و خضوع سے دعا مانگیں عاجزی کے وصف سے متصف ہو کر مانگیں جب ہم اس کی بارگاہ میں قلب و قالب سے جھک جائیں گے تو وہ یقیناً دعا قبول فرمائے گا۔

عزم و یقین کے ساتھ:

بندہ جب بھی اللہ سے دعائے مانگے تذبذب کی کیفیت سے باہر نکل کر مانگے اور جب

بھی مانگے پورے یقین اور اعتماد سے مانگے۔ یہ احکم الحاکمین جل جلالہ کا در ہے اس در پر دست سوال اس یقین محکم کے ساتھ پھیلانا چاہئے کہ یہ ضرور ہماری دعائیں قبول فرمائے گا اور ہماری التجاؤں پر خصوصی توجہ فرمائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - اُدْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ.

تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۵۳۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۵۲
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۲
قال الترمذی:	هذا حدیث غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۷۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۴
قال الالبانی:	حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۴
قال الحاکم:	حدیث مستقیم الاسناد		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۵۹۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۳
قال الالبانی:	حدیث مستقیم الاسناد		
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۵۱۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۲
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۴۱)	جلد ۲	صفحہ ۷
اتحاف السادة		جلد ۵	صفحہ ۳۹
مصانع النبی	رقم الحدیث (۱۶۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۴۱

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے

ارشاد فرمایا:

جب بھی اللہ سے دعا کرو تو اس یقین سے مانگو کہ وہ تمہاری دعاء ضرور قبول فرمائے گا

اور سن لو! اللہ تعالیٰ ایسی دعا کو قبول نہیں کرتا جو غافل اور بے پرواہ دل سے نکل رہی ہو۔

-☆-

دعاء اس تذبذب سے بھی نہ مانگی جائے کہ اسے مانگنا ہی نہ کہا جائے جیسے کوئی یہ

کہے: اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے معاف کر دے، اگر تو چاہتا ہے تو مجھے روزی عطا کر دے۔

یہ مقام بندگی نہیں بلکہ بندہ اپنے مالک کے دامن سے چمٹ کر سوالی ہوتا ہے اور اپنی

بے بسی اور بے مائیگی ظاہر کر کے اس کے کرم کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

رسول عربی - صلی اللہ علیہ وسلم - کا اس سلسلہ میں ارشاد گرامی بھی واضح ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ - إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ أُرْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ

وَلْيَعِزِّمْ مَسْئَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَلَا مُكْرَهَ لَهُ.

تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۰۰۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۷۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۷
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۲۲۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۳۲
اتحاف السادة		جلد ۵	صفحہ ۱۸۸



ترجمة الحديث:

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اللہ سے دعاء کرے تو اس طرح نہ کہے:

اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے بخش دے اگر تو چاہتا ہے تو مجھ پر رحم فرما اور اگر تو چاہتا ہے تو مجھے رزق عطا فرما بلکہ اپنی طرف عزم و اعتماد کے ساتھ اللہ سے مانگے بے شک وہ کرے گا وہی جو وہ چاہے گا اور کوئی ایسا نہیں جو اس ذات کو مجبور کر سکے۔

-☆-

بھری کائنات میں کوئی بھی ایسا نہیں جو اس قادر مطلق کو مجبور کر سکے عزم و پختگی سے صرف اس لئے دعا مانگی جاتی ہے کہ اس کی رحمت کاملہ کسی صاحب یقین کو محروم نہیں کرتی بلکہ جتنا یقین زیادہ ہوگا اتنا ہی وہ زیادہ عطا فرماتا ہے۔

عَنْ سَلْمَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ "يَسْتَحْيِي مَنْ عَبْدَهُ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا".

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۰
قال شعيب الارنؤوط:	حدیث قوی		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۳۳۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۶۵
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
قال ابی البانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان فارسی - رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: یقیناً تمہارا پروردگار حیا والا اور کریم ہے جب بندہ سوالی بن کر اس کی جناب میں ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ ان کو اسی طرح خالی لوٹا دے۔

-☆-

۴۲۳ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۳۵۵۷)	المعجم الكبير
۱۸۵ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۱۳۸۵)	شرح السنۃ للبخاری
۳۲۶ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۳۵۶۷)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن غریب	قال الترمذی:
۴۶۳ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۵۵۶)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:
۲۹ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۴۴۹۴)	تحفة الاشراف
۳۲۲ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۳۸۶۵)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث صحیح	قال محمود محمد محمود:
۲۶۳ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۱۳۱)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
۶۹۴ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۲۴۴)	مشکاۃ المصابیح
۱۳۲ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۶۰۹)	مصابیح السنۃ
۴۹۷ صفحہ	جلد ۱		المستدرک (للحاکم)
۴۹۷ صفحہ	جلد ۱		تلخیص بذیل المستدرک

وہ کریم مولا جو ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ کشتکول بھر دیتا ہے دامن گوہر مراد سے لبریز کر دیتا ہے ہم اس کی بارگاہ سے عزم و یقین کے ساتھ کیوں نہ مانگیں اور تذبذب کا شکار ہو کر اپنا نقصان کیوں کریں۔

اے اللہ! ہمیں ایمان و ایقان کے ساتھ مانگنے کی توفیق عطا فرما اور اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرما۔

اللہ کے حضور دعاء مانگنے والے کے لئے یہ بھی مناسب ہے کہ وہ

ہاتھوں کو پھیلا کر

خشوع و خضوع اور خوفِ خدا سے لبریز ہو کر

آہ و زاری کے ساتھ

بار بار دعاء مانگے

اور اس کے لئے یہ بھی لازم ہے کہ گذشتہ گناہوں سے توبہ کرے اور دعاء مانگتے وقت یہ عزم کرے کہ آئندہ گناہ کا ارتکاب نہیں کروں گا۔

اے اللہ! ہمیں ظاہری اور باطنی آداب کی رعایت رکھ کر اپنی بارگاہ میں دستِ سوال پھیلانے کی توفیق عطا فرما اور ہمیں اپنے در اقدس کے سوا لی ہونے کی سعادت سے محروم نہ فرما۔ آمین

بِجَاهِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ
مِنَ الصَّلَوَاتِ أَطْيَبِهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَرْكَهَا.

گناہوں کا اعتراف:

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 إِنَّ اللَّهَ لَيُعْجِبُ مِنَ الْعَبْدِ إِذَا قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي
 فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ : عَبْدِي عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا
 يَغْفِرُ وَيُعَاقِبُ .

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۵۲۷)	جلد ۲	صفحہ ۴۲۴
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۵۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۷۸
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۴۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۶۰۲)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۶۹۸)	جلد ۶	صفحہ ۴۱۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۷
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		



ترجمة الحديث:

حضرت علی بن ابی طالب - رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

یہ بات اللہ تعالیٰ کو بہت اچھی لگتی ہے کہ بندہ کہے

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ أَنْتِ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ .

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا میرے گناہوں کی مغفرت فرما دے کیونکہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی نہیں جو معاف کر سکے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

میرے بندے کو عرفان ہے کہ اس کا رب ہے جو معاف بھی کرتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے۔

-☆-

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۰۵۶) جلد ۲ صفحہ ۵۵
 قال احمد محمد شاکر: اسنادہ صحیح
 مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۱۳۲) صفحہ ۲۰



تائب کی دعا مقبول

عَنْ أَبِي مُوسَى - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيئُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا.

جامع الاصول	رقم الحديث (۹۸۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۸۱
صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۷۵۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۶۴
الترغیب والترہیب	رقم الحديث (۲۵۸۷)	جلد ۴	صفحہ ۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (۳۱۳۵)		جلد ۳	صفحہ ۲۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
اسنن الکبریٰ (للنسائی) / رقم الحديث (۱۱۱۸۰)		جلد ۶	صفحہ ۳۴۴
مشکاۃ المصابیح	رقم الحديث (۲۳۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۲۱
مصابیح السنۃ	رقم الحديث (۱۶۶۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۶
اسنن الکبریٰ (للبیہقی) / رقم الحديث (۶۵۰۴)		جلد ۸	صفحہ ۲۳۵
اسنن الکبریٰ (للبیہقی) / رقم الحديث (۲۰۷۶۶)		جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۷
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۱۹۴۲۱)	جلد ۱۴	صفحہ ۵۰۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الدر المنثور		جلد ۳	صفحہ ۶۲

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے کہ دن کو گناہ کرنے والے کی توبہ قبول فرمائے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کے مجرم کی توبہ قبول فرمائے یہ قبولیت توبہ کا سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ (قیامت کے قریب) سورج مغرب سے طلوع ہو۔

-☆-

قیامت کے قائم ہونے سے پہلے پہلے اللہ رب العزت نے در توبہ کشادہ کیا ہوا ہے اور اس وقت تک جو بھی توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا قیامت سے پہلے پہلے اللہ کے حضور دعائیں مانگنے والا محروم نہیں رہے گا اس کی جملہ دعائیں بارگاہ ذوالجلال میں قبول ہونگی۔

اس حدیث پاک میں ہے کہ

اللہ تعالیٰ اپنا دست کرم رات کو پھیلا دیتا ہے کہ دن کا مجرم توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے اور اسی طرح وہ اپنا دست کرم دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا مجرم اگر توبہ کرے تو اللہ کریم اس کی توبہ کو شرف قبولیت بخشے۔

اللہ کا دست کرم ہر وقت کشادہ ہے وہ اپنے خزانے ہر لمحہ بانٹتا ہے اس کی عطا و بخشش میں انقطاع نہیں وہ مسلسل کرم نوازی فرماتا جاتا ہے یہ سلسلہ کرم ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری و ساری رہے گا۔

یہود کا یہ غلط نظریہ تھا:

قَالَتِ الْيَهُودُ يَدُلُّهُمُ اللَّهُ مَغْلُوبَةً " غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ

مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ.

یہود بولے اللہ کا ہاتھ جکڑا ہوا ہے۔ ان (یہودیوں) کے ہاتھ جکڑے جائیں اور لعنت ہو ان پر بوجہ اس قول کے جو انہوں نے کہا بلکہ اللہ الکریم کے دونوں دست کرم کشادہ ہیں وہ جیسے چاہتا ہے خرچ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جو ادو منعم ہے وہ وہاب و معطی ہے اس کی عطا و عنایات کی ہر وقت برکھارہتی ہے جب بھی کوئی مجرم ندامت لیئے اس کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے اس کے آنسو گرنے سے پہلے ہی وہ کرم کر دیا کرتا ہے۔ وہ دست کرم دن کو بھی پھیلاتا ہے اور رات کو بھی پھیلاتا ہے رات کے مجرم دن کو بخش دیئے جاتے ہیں اور دن کے مجرم رات کو بخش دیئے جاتے ہیں۔

یہ تو مجرم و گنہگار پر نظر کرم ہے تو جو دولت اطاعت سے مالا مال ہے اتباع و فرمانبرداری اس کے خمیر میں ہو اس کی زبان ہر لمحہ ذکر الہی سے تروتازہ ہو اسکے قلب سے یاد الہی سے سوتے پھوٹتے رہتے ہوں تو ایسا آدمی جب دست سوال دراز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا دست کرم اسے کیا کچھ عنایت فرماتا ہوگا اس کی عنایات کی وسعت و گہرائی کو دار فانی کے فانی بندے کیسے جان سکتے ہیں۔

انبیاء کرام کی تعلیمات:

قرآن کریم کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات انبیاء کرام - علیہم الصلاۃ والسلام - اپنی اپنی امتوں کو رحمت الہی کے حصول کیلئے پہلے توبہ و استغفار کا حکم دیتے تھے کیونکہ توبہ کرنے سے بندے کا رب سے ٹوٹا ہوا رشتہ بحال ہو جاتا ہے پھر وہ رحیم و کریم اللہ کی بارگاہ

میں التجا کرتا ہے تو اس کی التجا فوراً سن لی جاتی ہے۔

بارانِ رحمت کیلئے بھی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اپنی اپنی امتوں کو دعا سے پہلے استغفار کا حکم ارشاد فرماتے تھے۔

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ ان کلمات مبارکہ میں ہے

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّاراً يُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَاراً
وَيُمِدُّكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلُ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلُ لَكُمْ أَنْهَاراً

ترجمہ:

(حضرت نوح - علیہ الصلوٰۃ والسلام - نے فرمایا) میں نے ان سے کہا اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو بیشک وہ بہت بخشنے والا ہے وہ آسمان سے تم پر موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہیں مال و اولاد دیکر تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات پیدا فرمائے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔

-☆-

حضرت نوح - علیہ الصلوٰۃ والسلام - نے اپنی قوم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے درکھنے کو توبہ استغفار سے مشروط کر دیا اگر توبہ کرو گے، اپنے گناہوں پر نادم ہو کر ان کی معافی مانگو گے، اللہ ذوالجلال والا کرام کی طرف رجوع کرو گے تو وہ تمہیں بارشوں سے نوازے گا تمہیں مال و دولت عطا فرمائے گا، اولاد کی نعمت ارزانی فرمائے گا، باغات اور نہریں تمہارے مقدر میں فرمائے گا۔

تو اب بھی اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر کرم کرے، اس کیلئے دررحمت کھول دے، اسکی دعائیں قبول ہوں اور اس کی تمنائیں پوری ہوں تو وہ پہلے اپنے گناہوں پر نادم ہو، گناہوں کی معافی مانگے جب توبہ استغفار کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دعائیں قبول فرمائے گا اور اس کی جھولی گوہر مراد سے بھر دے گا۔

حضرت ہود - علیہ الصلوٰۃ والسلام - بھی یہی تعلیم دیتے ہیں:

وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا
وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ ۖ

ترجمہ:

اے میری قوم! اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو تو وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار بارش برسائے گا اور تمہاری پہلے سے موجود قوت میں مزید قوت کا اضافہ فرمائے گا۔

-☆-

حضرت ہود - علیہ الصلوٰۃ والسلام - کی تعلیمات سے بھی یہ عیاں ہوتا ہے کہ دعا کی قبولیت میں توبہ و استغفار ایک بنیادی عنصر ہے جو قوم توبہ کرتی ہے اپنے گناہوں کی معافی مانگتی ہے پھر وہ جو دعائیں مانگے گی اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔ اس پر بارانِ رحمت نازل کرے گا اور ان کے پاس موجود پہلی قوت و طاقت میں مزید اضافہ فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ اس امت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کو اس چیز کی تعلیم

فرماتا ہے انہیں بھی توبہ و استغفار کا حکم دیتا ہے تاکہ یہ امت توبہ کے بعد جو دعائیں مانگے اسکی دعا قبول و منظور ہو۔

وَأَنْ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا ۖ

ترجمہ:

اور یہ کہ استغفار کرو اپنے رب سے اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو وہ تمہیں تمہاری زندگی کی راحتوں سے لطف اندوز کرے گا۔

انسانی زندگی بے کیف ہو جاتی ہے جب دکھ و تکلیف اسے گھیر لیتے ہیں اگر وہ توبہ و استغفار کرتا ہے، اپنے گناہوں پر نادم ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بے کیف زندگی میں کیف عطا فرماتا ہے، اس کے دکھ و تکلیف سے اسے نجات دلا کر راحت و سکون سے نوازتا ہے تو اس امت کیلئے بھی یہی پیغام ہے کہ جب بھی دعائیں مانگنے لگو پہلے اپنے گناہوں کی معافی مانگو استغفار کرو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو سن لے گا اور تمہاری دل سے نکلی ہوئی التجا شرف قبولیت سے ہمکنار ہوگی۔

اسم اعظم سے دعا

عَنْ بُرَيْدَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ:
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي
 لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي
 إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أُجَابَ.

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۰۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۱
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۳
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۶۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۸۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۸۴۸)	جلد ۱۶	صفحہ ۴۷۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		



ترجمة الحديث:

حضرت بریدہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے سنا ایک آدمی اللہ کی بارگاہ میں یوں دعا مانگ رہا تھا:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اس لیے سوالی ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں تو یکتا ہے کل جہاں تیرے محتاج ہیں تو کسی کا محتاج نہیں تو ہی ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی مثیل ہے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۵۷)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۲۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
شرح النیة للبلغوی	رقم الحدیث (۱۲۵۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۷
شرح النیة للبلغوی	رقم الحدیث (۱۲۶۰)	جلد ۵	صفحہ ۳۸
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۶)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۰
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۷۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
مصنف (ابن ابی شیبہ) رقم الحدیث (۹۳۰۹)		جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۱

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

اس آدمی نے اللہ سے اس اسم اعظم سے دعا مانگی ہے کہ جس اسم اعظم سے جب سوال کیا جائے عطا کیا جاتا ہے اور جب دعا مانگی جائے دعا قبول کی جاتی ہے۔

-☆-

عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ "يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْئَلُكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ.

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۵۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۷
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۵۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۷۳
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۱
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۹۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۰
صحیح سنن ابن داؤد	رقم الحدیث (۱۳۹۵)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۷
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۱۲۵۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۶

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - کا فرمان ہے کہ میں حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی صلاۃ (نماز) ادا کر رہا تھا تو اس نے یوں

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۸۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۰
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یختر جاہ		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۷۰۵)		صفحہ ۲۳۶
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۷۰۵)		صفحہ ۲۶۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۵۲۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۱۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۵
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ قوی		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۲
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۹
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ للبلغوی	رقم الحدیث (۱۲۵۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۵۵)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۰
قال الترمذی:	هذا حدیث غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۶
قال الالبانی:	صحیح		

دعائیں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيعُ
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ .

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس وسیلہ سے کہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں
تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں تو حنان و منان ہے سموات و ارض کا موجد ہے اے جلال و اکرام
والے! اے حئی! اے قیوم! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے اللہ تعالیٰ کے
اس اسم اعظم سے دعائیں مانگی ہے کہ جس کے ذریعے جب بھی دعائیں مانگی جائیں اللہ تعالیٰ اس دعا کو
قبول فرماتا ہے اور جس کے ذریعے جب بھی سوال کیا جائے وہ کریم اللہ ضرور عطا فرماتا ہے۔

-☆-

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ " وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ
وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ
ثُمَّ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۱۵۴)	جلد ۱	صفحہ ۳۴۴
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۵۹۶)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۲۶۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب		



ترجمة الحديث:

حضرت عبادہ بن الصامت - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جو آدمی رات کو بیدار ہو تو یہ کلمات زبان سے ادا کرے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۱۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۵۷۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۴۶۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۸
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۷۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۹
قال محمود محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۴۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۰)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۲
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۹۰)		صفحہ ۴۷۴
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۶۱۲)		جلد ۱	صفحہ ۳۹۴
قال الالبانی:	صحیح		

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے اسی کیلئے کل حکومت ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر نقص و عیب سے پاک ہے تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اللہ کے علاوہ کوئی الہ نہیں اللہ اکبر ہے برائی سے پھرنا نہیں اور نیکی کی طاقت نہیں مگر اسی کی توفیق و اعانت سے۔

ان کلمات کے ادا کرنے کے بعد عرض کرے ”رَبِّ غُفِرْلِي“ اے میرے رب میری مغفرت فرما۔

یا حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا ان کلمات کے بعد جو دعائے مانگے اس کی دعا قبول کی جائے گی اگر وضو کر کے صلاۃ (نماز) ادا کرے تو اس کی یہ صلاۃ قبول کی جائے گی۔

-☆-

عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:

دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذَا دَعَا رَبَّهُ وَهُوَ فِي بَطْنِ حُوتٍ:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ

فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ.

جلد ۲ صفحہ ۲۱۷

رقم الحدیث (۱۳۶۲)

مسند الامام احمد

اسنادہ صحیح

قال احمد محمد شاكر:

جلد ۵ صفحہ ۳۰۲

رقم الحدیث (۳۵۱۶)

سنن الترمذی

ترجمة الحديث:

حضرت سعد - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

حضرت یونس علیہ الصلاۃ والسلام کی دعا جب انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی تھی:

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ .

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے میں ظالمین میں سے ہوں۔

ان کلمات سے جو بھی مرد مسلم دعا مانگے گا کسی بھی معاملہ میں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔

- ☆ -

صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۰۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۳
قال الالبانی:	صحیح		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۲۲۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۲
المستدرک	رقم الحدیث (۱۹۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۲
قال الحاكم:	هذا حدیث صحیح الاسناد		
مصباح السنۃ	رقم الحدیث (۱۶۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۵
شعب الایمان (للبيهقي)	رقم الحدیث (۶۲۰)	جلد ۶	صفحہ ۴۳۲
عمل الیوم والیلة	رقم الحدیث (۶۵۶)		صفحہ ۴۱۶

عَنْ أَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَالْهَكْمُ إِلَهُ "وَاحِدٌ" لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ وَفَاتِحَةُ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ .

ترجمة الحديث:

حضرت اسماء بنت یزید - رضی اللہ عنہا - سے مروی ہے کہ حضور رسول - اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۵
قال محمود محمد محمود:	حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۰
قال الالبانی:	حسن		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۲۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۳
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۲۹۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
قال الالبانی:	حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۷۶۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۶۳
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۱
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۳
قال الالبانی:	حسن		
شرح سنن (اللبغوی)	رقم الحدیث (۱۲۶۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۸
قال البغوی:	هذا حدیث غریب		
مصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۴۰۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۱

اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

۱- اَللّٰهُمَّ اِلٰهَ "وَاحِدٌ" لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

۲- سورة آل عمران کی ابتدائی آیت۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ سے دعا مانگنا

قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۗ

ترجمہ:

(اے میرے حبیب) آپ فرمادیجئے تم یا اللہ کہہ کر دعا مانگو یا یا رحمن کہہ کر دعا مانگو اسکی بارگاہ میں جس بھی نام سے دعا مانگو تو (سن لیجئے) اسماءِ حسنیٰ اس کے ہیں۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب بھی دعا کیلئے ہاتھ اٹھیں اور اسے پکارا جائے تو اچھے اچھے اسماء سے پکارا جائے۔ اللہ کے نام برکت سے لبریز ہیں کوئی بھی نام زبان پر آئے وہ فائدہ سے خالی نہیں پھر بھی کوشش کرنی چاہئے کہ دعا مانگتے ہوئے اس کے اسماءِ حسنیٰ بے ساختہ زبان پر آجائیں کیونکہ دوہرا فائدہ ہوگا ایک دعا کرنے کا ثواب ملے گا دوسرا ذکر الہی کرنے کا اجر ملے گا۔

فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۗ

اسماءِ حسنیٰ اللہ ہی کیلئے ہیں تو ان اسماءِ مبارکہ سے اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگا کرو۔
اللہ تعالیٰ کا ہر اسم پاک اپنی الگ شان اور الگ خصوصیت رکھتا ہے تو جس اسم پاک کو

(۱) بنی اسرائیل ۱۰/۱۱

زبان پر لائیں گے اس اسم پاک کے انوار و برکات اس دعا کرنے والے کی طرف متوجہ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء کی توجہ ہی ایک انسان کیلئے وافی و کافی ہے۔

غور کیجئے!

ایک آدمی تنگ دست ہے۔ بے روزگاری کے ہاتھوں مجبور ہے۔ جسم و جاں کا رشتہ قائم رکھنا اس کیلئے دشوار ہے اگر وہ دعائے مانگے یا وہاب، یا معطی، یا منعم یا اس جیسے دیگر اسماء کو زبان پر لائے گا تو ان اسماء کی برکت سے ہی اس پر رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔

اگر وہ گناہ کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے معصیتوں میں یوں گھرا ہے کہ اسے خلاصی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو اسے چاہئے کہ دعائے مانگتے ہوئے یا غفور، یا غفار وغیرہ اسماءِ حسنیٰ کا ورد کرے۔

اگر وہ کمزور ہے لوگ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں اور وہ ان کے مقابلہ کی ہمت و طاقت بھی نہیں رکھتا تو ایسا آدمی جب دعائے مانگے تو یا قوی، یا عزیز وغیرہ اسماءِ حسنیٰ کا ورد کرے۔ اللہ الکریم کے کرم سے اس کے مشکل دن اچھے دنوں میں بدل جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے در سے مانگنے والا خائب و خاسر نہیں ہوا کرتا۔ ویسے بھی کسی بڑے آدمی کو مخاطب کریں تو اس کے القابات سے اسے یاد کرتے ہیں اچھے اچھے لفظ استعمال کرتے ہیں تو یہ تو خالق و مالک ہے رازق و معطی ہے منعم و جواد ہے جل جلالہ جب اس کے حضور کچھ عرض کریں گے تو اس کیلئے بھی اسماءِ حسنیٰ کا استعمال کریں گے۔ اسماءِ حسنیٰ کا استعمال کرنے والا اللہ کی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ لیا کرتا ہے۔

فَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا وَذُرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَانِهِ



سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۙ

ترجمہ:

اور اللہ ہی کے اسماء حسنیٰ ہیں تو انہیں اسماء سے اس سے دعائیں مانگو اور چھوڑ دو ان لوگوں کو جو کجروی کرتے ہیں اسکے اسماء میں انہیں سزا دی جائے گی اس کی جو کچھ وہ کیا کرتے تھے۔

-☆-

توسل بالاعمال الصالحه

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ

بَيْنَمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ يَتَمَشُّونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ. فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ،
فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ "مِنَ الْجَبَلِ فَاطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ انظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَفْرُجُهَا فَقَالَ
أَحَدُهُمْ : اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صَبِيَّةٌ صَغِيرَةٌ كُنْتُ
أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رَحْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدِيَّ اسْقِيهِمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ
نَأَى بِي الشَّجَرُ فَمَا آتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدِنَا مَا فَجِئْتُ كَمَا كُنْتُ
أَحْلُبُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ
أَبْدَأَ بِالصَّبِيَّةِ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَدَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَابِي
وَدَابَّهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ
فَاضْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْنَ مِنْهَا
السَّمَاءَ .

وقال الثاني :

اللَّهُمَّ إِنَّهُ، كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجَالُ النِّسَاءَ
 فَطَلَبْتُ مِنْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتَيْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ
 دِينَارٍ فَلَقَيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ! اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ
 الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً
 وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً
 وَقَالَ الْآخَرُ:

اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أُرْزٍ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ، قَالَ
 أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ، وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أُرْزِعُهُ، حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ
 بَقْرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ! اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ أَذْهَبُ
 إِلَى تِلْكَ الْبَقْرِ وَرَاعِيَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخُذْ
 تِلْكَ الْبَقْرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهَا فَاَنْطَلَقَ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ إِنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً
 وَجْهَكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۹۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۱۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۷۴)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۴۳)	جلد ۸	صفحہ ۲۳۶
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۶۷۷۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۶۰

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر - رضی اللہ عنہ - روایت کرتے ہیں کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی دوران سفر چل رہے تھے کہ انہیں بارش نے آیا تو وہ پہاڑ کی غار میں چلے گئے۔ پہاڑ سے ایک چٹان گر کر پہاڑ کے منہ (دہانے) پر آگئی تو وہ چٹان غار کے دہانے پر پیوست ہوگئی اور انکے نکلنے راہ مسدود ہوگئی۔

تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا

اپنے اپنے اعمال کا جائزہ لوجو عمل تم نے صرف لوجہ اللہ کیا ہو اس کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگو تا کہ وہ تمہیں اس قید سے رہائی عطا فرمائے۔

تو ان میں سے ایک نے کہا

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۱۶۴۰)	جلد ۶	صفحہ ۱۹۴
قال المحقق:	رواه مسلم فی الصحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱)		جلد ۱	صفحہ ۱۰۱
قال البانی:	صحیح		
موارد الثمان	رقم الحدیث (۲۰۲۷)		صفحہ ۲۹۷ (مختصر)

اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے عمر رسیدہ تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں دن بھر بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس آتا تو بکریوں کا دودھ دوھتا تو اپنے ماں باپ کو اپنے بچوں سے پہلے پلاتا تو ایک مرتبہ سبز درختوں کی طلب مجھے دور لے گئی تو میں اس وقت واپس گھر آیا جب رات چھا چکی تھی تو میں نے اپنے ماں باپ کو پایا کہ وہ دونوں سوچکے تھے۔ تو میں نے ایسے ہی دودھ دوھا جیسے میں پہلے دودھ دوھتا تھا تو میں دوھا ہوا دودھ لے کر آیا اور اپنے ماں باپ کے سر ہانے کھڑا ہو گیا اور یہ بات مجھے ناپسند تھی کہ میں ان دونوں کو بے آرام کروں اور مجھے یہ بات بھی ناپسند تھی کہ اپنے ماں باپ سے پہلے بچوں کو دودھ پلاؤں اور میرے بچے میرے قدموں کے پاس فریاد و واویلا کر رہے تھے میری اور انکی یہی حالت و کیفیت رہی یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی۔

اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہمیں اتنی کشادگی عطا کر دے کہ ہم اس میں سے آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ تعالیٰ نے (چٹان کو ذرا سرکا کر) اتنی کشادگی کر دی کہ جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکیں۔

دوسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تو میں اس سے اتنی محبت کرتا تھا جتنی آدمی عورتوں سے محبت کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی شدید تر تو میں نے اس سے اسکا وجود حوالے کر دینے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا یہاں تک کہ میں ایک سو دینار اسے پیش کروں۔

میں نے تگ و دو شروع کر دی یہاں تک کہ ایک سو دینار جمع کر لیئے۔ میں یہ سو دینار لے کر اس سے ملا۔ تو جب میں اسکے قریب بیٹھ گیا تو اس نے کہا

اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈرو اور مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑو۔ تو میں اس سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اے اللہ تو جانتا ہے کہ اگر میرا اس کے پاس سے اٹھ آنا تیری رضا کیلئے کیا تھا تو ہم کو اس قید سے نکال لے تو اللہ نے اس چٹان کو کچھ سرکا کر کچھ اور کشادگی کر دی۔

تیسرے نے (دعا شروع کی اور) کہا

اے اللہ! میں نے ایک مزدور تین صاع چاول پر لیا جب اس نے اپنا کام ختم کر لیا تو کہا مجھے میرا حق دے دے۔

میں نے اس پر اس کا حق پیش کیا تو اس نے اس سے منہ پھیرا اور اسے چھوڑ کر چل دیا میں ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا یہاں تک کہ میں نے اس کی رقم سے کئی گائیں اور انکا چرواہا خرید لیا۔

تو وہ ایک دن آیا اور کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ پر ظلم نہ کرو اور مجھے میرا حق دے دو۔ تو میں نے کہا ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ۔ ان نے کہا اللہ سے ڈرو اور مجھ سے مذاق نہ کرو۔ تو میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ ان گائیوں اور ان کے چرواہے کو لے جاؤ یہ تیرا حق ہے تو اس نے وہ سارا مال لیا اور چلا گیا۔

اے اللہ! تو جانتا ہے کہ اگر میں تیری رضا کیلئے ایسا کیا ہے تو تو ہمیں اس قید سے رہائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ نے اس چٹان کو سرکا کر ان کو رہائی عطا فرمادی۔

-☆-

اہل ایمان جو کام بھی کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا سب

سے بڑی دولت ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں جن تین افراد کا ذکر ہے اور انہوں نے جن اعمال کا وسیلہ دیکر اللہ سے دعا مانگی ان کے وہ تینوں کام اخلاص وللہیت پر مبنی ہیں۔ انکے خلوص و جذبہ پر اللہ کی نظر رحمت ہوئی تو ہر ایک کی دعا سے اتنی بڑی چٹان تھوڑی تھوڑی سرکنا شروع ہوئی اور وہ تینوں صحیح وسلامت غار سے باہر آ گئے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوتی ہے کہ دعا میں بڑی قوت و طاقت ہے۔ اخلاص وللہیت سے مانگی گئی دعا ایک چٹان کو اپنی جگہ سے سرکا دیتی ہے جو کام بیسیوں آدمی نہ کر سکیں وہ ایک دعا کر جاتی ہے۔

یہ تذکرہ یہ واقعہ اس امت کا واقعہ نہیں بلکہ یہ پہلی امتوں میں سے کسی امت کا واقعہ ہے اب یہ امت محمدیہ علی صاحبہا الف الصلاۃ والتحتیہ جو خیر الامم کہلاتی ہے اس کے کسی صالح و پارسا آدمی کے اخلاص وللہیت کا عالم کیا ہوگا۔ پھر اس کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کتنی حیرت انگیز طاقت کے مالک ہونگے۔

اگر اللہ تعالیٰ اخلاص پر مبنی پہلی امتوں کے کسی فرد کی دعاء رد نہیں کرتا تو اس خیر الامم کے نیک و صالح آدمیوں کی دعا بھی ضرور قبول فرمایا ہے۔

افراد امت صدیوں سے اپنی مشکلات کے حل کیلئے اور اپنے مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے اس امت کے صالح افراد کی بارگاہ میں حاضری دیتے آئے ہیں کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ اگر اس نیک و صالح آدمی نے خلوص سے ان کے حق میں دعا کر دی تو اللہ تعالیٰ فوراً انکی دعا کو قبول کرے گا اور انکی مشکل حل ہو جائے گی اور ان سے مصائب و آلام کے بادل چھٹ جائیں گے۔



توسل بالصالحین

جب اعمال صالحہ کے توسل سے مانگی گئی دعاء قبول ہوتی ہے تو ان نفوس قدسیہ کے توسل سے دعا بطریق اولیٰ قبول ہوگی جن سے اعمال صالحہ کا صدور بکثرت ہوتا رہا۔

ویسے انسان کا اپنے بارے میں یہ دعویٰ کرنا بڑا مشکل ہے کہ اس کے اعمال کی بنیاد خلوص و للہیت پر ہے اور وہ ریاء و سمعہ کی آمیزش سے پاک ہیں۔ ایسے اعمال کا دعویٰ کرنا بڑے دل گردے کا کام ہے اس لئے مناسب ہے کہ دعاء میں ان مقربین بارگاہِ الہی کا واسطہ دیا جائے جن کی ساری زندگی حصولِ رضائے الہی کے لئے بسر ہوئی ہو اور ان کا ہر عمل ہر فعل بلکہ ہر قول و حرکت ان کے اخلاص و للہیت کی گواہی دیتا ہو۔

خصوصاً اس ذاتِ اقدس و اعلیٰ کا واسطہ دیا جائے جن کے صدقے اللہ تعالیٰ نے صلحا کو نوازا ہے اور جن کے ابرو کے اشارہ سے متقین و مقربین کو ترقی کی منازل طے کروائی جاتی ہیں اور جن کے سرِ اقدس پر رحمۃ للعالمین کا تاج پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا فَحِطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا

نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فَتَسْقِينَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِينَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب - رضی اللہ عنہ - کے زمانہ میں جب قحط پڑتا تو حضرت عباس بن مطلب - رضی اللہ عنہ - کے واسطے سے بارش کی دعا مانگتے اور اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے:

اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے وسیلہ سے التجا کیا کرتے تھے تو تو ہم پر باران رحمت نازل فرماتا تھا۔ اور آج ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے چچا کے وسیلہ سے التجا کرتے ہیں تو ہم پر بارش نازل فرما۔ راوی حدیث بیان فرماتے ہیں اس دعا کے بعد ان پر بارش نازل ہو جاتی تھی۔

-☆-

حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - کا عمل مبارک کتنا عمدہ اور مزاج اسلام کے مطابق ہے۔ وہ حصول بارش کیلئے حضرت عباس - رضی اللہ عنہ - کا سہارا لیتے تھے اور یہ سہارا وسیلہ ان کے کام بھی آتا تھا۔ حدیث پاک کے یہ الفاظ کَانَ إِذَا قَحِطُوا قَابِل توجہ ہیں۔ یعنی جب بھی خشک سالی ہوتی ایک آدھ مرتبہ کی بات نہیں بلکہ بارہا ایسے ہو بارش بند ہو گئی فصلیں تباہ ہونے لگیں مویشی پیا سے مرنے لگے تو عمر فاروق حضرت عباس - رضی اللہ عنہ - کا نام لیکر اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتے اور یہ بات یقینی ہے کہ حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - اور دیگر صحابہ کرام جو اس وقت موجود تھے

وہ ہم سے زیادہ اسلام کو سمجھتے جانتے اور عمل کرتے تھے۔ اور فرمان رسول - صلی اللہ علیہ والہ وسلم - کے مطابق ان کا عمل ہمارے لیے حجت بنا دیا گیا ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رُجُلًا ضَرِيرًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَخْرْتُ لَكَ وَهُوَ خَيْرٌ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وَضُوئَهُ وَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ فَيَقُولُ:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقْضِ لِي. اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَ شَفِّعْنِي فِيهِ.

المستدرک للحاکم	جلد ۱	صفحہ ۳۱۳	قال الحاکم:	حدیث صحیح علی شرط الشيخین
قال الذہبی:	جلد ۱	صفحہ ۳۱۳	المستدرک	علی شرطہما
مسند الامام احمد	جلد ۱۳	صفحہ ۳۱۴	قال حمزہ احمد الزین:	رقم الحدیث (۱۷۱۷۴)
سنن ابن ماجہ	جلد ۲	صفحہ ۱۷۲	قال محمود محمد محمود:	اسنادہ صحیح
قال ابن ابی شیبہ:	جلد ۱	صفحہ ۴۱۲	قال ابن ماجہ:	رقم الحدیث (۱۳۸۵)
قال البانی:	جلد ۷	صفحہ ۲۳۶	قال ابن ماجہ:	الحدیث صحیح
تفتیح المشراف	جلد ۷	صفحہ ۲۳۶	قال ابن ماجہ:	رقم الحدیث (۱۱۴۵)
			قال البانی:	صحیح
			تفتیح المشراف	رقم الحدیث (۹۷۶۰)

ترجمة الحديث:

حضرت عثمان بن حنیف - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ ایک ضریر البصر آدمی حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا عرض کی (یا رسول اللہ!) میرے لیے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت عطا فرمائے۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو تمہارے لئے مؤخر کردوں وہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر تم چاہو تو تمہارے لئے دعا کروں۔ اس آدمی نے عرض کی میرے لئے دعا کر دیجئے۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اسے حکم دیا کہ وہ اچھے طریقے سے وضو کرے اور دو رکعت صلاۃ ادا کرے اور ان کلمات سے دعا مانگے:

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۸۹)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۶
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۶۹
قال الالبانی:	صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۶۶۸)	جلد ۲	صفحہ ۵۶۵
قال الہیثمی:	حدیث صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۸۳۱۱)	جلد ۹	صفحہ ۳۰
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۴۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۷۶۸
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ
إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ فَتَقْضِ لِي. اللَّهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ وَ
شَفِّعْنِي فِيهِ.

اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے
نبی، نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے وسیلہ سے یا محمد! (اے سراپا حمد
و خوبی!) میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی بارگاہ میں متوجہ ہوا ہوں اپنی اس حاجت میں کہ
اسے میرے لئے پورا کر دیا جائے۔

اے اللہ! حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔
سبحان اللہ! حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی کتنی عمدہ تعلیم ہے آنے والا تو آیا
اور آپ سے دعا کی درخواست کر رہا ہے لیکن حضور سید العالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے
اسے ایک دعا کی تعلیم دی جس دعا کے مانگنے سے اس کی تکلیف رفع ہوگئی اور اس کا نابینا پن جاتا
رہا اور اس دعا کی برکت سے وہ دوبارہ بینا ہو گیا۔

الفاظ دعا ملاحظہ ہوں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ

اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے
نبی، نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے وسیلہ سے۔
یہاں حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - خود وسیلہ کی تعلیم دے رہے ہیں اور اس تعلیم کے
پردے میں اپنی امت پر واضح فرما رہے ہیں کہ

جیسے میری ذات کے بغیر تمہارا ایمان نہیں اسی طرح میرا وسیلہ بارگاہ خداوندی میں پیش کرو تا کہ تم پر کرم در کرم ہو جائے۔

یاد رہے حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا دین ابدی و سرمدی ہے۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تعلیمات رہتی دنیا تک کیلئے ہیں۔ یہ دین دینِ حق ہمہ گیر اور عالم گیر ہے اس کی تعلیمات کو صرف اپنے خود ساختہ نظریات کیلئے محدود و مقید کر دینا کسی طور پر روا نہیں اور کسی بڑے سے بڑے عالم کو بھی اس بات کی اجازت نہیں کہ نبوی تعلیمات کو خیر القرون تک محدود کر سکے۔

اہل اسلام خیر القرون سے لیکر اب تک دعا میں بارگاہ خداوندی میں حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی ذاتِ اقدس کا وسیلہ دیتے رہے ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک دیتے رہیں گے بلکہ قیامت کے میدان میں وسیلہ مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کام آئے گا۔

آئیے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی تعلیم کے مطابق اپنی اپنی دعاؤں میں
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ .

اے اللہ! میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی، نبی رحمت حضرت محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے وسیلہ سے۔

اضافہ کیجئے انشاء اللہ جیسے اس نابینا پر کرم ہوا تھا آپ پر بھی کرم ہوگا۔

وما ذالك على الله بعزیز .

دعايہ کلمات کا تکرار

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ أَللَّهُمَّ ادْخِلْهُ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ أَللَّهُمَّ اجِرْهُ مِنَ النَّارِ.

مشكاة المصابيح	رقم الحديث (٢٢٤٨)	جلد ٢	صفحو ٦٥
سنن ابن ماجه (١)	رقم الحديث (٢٣٢٠)	جلد ٣	صفحو ٥٨٥
قال محمود محمد محمود:	الحديث صحيح		
سنن ابن ماجه (٢)	رقم الحديث (٢٣٢٠)	جلد ٥	صفحو ٤٠١
قال المحقق:	اسناده صحيح		
صحيح سنن ابن ماجه	رقم الحديث (٣٥١٨)	جلد ٣	صفحو ٣١١
قال الالباني:	صحيح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٥٨١)	جلد ٣	صفحو ٢٥٤
صحيح سنن الترمذی	رقم الحديث (٢٥٤٢)	جلد ٣	صفحو ٢٣
قال الالباني:	صحيح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (٢٢٢٣)	جلد ١	صفحو ٩٩
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٥٣٢٢)	جلد ٣	صفحو ٣٢٨
قال المحقق:	حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۶۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۵
قال الالبانی: لغيره		
صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۰۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۸
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۲۱۰۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۷۷
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ حسن		
سنن النسائی رقم الحدیث (۵۵۳۱)	جلد ۸	صفحہ ۲۹۲
صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۵۵۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۸۰
قال الالبانی: صحیح		
المستدرک (للحاکم)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۵
قال الحاکم: هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه		
المنہج بذي المستدرک	جلد ۱	صفحہ ۵۳۳
قال الذهبي: صحیح		
مشكاة المصابيح رقم الحدیث (۲۳۷۸)	جلد ۲	صفحہ ۷۲۳
مصابيح السنة رقم الحدیث (۱۷۸۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۶
مسند ابی یعلیٰ (الموصلی) / رقم الحدیث (۳۶۸۲)	جلد ۶	صفحہ ۳۵۶
قال حسين سليم اسد: اسنادہ صحیح		

جو آدمی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگے تو جنت کہتی ہے اے اللہ سے جنت میں داخل کر دے اور جو آدمی اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ آگ سے بچنے کی دعا مانگے تو آگ کہتی ہے یا اللہ! اسے آگ سے بچالے۔

-☆-

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے اس ارشاد گرامی سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ جو دعا تکرار سے مانگی جائے اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتا ہے۔ جنت کا سوال ہو اور اس سوال کو تین مرتبہ دہرایا گیا ہو تو قبولیت دعا کا انداز ملاحظہ ہو کہ خود جنت پکارا ٹھتی ہے اے خالق و مالک اس دعا مانگنے والے کو جنت میں داخل کر دے۔

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :
يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا وَأَنْ يَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا .

موارد الظمان	رقم الحدیث (۲۴۱۰)	صفحہ ۵۹۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۳)	صفحہ ۲۰۳ جلد ۹
قال شعیب الارنؤوط : اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۵۲۷۷)	صفحہ ۱۸۴ جلد ۹
قال حسین سلیم اسد : اسنادہ صحیح		
عمل یوم والیة (للنسائی) / رقم الحدیث (۴۵۷)		صفحہ ۳۳۱
المعجم الکبیر (للطبرانی) رقم الحدیث (۱۰۳۱۷)		صفحہ ۱۵۹ جلد ۱۰
مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۳۲۷)		صفحہ ۴۳

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو یہ بات بڑی اچھی لگتی تھی کہ دعائیں مرتبہ مانگی جائے استغفارتین مرتبہ کیا جائے۔

-☆-

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - بھی اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ دعائیہ کلمات کا تین مرتبہ تکرار کیا جائے ان کلمات کو تین مرتبہ دہرایا جائے۔ جو مرد مومن دعائیہ کلمات کو تین مرتبہ دہراتا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اس کی جانب لپک لپک کر آتی ہیں اور اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہیں۔ تین مرتبہ دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے محروم نہیں رہتا۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۷۴۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۵
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۷۷۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۵
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

تکرار میں یہ ضروری نہیں کہ وہی الفاظ دہرائے جائیں بلکہ الفاظ بدل کر بھی دعا مانگی جاسکتی ہے جیسے

صحیح مسلم میں حضرت علی - رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں یہ الفاظ مبارک ہیں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُدِ وَالتَّسْلِيمِ

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ

وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۷۱)	جلد ۶	صفحہ ۵۱
اسنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۲۳۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۸
اسنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۳۰۱۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۴
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۰۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۶
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد (عن ابی ہریرہ)	رقم الحدیث (۷۹۰۰)	جلد ۸	صفحہ ۲۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد (عن ابی ہریرہ)	رقم الحدیث (۱۰۶۱۶)	جلد ۹	صفحہ ۵۳۲
قال منزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

اگر اس دعا میں صرف اِغْفِرْ لِيْ مَا صَنَعْتُ یا اس جیسا کوئی لفظ ہوتا پھر بھی مفہوم واضح تھا بلکہ تکرار جو دعا کی قبولیت کیلئے اہم چیز ہے اسے بھی نہ چھوڑا اور الفاظ بھی بدل بدل کر استعمال کئے تاکہ امت کو یہ بات واضح ہو جائے کہ تکرار میں وہی الفاظ ضروری نہیں بلکہ الفاظ بدل بدل کر دعا مانگی جائے وہ بھی تکرار والی دعا کہلائے گی۔

-☆-

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۷۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۷۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنۃ (للبنی)	رقم الحدیث (۵۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۳
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		
اتحاف السادة المتقين		جلد ۳	صفحہ ۸۱
اتحاف السادة المتقين		جلد ۵	صفحہ ۷۷
اتحاف السادة المتقين		جلد ۵	صفحہ ۱۶۵

دعا میں ہاتھ اٹھانا

قَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بِيَاضَ إِبْطِيهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - کا بیان ہے
حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے دعا فرمائی تو اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے کہ
میں نے حضور کی بغل کی سفیدی دیکھی۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۸۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۰۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۳۹۸)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۰ (مفصلاً)
السنن الکبریٰ (عن انس)	رقم الحدیث (۶۳۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۷
السنن الکبریٰ (عن انس)	رقم الحدیث (۶۳۳۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۷
السنن الکبریٰ (عن انس)	رقم الحدیث (۶۳۳۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۸
شرح السنن للبخاری	رقم الحدیث (۱۳۹۸)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۱ (مفصلاً)
قال البغوی:	هذا حديث متفق على صحته		
دلائل النبوة للبيهقي		جلد ۵	صفحہ ۱۵۳
الهداية والنهاية (ابن كثير)		جلد ۴	صفحہ ۳۳۹

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے جیسے بھی مانگا جائے وہ قبول فرماتا ہے جس رنگ میں بھی دعا کی جائے وہ اسے شرف قبولیت سے نوازتا ہے لیکن بعض مواقع پر ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے۔ ہاتھوں کو اٹھا کر دعا مانگنا تضرع و زاری کو ظاہر کرتا ہے اور بات واضح ہے کہ تضرع سے مانگی گئی دعا قبول ہوتی ہے۔ ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ کی بارگاہ میں دعا مانگنا یہ بندے کے وصفِ بندگی کو مزید اجاگر کرتا ہے۔ جب ہاتھوں کو اٹھایا جاتا ہے تو اس کا مفہوم واضح ہے کہ اے خالق و مالک دیکھ صرف میری زبان ہی نہیں تیری بارگاہ میں سوال کر رہی بلکہ پورا جسم تیری بارگاہ میں ملتجی ہے یہ گرو یا نہ انداز اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو مزید متوجہ کر دیتا ہے اور بندے کی التجا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔

ہاتھ اٹھا کر اختتام پر چہرے پر پھیرنا

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطَهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمر - رضی اللہ عنہ - کا ارشاد گرامی ہے

حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جب دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتے تو چہرے پر
پھیرے بغیر نیچے نہ کرتے۔

-☆-

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۰
قال الترمذی:	هذا حديث (صحيح) غريب		
شرح السنة (للبنی)	رقم الحدیث (۱۳۰۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۴
الاذکار	رقم الحدیث (۱۰۳۸)		صفحہ ۶۱۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۵۳۱)	جلد ۸	صفحہ ۵۸

انسان جب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے تو اختتام دعا پر وہ ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرے گویا یہ اظہار ہے کہ اے خالق و مالک تو نے میرے ہاتھوں سے بنے اس کشتکول کو اپنی رحمت سے بھر دیا ہے اب میں اسے اپنے چہرے پر پھیر کر یہ اظہار کر رہا ہوں کہ کریم اللہ کے در سے مانگنے کے سبب میری عزت و توقیر میں مزید اضافہ ہوا ہے حالانکہ کسی سے مانگنے سے انسان کی توقیر میں کمی آتی ہے لیکن اللہ الکریم کے در سے مانگنے سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے چہرہ پر وقار ہوتا ہے اور بندگی میں مزید نکھار آتا ہے۔

معمولی چیز بھی اللہ سے مانگنی ہے

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
لِيَسْأَلَ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَهُ شَيْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ.

صفحہ	جلد	رقم الحدیث	محقق
۴۴	جلد ۵	رقم الحدیث (۱۷۲۱)	اتحاد السادة المتقين
۲۲۸	جلد ۱۰	رواه البزار ورجالہ رجال الصحیح	مجمع الزوائد قال البیهقی :
۱۳۸	جلد ۳	رقم الحدیث (۸۶۶)	صحیح ابن حبان قال المحقق :
۱۷۷	جلد ۳	رقم الحدیث (۸۹۵)	صحیح ابن حبان
۶۵	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۱۳۹)	کنز العمال
۶۵	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۱۴۰)	کنز العمال
۶۹۶	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۲۵۱)	مشكاة المصابيح فتح الباری
۳۸۲	جلد ۳	رقم الحدیث (۸۱۷)	تحت شرح الحدیث
۷۹۷	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۵)	کتاب الدعاء
۴۲۵	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۱۳۵)	جامع الاصول قال المحقق :
		عن الترمذی وهو كما قال	

ترجمة الحديث:

حضرت انس - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے ہر ایک کو اپنی حاجات کا سوال اللہ سے کرنا چاہئے یہاں تک کہ جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو اسی سے مانگنا چاہئے۔

-☆-

ایک مومن و کافر کی سوچ میں نمایاں فرق ہوا کرتا ہے مومن ہر چیز کے پردے میں جلوہ الہی کا مشاہدہ کرتا ہے اور ہر چیز کو اللہ کے حکم و مشیت سے دیکھتا ہے۔ مومن کے نزدیک کوئی بھی کام اللہ کے حکم کے بغیر نہیں ہوتا اس لیے وہ ہر چیز کی طلب میں وحدۃ لا شریک کی بارگاہ میں دست سوال دراز کرتا ہے۔

لیکن کافر - اللہ کا منکر - اس رمز سے آشنا نہیں وہ ہر چیز کو اپنی کوشش کا ثمر قرار دیتا ہے اس لیے بارگاہ ذوالجلال سے وہ مانگتا نہیں۔ لیکن ایمان کی لذت سے آشنا نعمت ایمان و ایقان سے مالا مال ایک موحد و مسلم ہر چیز میں حکم الہی دیکھتا ہے اس لیے وہ جب بھی کسی چیز کی خواہش کرتا ہے تو اللہ ذوالجلال سے دست بدعا ہو جاتا ہے اسے معلوم ہے تمام امور اللہ کے ہاتھوں

میں ہیں اور ہر کام اس کی مشیت و ارادہ پر موقوف ہیں اگر اللہ کی بارگاہ سے حکم ہو گیا تو یہ کام ہو جائے گا اگر ادھر سے حکم نہ ہو تو یہ کام ہرگز نہ ہوگا۔ اس لیے ایک مومن و مسلم اپنی تمام حاجات کا اللہ سے سوال کرتا ہے اور اپنی ضروریات کیلئے وحدہ لا شریک کی بارگاہ میں دست بدعا رہتا ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں تمام امور اللہ سے طلب کرنے کا حکم ہے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ اگر کوئی ضرورت پیش آ جائے اگر کوئی حاجت ہو تو صرف اللہ سے دعا کر دی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئے۔

اس نظریے کا اسلام اور نبوی تعلیمات علی صاحبہا اکمل الصلوات و افضل التسلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ اگر تسمہ ٹوٹ گیا تو کسی جوتے مرمت کرنے والے کے پاس نہیں جانا بلکہ صرف دعا کر دینی ہے اور دعا سے تسمہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ اگر بھوک لگی ہو بچے بھوکے ہوں تو صرف دعا کرنی ہے اور بس رزق کی تلاش میں نہیں نکلنا۔ اگر کپڑے کی ضرورت ہے تو صرف دعا کرنی ہے اور بازار سے کپڑا نہیں خریدنا اگر بیمار ہے تو صرف دعا کرنی ہے معالج کے پاس نہیں جانا اور نہ دوائی کھانی ہے۔ اگر مکان کی ضرورت ہے تو صرف اللہ سے عرض کر دینی ہے اور مکان نہ خریدنا ہے اور نہ بنانا ہے۔ الغرض اس نظریہ کا اسلام اور اسلامی تعلیمات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

بلکہ اہل ایمان کو اس حدیث پاک سے سمجھایا جا رہا ہے کہ اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو تک و دو کرنے سے پہلے اللہ سے دعا کرو اللہ تعالیٰ اسباب مہیا کرے گا تمہارا کام بن جائے

گا۔ اسباب سے قطع تعلق نہیں بلکہ اسباب کے پردے میں مسبب الاسباب پر نظر رکھنی ہے۔ اگر رزق کی ضرورت ہے تو کاروبار کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو دوکان کھولنے سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں التجا کرو اگر کیڑا خریدنا ہے تو بازار جانے سے پہلے اللہ سے دعا کر کے جاؤ۔ بلکہ اے اہل ایمان اس رمزِ توحید سے اس درجہ آشنا ہو جاؤ کہ اگر تمہارے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تمہاری جیب میں پیسے بھی ہوں اور سامنے جوتے ٹھیک کرنے والا بھی ہو تو جوتے کو درست کرانے سے پہلے اللہ ذوالجلال والا کرام سے دعا کرو کبھی بھی اپنی دولت پر ناز نہ کرنا اور نہ کسی پر مکمل بھروسہ کرنا اہل ایمان کا بھروسہ صرف اور صرف ذاتِ وحدہ لا شریک پر ہوتا ہے اور ان کا توکل علی اللہ ان کے ہر جگہ کام آتا ہے۔

آخر میں آمین

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلِكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلِكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلِ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۳۳)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۱
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۲۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۴
الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۳۲۷
سنن ابی داؤد (الفاظ مختلفہ) / رقم الحدیث (۱۵۳۳)		جلد ۱	صفحہ ۴۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۵۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۲۸۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۲
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۲۸۹۵)	جلد ۴	صفحہ ۴۰۰
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۳۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۳۳۰)	جلد ۱۸	صفحہ ۵۸۶
قال ترمذی احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

بندہ مسلم کی دعا اپنے بھائی کیلئے اس کی غیر موجودگی میں مقبول و منظور ہے۔ دعا مانگنے والے کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے جب بھی وہ اپنے غیر موجود بھائی کیلئے دعا مانگتا ہے تو مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے آمین (اے اللہ اس کی دعا کو قبول فرما) اور دعا مانگنے والے سے کہتا ہے وَلَكَ بِمِثْلِ جَنَاتِ نُونٍ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ جَنَّاتُ عَدْنٍ فِيهَا أَعْنَابٌ وَفَيْحٌ وَيَجْرِي فِيهَا الْوَسْمَانُ وَالْحَلَبُ حَلَلًا وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا النَّخِيلُ الْمُنْجَى وَفِيهَا زَايْتُونَ حَرَامًا وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا قَدْحَانُ مَعِينٌ وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا رِيحٌ طَيِّبَةٌ لَا يَمَسُّ فِيهَا مِنْهَا غَائِبٌ أَبَدًا وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا كُنُوزٌ لَا يَحْسَبُهَا الْبَشَرُ سِوَى اللَّهِ وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا قَدْحَانُ مَعِينٌ وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا رِيحٌ طَيِّبَةٌ لَا يَمَسُّ فِيهَا مِنْهَا غَائِبٌ أَبَدًا وَمِنْ ثَمَرَاتِهَا كُنُوزٌ لَا يَحْسَبُهَا الْبَشَرُ سِوَى اللَّهِ

مصائب السنۃ	رقم الحدیث (۱۵۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۷
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۹۳۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۲۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۶۰۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۸
قال حمزة احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۶۲۵)		صفحہ ۲۱۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۶۲۵)		صفحہ ۲۳۵

اول و آخر درود پاک

دعاء کی ابتداء میں اور اس کے اختتام پر رسول عربی - صلی اللہ علیہ وسلم - کی ذات اقدس پر درود شریف پڑھنا چاہیے۔

اس سلسلہ میں علامہ ابن قیم تحریر کرتے ہیں کہ ابو سلیمان الدارانی کہتے ہیں:

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْأَلَ اللَّهَ حَاجَتَهُ فَلْيَبْدَأْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَيَسْأَلْ حَاجَتَهُ وَيَخْتِمُ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَقْبُولَةٌ وَاللَّهُ أَكْرَمُ أَنْ يَرُدَّ مَا بَيْنَهُمَا ۚ

جو آدمی اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتا چاہے اسے چاہیے کہ وہ نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - پر درود پاک سے ابتداء کرے اور پھر اپنی حاجت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کرے اور وہ اختتام بھی درود پاک سے کرے کیونکہ نبی کریم - صلی اللہ علیہ وسلم - پر درود پاک ہر حالت میں مقبول ہے تو اللہ کی شان سے یہ بعید ہے کہ درود پاک تو قبول کرے اور اس کے درمیان دعاء کو رد کر دے۔

(۱) جامع الفہام صفحہ ۲۱۷

گویا دعاء آسمانوں اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے۔ دعاء کا کوئی حصہ بھی آسمانوں کی طرف بلند نہیں ہوتا تا وقتیکہ ہم اپنے نبی - صلی اللہ علیہ وسلم - کی خدمت میں درود پاک کا نذرانہ پیش نہ کریں۔

درود پاک کے بغیر دعا سے قوت پرواز چھن جاتی ہے اسے حریم قدس میں بازیابی کی اجازت نہیں ملتی۔ اگر ہم اپنی دعائیں اپنی التجائیں اللہ کی بارگاہ میں پہنچانا چاہتے ہیں اور یہ تمنا رکھتے ہیں کہ یہ درخواستیں قبول ہوں تو ہمیں چاہیے کہ انہیں درود پاک کے لفافہ میں بند کر کے اللہ کی بارگاہ میں پیش کریں جو دعاء درود پاک کے غلاف میں لپیٹی ہو اللہ اس درود پاک کے صدقے اس دعاء کو رد نہیں فرماتا۔

ایک فرمان رسول - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ملاحظہ ہو

فَضَالَةٌ ابْنِ عُبَيْدٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:
إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلْيَبْدَأْ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالشَّانِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ
- صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - ثُمَّ لِيَدْعُ بِمَا شَاءَ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۹۶۰)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۰
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۸۸)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۱
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۷۷)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۳
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

جب تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرے تو دعائے نکتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کی ثنا سے ابتداء کرے پھر حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر درود شریف بھیجے پھر اس کے بعد جو

سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۱۳۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۲۱)	جلد ۱۷	صفحہ ۱۷۷
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
السنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۲۸۵۴)	جلد ۲	صفحہ ۲۱۱
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۷۹۱)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۰۷
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۷۹۳)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۰۸
المستدرک (للحاکم)		جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاه		
السنن بزیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۳۰
قال الذہبی:	علی شرط مسلم		
المستدرک (للحاکم)		جلد ۱	صفحہ ۲۶۸
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولا تصرف لداۃ علمہ ولم یخرجاه		
السنن بزیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۲۶۸
قال الذہبی:	علی شرطہا		
تفہیم الاشراف	رقم الحدیث (۹۲۰۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۴

چاہے دعائے مانگے۔

اس حدیث پاک میں حمد الہی اور درود شریف کے بغیر دعا سے منع کیا گیا ہے بلکہ دعا مانگتے وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر درود شریف پڑھ لیا تو پھر جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول و منظور ہوگی۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أَصَلِّي وَالنَّبِيَّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرَ مَعَهُ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالشَّاءِ عَلَى اللَّهِ ، ثُمَّ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - سَلْ تُعْطَهُ سَلْ تُعْطَهُ

جلد ۱	صفحہ ۲۱۶	رقم الحدیث (۲۵۲)	جلاء الافہام
		حسن صحیح	قال المحقق:
جلد ۱	صفحہ ۱۰۴	رقم الحدیث (۵۹۳)	سنن الترمذی
		حدیث عبد اللہ حدیث حسن صحیح	قال الترمذی:
جلد ۱	صفحہ ۳۲۶	رقم الحدیث (۵۹۳)	صحیح سنن الترمذی
		حسن صحیح	قال الالبانی:
جلد ۵	صفحہ ۲۰۴	رقم الحدیث (۱۴۰۱)	شرح السنۃ
		سندہ حسن	قال المحقق:
جلد ۱	صفحہ ۲۹۳	رقم الحدیث (۹۳۱)	مشکاۃ المصابیح
جلد ۱	صفحہ ۳۵۴	رقم الحدیث (۶۶۳)	مصابیح السنۃ
جلد ۴	صفحہ ۱۹۲	رقم الحدیث (۴۲۵۵)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں

میں صلاۃ ادا کر رہا تھا حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے ساتھ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر - رضی اللہ عنہما - بھی تھے جب میں صلاۃ ادا کر کے دعائے مانگنے کیلئے بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیاں کی پھر حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر درود شریف پڑھا پھر اپنے لئے دعائے مانگنی تو حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا، مانگو جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۵۵۵۱)	جلد ۹	صفحہ ۴۶۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۵۵۵۳)	جلد ۹	صفحہ ۴۶۹
قال البیہقی:	رواہ البز اروا سنادہ حسن		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۷۲
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۸۳۲۲)	جلد ۹	صفحہ ۷۰
السنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۲۱۲۹)	جلد ۱	صفحہ ۶۶۳
حلیۃ الاولیاء		جلد ۱	صفحہ ۱۲۳
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۷۹۲)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۰۷
المعجم الکبیر (للطبرانی)	رقم الحدیث (۷۹۳)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۰۸
سنن النسائی		جلد ۳	صفحہ ۴۳
مجمع سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
قال البہانی:	صحیح		

خوشحالی میں دعا کی کثرت

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا غُلَامُ! أَوْ يَا غُلِيمُ! أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ؟
فَقُلْتُ: بَلَى

فَقَالَ: أَحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظُكَ، أَحْفَظِ اللَّهَ تَجِدُهُ أَمَامَكَ، تَعْرِفِ إِلَيْهِ فِي الرِّخَاءِ يَعْرِفُكَ فِي الشَّدَةِ وَإِذَا سَأَلْتَ، فَاسْئَلِ اللَّهَ، وَإِذَا اسْتَعْنَتْ فَاسْتَعِينِ بِاللَّهِ قَدْ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ.

فَلَوْ أَنَّ الْخَلْقَ كُلَّهُمْ جَمِيعًا أَرَادُوا أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ وَإِنْ أَرَادُوا أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَكْتُبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقْدِرُوا عَلَيْهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ فِي الصَّبْرِ عَلَى مَا تَكْرَهُ خَيْرًا كَثِيرًا وَأَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكُرْبِ وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا.

تحفة الاشراف	رقم الحديث (۵۴۱۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۸۲
سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۵۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۱
قال الترمذی:	حديث حسن صحيح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (۲۵۱۶)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۰
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس - رضی اللہ عنہ - کا بیان ہے
 میں حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے پیچھے سوری پر بیٹھا ہوا تھا تو حضور - صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا اے بچے! یا اے پیارے بچے! کیا میں تمہیں چند کلمات کی
 تعلیم نہ دوں کہ جن سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع عطا فرمائے گا۔ میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ
 ! ضرور تعلیم دیجئے۔ حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے فرمایا تم اللہ کی حفاظت کرو اللہ تعالیٰ تمہاری
 حفاظت کرے گا۔ تم اللہ تعالیٰ کی حفاظت کرو تو اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ تم خوشحالی میں اللہ کی
 معرفت رکھو، اللہ تعالیٰ شدت و سختی میں تمہاری معرفت رکھے گا۔ جب تم کسی چیز کا سوال کرو تو اللہ

مشکاة المصابیح	رقم الحدیث (۵۳۰۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۵۹
مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۲۰۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۶۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۵
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم		جلد ۳	صفحہ ۵۴۱
المنیخیس بذیل المستدرک		جلد ۳	صفحہ ۵۴۱
حلیۃ الاولیاء		جلد ۱	صفحہ ۳۱۲
تفسیر القرطبی		جلد ۶	صفحہ ۳۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۸۰۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

تعالیٰ سے سوال کرو اور جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو جو کچھ ہونا ہے اس کو لکھ کر قلم خشک ہو چکا ہے۔

اگر تمام مخلوق یہ ارادہ کرے کہ تجھے اس چیز سے نفع دیں گے وہ چیز اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نہیں لکھی تو تمام مخلوق وہ ایک چیز تجھے دینے پر قادر نہیں ہوگی۔ اگر وہ کسی ایسی چیز سے تجھے ضرر پہنچانا چاہے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے نہیں لکھی تو وہ ضرر پہنچانے پر قادر نہیں ہونگے۔

جان لو غیر پسندیدہ چیزوں پر صبر میں بہت زیادہ بھلائی ہے۔ بیشک مدد و نصرت صبر کے ساتھ ہے اور گرفت سے آزادی کرب کے ساتھ ہے اور تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔
اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے دین کے اہم امور کی وضاحت فرمائی اس لیے اہل اسلام کو خصوصاً اس حدیث پاک کو قلوب پر نقش کرنا چاہیے۔

اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظُكَ

اِحْفَظِ اللّٰهَ - اللہ کی حفاظت کرو یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی حفاظت کرو اس کے اوامر پر کار بند رہو اسکی نواہی سے اجتناب برتو اور اس کے دین و شریعت کی حفاظت کرو۔
يَحْفَظُكَ - اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا یعنی لوجہ اللہ جب تم اس کے اوامر بجالاؤ گے وہ اسکا اجر و ثواب تمہیں عطا فرمائے گا جب اس کے نواہی سے مجتنب رہو گے تو تمہارے لیے اپنے غضب کے دروازے بند کر دے گا اور اپنی رضا و خوشی کا پروانہ عطا فرمائے گا۔ جب تم صلاۃ پر محافظت کرو گے تو وہ جنت کو تمہارے مقدر میں کر دے گا۔



قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
مَنْ حَافِظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ.

ترجمة الحديث:

حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

جو ان صلوات (نمازوں) پر محافظت کرے گا تو اس کیلئے اللہ کے ہاں عہد ہے وہ اسے
جنت داخل کرے گا۔

صفحہ ۲۲۱	جلد ۸	رقم الحدیث (۱۰۹۳۰)	تحفة الاشراف
صفحہ ۱۷۰	جلد ۱	رقم الحدیث (۴۲۹)	سنن ابی داؤد
صفحہ ۱۲۶	جلد ۱	رقم الحدیث (۴۲۹)	صحیح سنن ابی داؤد
		حسن	قال الالبانی:
صفحہ ۲۳۲	جلد ۲		حلیۃ الاولیاء
صفحہ ۲۰۵	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۹)	مجمع الزوائد
صفحہ ۳۱۶	جلد ۱	رقم الحدیث (۵۳۳)	الترغیب والترہیب
		حسن	قال المحقق:
صفحہ ۲۷۱	جلد ۱	رقم الحدیث (۳۶۹)	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۳۶۹)
		حسن	قال الالبانی:

اِحْفَظِ اللّٰهَ - اللہ کی حفاظت کرو۔ یعنی جس خوش نصیب کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ و طہارت کی دولت عطا فرمائی ہے وہ اس کی حفاظت کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ نفس کے بہکاوے میں آ کر اس نعمت کو زائل کر دے۔ اللہ تعالیٰ جسے اپنی یاد کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس کے قلب و قالب سے ذکر الہی کے سوتے پھوٹتے ہیں اسے چاہیے کہ وہ اس نعمت کی حفاظت کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ ازلی دشمن شیطان اپنے شکنجے میں لیکر اسے اس نعمت عظمیٰ سے محروم کر دے۔ جس سعید روح کو اللہ تعالیٰ نے قرب و وصال کی نعمت سے مالا مال کیا ہے اس کی آنکھیں جلوہ الہی کے خمار سے مست ہیں اسے چاہیے کہ اس انعام کی حفاظت کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی کے دام میں پھنس کر غرور و تکبر میں مبتلا ہو کر اس سعادت کو ضائع کر دے۔

يَحْفَظُكَ - یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو آدمی صرف اور صرف اس کی رضا کی خاطر کوئی نیک کام کرتا ہے اور اپنے اس کام میں نفس و شیطان کو دخل اندازی کی اجازت نہیں دیتا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ کرم پر لیا ہے کہ وہ ایسے آدمی کو اجر و ثواب کی وہ بہاریں عطا فرمائے گا کہ اس فانی دنیا میں اس کا تصور بھی ناممکن ہے۔

اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ .

اللہ کی حفاظت کرو اس کے اوامر پر کار بند رہو اور اس کے نواہی کے نزدیک نہ جاؤ پانچوں وقت اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤ اس کے ذکر و فکر سے اپنے باطن کو اجلا و مصفیٰ کر لو تو تم اس ذات وحدہ لا شریک کو اپنے سامنے پاؤ گے۔

اس کا ایک مفہوم تو واضح ہے کہ تم جہاں بھی جاؤ گے اللہ ذوالجلال و الاکرام اس اطاعت و فرمانبرداری کے طفیل تمہیں دل کی آنکھ عطا فرمائے گا پھر جدھر بھی نگاہ اٹھاؤ گے جلوہ الہی سے

شاد کام ہو گے۔

دوسرا مفہوم یہ بھی ہے کہ جب تم احکامات الہیہ پر عمل پیرا ہو گے پھر اس دوران اگر شیطان وسوسہ اندازی کرنے لگے یا کسی دشمن کی طرف سے کوئی خطرہ محسوس ہو تو پریشان نہیں ہونا تَجِدْهُ تَجَاهَكَ سَا مَنَ اللّٰهِ ذُو الْجَلَالِ كَا جَلُوْهُ پاؤ گے تو جس کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تجلیات ہوں وہ دونوں جہاں میں سرفراز ہوا کرتا ہے۔

ایک مومن کامل کسی بھی حالت میں اللہ کی حفاظت سے غافل نہیں ہو سکتا وہ ہر حال میں اللہ کی حفاظت کا متمنی اور سوا لی رہتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَدْعُ هُوَ لِأَيِّ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي - اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِي وَأَمِنْ رُوعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي .

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۵۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
عمل اليوم واليلة	رقم الحدیث (۵۶۶)		صفحہ ۳۷۹
موارد الظمان	رقم الحدیث (۲۳۵۶)		صفحہ ۵۸۵
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۶۶۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۷

۲۰۰ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۹۳۵)	المستدرک للحاکم
		هذا حدیث صحیح الاسناد	قال الحاکم:
۲۳۱ صفحہ		رقم الحدیث (۹۶۱)	صحیح ابن حبان
		اسنادہ حسن	قال شعیب الانووط:
۷۳۹ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	سنن ابی داؤد
۲۳۸ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	صحیح سنن ابی داؤد
		صحیح	قال الالبانی:
۳۲۲ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۳۸۷۱)	سنن ابن ماجہ (۱)
		الحدیث صحیح	قال محمود محمد محمود:
۳۸۵ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۳۸۷۱)	سنن ابن ماجہ (۲)
		اسنادہ صحیح	قال المحقق:
۲۶۴ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۱۳۵)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
۳۲۳ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۳۲۹۶)	المعجم الکبیر
۲۳۹ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۹۳۲۷)	مصنف ابن ابی شیبہ
۲۳۳ صفحہ		رقم الحدیث (۲۹۸)	الادب المفرد
۴۱۱ صفحہ		رقم الحدیث (۱۴۰۰)	الادب المفرد
۴۶۵ صفحہ		رقم الحدیث (۱۴۰۰)	صحیح الادب المفرد
		صحیح	قال الالبانی:
۲۸۲ صفحہ	جلد ۸		سنن النسائی
۴۸۲ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۵۵۳۵)	صحیح سنن النسائی
		صحیح	قال الالبانی:

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر - رضی اللہ عنہما - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - صبح و شام ان کلمات سے دعا مانگنا ترک نہ کیا کرتے تھے:

اے اللہ میں تجھ سے عافیت کا سوالی ہوں دنیا و آخرت میں۔ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں عفو کا، عافیت کا اپنے دین اپنی دنیا اپنے اہل خانہ اور اپنے مال میں اے اللہ! میری ستر پوشی فرما اور میرے خوف کو امن میں تبدیل کر دے اور میری حفاظت فرما میرے سامنے سے میرے پیچھے سے، میرے دائیں سے، میرے بائیں سے اور میرے اوپر سے اور میں تیری عظمت کی پناہ و حفاظت میں آتا ہوں کہ مجھے میرے نیچے سے ہلاک کر دیا جائے۔

-☆-

علامہ ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں:

مَنْ حَفِظَ اللَّهَ فِي حَبَاهُ وَقُوَّتِهِ، حَفِظَهُ اللَّهُ فِي حَالِ كِبَرِهِ وَضَعْفِ قُوَّتِهِ
وَمَتَّعَهُ بِسَمْعِهِ وَبَصَرِهِ وَحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ وَعَقْلِهِ.

جو خوش نصیب اپنے بچپن میں اور اپنی قوت کے دور میں احکام الہیہ کی حفاظت کرتا ہے اس کی حدود کی نگہداشت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بڑھاپے میں اور اس کی قوت کے ضعف کے وقت اس کی حفاظت کرتا ہے اور اسے اس کی سمع و بصر، برائی سے پھرنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت اور اسکی عقل سے اسے لطف اندوز ہونے کی سعادت بخشتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جس کے بچپن کو اپنی عنایات کریمانہ سے شیطان کے اثرات سے محفوظ رکھے

(۱) جامع العلوم، الحکم ۲۳۸

اور اس کی قوت و طاقت کے زمانہ، زمانہ جوانی کو نفس و شیطان کی فریب کاریوں سے مامون و محفوظ فرمائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی پر یقین رکھنا چاہئے کہ رب تعالیٰ ارحم الراحمین اسکے بڑھاپے کو بھی شیطان کے اثرات بد سے محفوظ فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت و پناہ میں لے گا کہ شیطان اس کے نزدیک نہیں جاسکے گا۔ تو جس فرزند آدم کا بچپن اور اسکی جوانی شیطان کی فریب کاریوں سے محفوظ رہے اور اللہ تعالیٰ کی عنایات کریمانہ سے اس کا بڑھاپا بھی محفوظ رہے تو وہ یقیناً اپنے ایمان و ایقان کو بچانے میں کامیاب ہو گیا اور حقیقی کامیاب وہی ہے جو اس رزم گاہ حیات میں اپنے ایمان کی حفاظت کر جاتا ہے اور قبر میں اپنا ایمان بخیر و عافیت لے جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کی سمع و بصر کی حفاظت فرماتا ہے اس کے سننے کی قوت اور اسکے دیکھنے کی قوت سلامت رہتی ہے یعنی اسکی کان اور اسکی آنکھیں صحیح و سلامت رہتی ہیں اسکی برائی سے بچنے کی قوت اور نیکی کرنے کی طاقت سلامت رہتی ہے اور اسکی عقل میں کسی قسم کا نقص نہیں آتا۔

فَلَاكُ الْحَمْدُ يَا اللَّهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ فَلَاكُ الشُّكْرُ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

تَعْرِفُ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّخَارِ يَعْرِفُكَ فِي الشِّدَّةِ.

خوشحالی میں اللہ کی معرفت سے لبریز ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ تنگدستی میں اپنی معرفت خاصہ کا جام پلائے گا۔

معرفِ عبد کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ معرفتِ عامہ ۲۔ معرفتِ خاصہ

معرفتِ عامہ:

یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و ربوبیت کا اقرار کرنا ہے، رسولانِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام نے جو ذاتِ باری تعالیٰ کے بارے میں فرمایا اور وہ ہم تک تو اتر سے پہنچنا اس کی تصدیق کرنا ہے اور یہ معرفت جو ایمان سے عبارت ہے عامۃ المسلمین کو حاصل ہے۔

معرفتِ خاصہ:

یہ دل کا بالکل اللہ تعالیٰ کی طرف مائل ہونا ہے اور غیر حق سے کٹ کر اس کا ہو جانا ہے۔ اس ذاتِ وحدۃ لا شریک سے یوں انس و محبت ہونا کہ اس کے ذکر سے اطمینان نصیب ہو اس سے حیاء یوں غالب کہ گناہ کا تصور تک نہ رہے اور اس کا خوف یوں غالب ہو کہ اس کی بارگاہ میں حاضری کے خیال سے ہی رو نگھٹے کھڑے ہو جائیں۔

اللہ کی معرفت، اس کی بھی دو قسمیں ہیں

۱۔ معرفتِ عامہ ۲۔ معرفتِ خاصہ

معرفتِ عامہ:

اللہ تعالیٰ کے علم سے عبارت ہے کہ ذاتِ باری تعالیٰ ہر ادنیٰ و اعلیٰ کو جانتا ہے ہر ایک کے ظاہر و باطن سے باخبر ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ.

اور یقیناً ہم نے انسان کو پیدا فرمایا اور ہم اس کے نفس کے وساوس کو بھی جانتے ہیں۔

هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ إِذْ أَنْتُمْ أَجْنَةٌ لِي بُطُونَ أُمَّهَاتِكُمْ.

وہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے تمہیں جب اس نے تمہیں زمین سے پیدا فرمایا اور اس وقت بھی جب تم اپنی ماؤوں کے رحموں میں حالت جنین میں تھے۔

معرفت خاصہ:

یہ عبارت ہے اللہ تعالیٰ کا بندے سے محبت کرنا اسے اپنے قرب کی دولت سے سرفراز کرنا اور اسکی دعا کو قبول کرنا اسی معرفت خاصہ کی طرف اشارہ ہے۔

لَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّىٰ أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ : كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يَبْصُرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا فَلَنْ سَأَلَنِي لِأَعْطِيَنَّهُ وَلَنْ اسْتَعَاذَنِي لِأَعِيذَنَّهُ.

ترجمة الحديث:

میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سمع ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور میں اسکی بصر ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے دعا کرے تو میں اس کو ضرور جواب دیتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ میں آنا چاہے تو میں اس کو ضرور اپنی پناہ میں لیتا ہوں۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۵۰۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۳۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۸
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۲۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۴

یہ معرفت خاصہ ہے۔

بندہ نوافل کے ذریعے قرب حاصل کرتا جاتا ہے صحت و تندرستی کے دور میں بندگی کا کیف لیتا ہے خوشحالی و فارغ البالی میں دعا و مناجات سے بہرہ ور ہوتا ہے جب اس کی صحت نہ رہے اور خوشحالی کی بجائے تنگ دستی آجائے جوانی کی بجائے بڑھاپا آجائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اس کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتا ہے جب بھی وہ دست بدعا ہوتا ہے کریم اللہ اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے جب بھی وہ اس کی پناہ میں آنا چاہتا ہے رحیم اللہ ضرور اسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ :

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ فِي الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرِّخَاءِ.

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۱
المستدرک للحاکم	جلد ۱	صفحہ ۵۳۲
قال الحاکم:		
اللیخیس بذیل المستدرک	جلد ۱	صفحہ ۵۳۲
قال الذہبی:		
سنن الترمذی	جلد ۵	صفحہ ۲۳۸
قال الترمذی:		
صحیح سنن الترمذی	جلد ۳	صفحہ ۳۸۸
قال البانی:		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: جسے یہ بات خوش کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ شہداء و مصائب میں اس کی دعائیں قبول کرے تو اسے چاہئے کہ وہ خوشحالی میں کثرت سے دعائیں مانگے۔

خوشحالی و فارغ البالی میں جسے دعا کرنے کی عادت ہو، حالت تو نگری میں دعا کرنے کو ترک نہ کرے، جب ظاہراً کسی چیز کی ضرورت نہ ہو ہر چیز کی فراوانی ہو وہ اس وقت اللہ الکریم کی بارگاہ میں دست بدعا رہے تو ایسے آدمی پر جب مشکل وقت آتا ہے، جب تنگدستی اپنے ڈیرے جمانے لگتی ہے، جب مصائب و آلام کی تندہوائیں چلنا شروع ہوتی ہیں تو اس وقت وہ جب بارگاہ ذوالجلال میں دعا کے لیئے ہاتھ بلند کرتا ہے تو کریم اللہ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اس سے مصائب و آلام کے بادل چھٹ جاتے ہیں اور تنگدستی کی جگہ پھر تو نگری لے لیا کرتی ہے۔

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۳
قال المحقق:	حسن		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۶۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۶
قال الالبانی:	لغیرة		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۹۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۱۳

دعاء میں وسعت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ " وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ
 اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ - صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ لِلأَعْرَابِيِّ لَقَدْ حَجَرْتُ وَإِسْعَاءُ يُرِيدُ رَحْمَةَ اللَّهِ.
ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۱۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۰۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۳۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۸۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۴۱۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۵
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۲۶۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۹۸
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۲
قال الالبانی:	صحیح		

صلاة کی ادائیگی کیلئے قیام فرمایا تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے تو ایک اعرابی نے یوں دعا کی: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا .

اے اللہ مجھ پر رحم فرما اور حضرت محمد مصطفیٰ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ فرما۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اعرابی سے فرمایا: تو نے اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو محدود کر دیا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بے پایاں اور بے حساب ہیں آج تک کوئی ایسا پیمانہ ایجاد نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو ناپ سکے۔ اس رحیم اللہ کی رحمتیں انگنت اور لامتناہی ہیں اسی طرح وہ ذات اقدس جن کے سرانور پر اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کا تاج سجایا آپ کا دل انور بھی اپنے ہر امتی کیلئے عنایات کریمانہ سے لبریز ہے اور حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ہر لمحہ اور ہر گھڑی اپنی امت کیلئے خیر خواہ ہیں۔

حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے سامنے کوئی آدمی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو محدود کرنا چاہے اس جی و قیوم اللہ کی عنایات کی حد بندی کرنا چاہے تو یہ آپ کو کیسے گوارا ہو سکتا ہے وہ ذات اقدس و اطہر - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جو اپنے ہر امتی کیلئے رؤوف و رحیم ہے اگر کوئی آپ ہی کی امت کو اللہ کی رحمتوں سے دور کرنا چاہے تو یہ آپ کو کیسے برداشت ہو سکتا ہے۔

درج بالا حدیث پاک میں بھی ایسے ہی ایک آدمی نے اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمتوں کو محدود کرنا چاہا اور اللہ کی کرم نوازیوں سے حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے امتیوں کو محروم کرنا

چاہا تو حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے اسے اس پر واضح فرما دیا کہ اے دعا مانگنے والے تو نے اللہ کی رحمتوں کو محدود کرنا چاہا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کو کوئی محدود نہیں کر سکتا۔

آج ہمیں بھی چاہیے کہ جب ہم دعا مانگیں تو اپنی دعاؤں میں تمام اہل اسلام کو شامل کریں۔ حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی تمام امت کی بھلائی اور خیر کی دعائیں مانگیں۔ اس کا دوہرا فائدہ ہوگا ایک اللہ الکریم راضی ہوگا اور دوسرا حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کا دل انور خوش ہوگا تو جس سعید کیلئے حضور رحمۃ للعالمین۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ خوش ہو جائیں اور اللہ الکریم راضی ہو جائے اسے اور کیا چاہیے بلکہ اسے اپنے بخت پر ناز کرنا چاہیے۔

اے اللہ! اپنے حبیب۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی تمام امت پر رحم و کرم فرما۔

اے رب العالمین! تمام اہل اسلام کو مشکلات سے نجات عطا فرما اور انکی جھولیاں اپنے خزانوں سے بھر پور فرما اور انہیں وہ کچھ عطا فرما جو تیری شان کریمی و رحیمی کے لائق ہے۔

اے ارحم الراحمین! اپنا سحاب رحمت حضور۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی امت پر یوں برساکہ اس امت کا کوئی بھی فرد محروم نہ رہے بلکہ ہر ایک کو رحمتوں اور سعادتوں سے لبریز فرما اور انہیں دین و دنیا کے انعامات سے سرفراز فرما اس عالم ناپائیدار میں ایمان و وقار سے زندگی کی ساعتیں گزارنے کی توفیق عطا فرما اور عالم آخرت میں، باقی رہنے والے جہاں میں جنت الفردوس سے ہمکنار فرما اور اپنے دیدار کی لذت سے شاد کام فرما کر اپنی رضا کا پروانہ عطا فرما۔ آمین

يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِبَرَكَاتِكَ مِنَ اتَّخَذْتَهُ حَبِيبًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

جمعة المبارک کے دن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيُ يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۹۳۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۸
کتاب الدعاء	رقم الحدیث (۱۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۸۵۶
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
السنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۵۹۹۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۵۴
حلیۃ الاولیاء		جلد ۴	صفحہ ۲۶۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۱۳)	جلد ۹	صفحہ ۴۸۱
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۴۴۱)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۳۷
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۸۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۸۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۴۶۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۴۱
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۰۹۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۴
شرح صحیح مسلم (للقاضی عیاض)	رقم الحدیث (۸۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۸۵)	جلد ۹	صفحہ ۴۲۳

صفحہ ۸	جلد ۷	رقم الحدیث (۷۱۵)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۱۰۹	جلد ۱		الموطا لامام مالك
صفحہ ۵۵۲	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۰۳۶)	الترغیب والترہیب
		صحیح	قال المحقق:
صفحہ ۲۳۸	جلد ۱	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۷۰۰)	قال الالبانی:
صفحہ ۲۳	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۱۳۷)	سنن ابن ماجہ (۱)
		متفق علیہ	قال المحقق:
صفحہ ۳۲۷	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۱۳۷)	سنن ابن ماجہ (۲)
		اسنادہ صحیح	قال المحقق:
صفحہ ۳۲۷	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۱۳۷)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۱۱۵	جلد ۱		سنن النسائی
صفحہ ۲۶۱	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۳۰)	صحیح سنن النسائی
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۱۱۶	جلد ۱		سنن النسائی
صفحہ ۲۶۱	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۳۱)	صحیح سنن النسائی
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۲۳۲	جلد ۲	رقم الحدیث (۹۳۶)	المسند الحمیدی

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے جمعۃ المبارک کے دن کا ذکر فرمایا اور فرمایا:

اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ کوئی بھی عبد مسلم اسے پالے اس حال میں کہ وہ کھڑے صلاۃ ادا کر رہا ہو تو اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمادے گا اور ہاتھ کے اٹارہ سے واضح فرمایا کہ وہ گھڑی مختصر ہے۔

-☆-

جمعۃ المبارک سیدالایام ہے۔ یہ دن سراپا خیر و برکت ہے اسکی ہر ساعت برکات الہیہ سے معمور ہے۔ اسکا کوئی لمحہ عنایات ربانیہ سے خالی نہیں اس کے باوجود اس میں کچھ لمحات ایسے ہیں جن میں برکات الہیہ کا نزول جو بن پر ہوتا ہے۔ اللہ الکریم کے لطف و کرم کی برسات ہوتی ہے سحاب جو خوب برستا ہے۔

لیلۃ الجمعہ - جمعۃ المبارک کی رات میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ لیلۃ الجمعہ کی اس مبارک ساعت کا تعین نہیں ہے۔

اس میں بھی یہ حکمت ہو سکتی ہے کہ اللہ الکریم کا عبد کسی بھی لمحہ غافل نہ ہو بلکہ رات کے ہر لمحہ کو ذکر و فکر تسبیح و تقدیس اور مناجات و دعا میں بسر کرے۔ اہل ایمان پر لازم ہے کہ ہر رات صلاۃ العشاء باجماعت ادا کریں اور صلاۃ الفجر بھی باجماعت ادا کریں لیکن جمعۃ المبارک کی رات خصوصی خیال رکھیں تاکہ اس مبارک رات کی عشاء کی صلاۃ اور فجر کی صلاۃ ادا کرنے والے

کو اللہ ذوالجلال والا کرام ساری رات عبادت کا ثواب عطا فرمائے گا تو اس رات میں وہ قبولیت دعا کی گھڑی بھی آجائے گی جب قبولیت دعا کی گھڑی عبادت میں شمار ہوگی تو اللہ الکریم اس کی دعا کو ضرور شرف قبولیت بخشے گا۔

یوم الجمعة: جمعۃ المبارک کے دن ایک ساعت ایسی ہے جس میں جو دعائیں مانگی جائیں وہ قبول ہوتی ہے۔ علماء اسلام کے اس ساعت کے بارے میں (۳۷) اقوال ملتے ہیں اکثریت نے یہ ساعت صلاة العصر کے بعد بیان کی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

علماء کرام کے یہ متعدد اقوال اس بات کی طرف لے جاتے ہیں کہ اہل ایمان کو جمعۃ المبارک کی کوئی بھی ساعت ضائع نہیں کرنی چاہیے بلکہ تمام دن یاد خدا میں گزارنا چاہیے اور زبان و قلب سے پورا دن اپنے ایمان کی سلامتی کی دعائیں مانگنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان پر لطف و کرم فرمائے اور ساعت جمعۃ المبارک نصیب فرمائے۔

نصف رات کو

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ :

تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ فَيُنَادِي مُنَادٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ، هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى. هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفَرِّجُ عَنْهُ فَلَا يَبْقَى مُسْلِمٌ يَدْعُو بِهِ بِدَعْوَةٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ إِلَّا زَانِيَةً تَسْقَى بِفَرْجِهَا أَوْ عَشَارًا.

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۱۰۷۳)	جلد ۳	صفحہ ۶۲
المعجم الاوسط	جلد ۲	صفحہ ۱۳۳
قال محمد حسین محمد حسن اسماعیل: اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد فبح الفوائد رقم الحدیث (۲۲۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۳
کنز العمال	جلد ۲	صفحہ ۱۰۵
الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۳۵۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۰
الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۱۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۶۱۷
قال المحقق: صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۶۱۰
قال الالبانی: صحیح		

ترجمہ الحدیث:

حضرت عثمان بن ابی العاص الثقفی - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے

ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اسے عطا کر دیا جائے؟

ہے کوئی دکھ و کرب میں مبتلا کہ اس کے دکھوں کا مداوا کر دیا جائے؟

تو اس گھڑی ہر مسلم جو بھی دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول و منظور فرماتا ہے سوائے زانیہ کے اور خلاف شرع مسلمان تاجروں سے ان کے مال کا دسواں حصہ لینے والا۔

-☆-

تُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ.

دن بھر کے تھکے ماندے لوگ رات کو سو جاتے ہیں۔ جیسے جیسے تاریکی گہری ہوتی جاتی ہے سکون چھاتا جاتا ہے۔ فسق و فجور میں مبتلا لوگ بھی تقریباً آدھی رات تک خواب کی دنیا میں چلے جاتے ہیں لوگ غفلت کی چادر تانے بے سدھ سو رہے ہوتے ہیں ادھر اللہ کی کرم نوازی کروٹ لیتی ہے اور نصف رات کو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ دروازہ کھل جائے تو آمد و رفت میں آسانی ہوتی ہے۔ سہولت سے دروازے کے راستہ آیا جایا جاسکتا ہے۔ آسمان کے دروازے کھلتے ہیں تو نیچے کی چیزیں اوپر جاتی ہیں اور اوپر کی چیزیں نیچے آتی ہیں یعنی مناجاتیں کلمات طیبات اعمال صالحہ سب ان دروازوں سے گزر کر حریم ذات تک پہنچتے ہیں۔

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ.

اسی ذات تک کلمات طیبات چڑھتے ہیں اور اعمال صالحہ بھی اس تک پہنچتے ہیں۔
ادھر اوپر سے اللہ کی رحمت، اسکی کرم نوازیاں، اسکی عنایات اس کی بے پایاں شفقتیں
سب نیچے آتی ہیں اس دروان جو بھی دعا مانگی جاتی ہے وہ شرف قبولیت سے مشرف ہوتی ہے۔

يُنَادِي مُنَادٍ:

ایک ندا دینے والا ندا دیتا ہے۔ اس ندا میں کتنا کیف ہے اس ندا پر قربان ہونے کو جی
چاہتا ہے۔ بندہ گناہ کی دلدل میں پھنسا اللہ کی نافرمانیوں میں مگن ہے اپنی آخرت تباہ و برباد
کرنے پر تلا ہوا ہے لیکن کریم اللہ کی کرم نوازیاں پھر بھی اسے اپنی آغوش میں لینا چاہتی ہیں اور
اسکی کرم نوازی ندا کا روپ دھار لیتی ہے اور جو بھی اس ندا پر لبیک کہتا ہے کامیابی و کامرانی اسکا
مقدر ٹھہرتی ہے۔

هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى:

آدھی رات کو شروع ہونے والی ندا بڑی پر کیف اور راحت بخش ہے۔ کیا کوئی دعا مانگنے
والا ہے کہ اس کی دعا قبول کر لی جائے۔ کیا کوئی سوالی ہے کہ اس کی جھولی بھر دی جائے۔
کاش مصائب میں گھرے اور پریشان حال مسلمین اس ندا پر توجہ دیں اور ان نوری
لمحات میں بستر سے اٹھ کر خالق و مالک سے لوگائیں اس کی بارگاہ میں اپنی پریشانیوں اور
مصیبتوں کا رونا روئیں وہ کریم اللہ ضرور کرم فرمائے گا اور اپنے وعدہ کے مطابق ان کی دعائیں
قبول فرمائے گا۔

گناہ و معصیت کی دلدل میں پھنسا انسان ان لمحات کی قدر کرے اس وقت اٹھ کر اپنے عصیاں کی معافی مانگے اور پشیمان ہو کر اس کریم اللہ کی بارگاہ میں ملتی ہو تو وہ اللہ ضرور کرم فرمائے گا اس کی لوح دل کو معصیتوں کے داغوں سے پاک کر دے گا۔ خلوص دل سے مانگی گئی دعا ان لمحات میں رد نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کی کرم نوازیوں کے طفیل ہم سب کو ان نور بھرے لمحات کی قدر کی توفیق عطا فرمائے۔

هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيَفْرَجُ عَنْهُ:

کیا کوئی کرب میں مبتلا ہے کہ اس کے کرب کو ختم کر دیا جائے۔ کرب انسان کو چین سے سونے نہیں دیتا یہ کرب انسان کے دل کو ٹھیس پہنچاتا رہتا ہے اس کا اطمینان، اس کا سکون غارت جاتا ہے۔ کبھی یہ کرب اپنی ذات کے حوالہ سے ہوتا ہے، کبھی کاروبار کے حوالہ سے اور کبھی دوست احباب کے رویے سے، کبھی بہن بھائیوں سے عدم تعاون سے اور کبھی اولاد کی بے راہ روی سے تو جو مسلم بھائی رات کی تاریکی میں آدھی رات کے بعد اللہ کی بارگاہ میں اپنی اس دلی تکلیف کے ازالہ کے لیے عرض کرتا ہے تو وہ رحیم و کریم اللہ جس کے دست قدرت میں کل عالم ہے ضرور اسے اس کے کرب ورنج سے نجات دے گا اس کی اس وقت مانگی گئی دعا رائیگاں نہیں جائے گی۔



عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ ؟ قَالَ : جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ وَدُبْرَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَاتِ .

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۱۰)	جلد ۵	صفحہ ۳۰۰
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۴۱
قال الالبانی:	حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۸۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۳
عمل یوم الیلة (للنسائی) / رقم الحدیث (۱۰۸)			صفحہ ۱۸۶
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۲۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۲۷۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبری (للبیہقی) / رقم الحدیث (۴۳۸۶)		جلد ۲	صفحہ ۶۳۸
سنن الکبری (للبیہقی) / رقم الحدیث (۴۶۶۱)		جلد ۳	صفحہ ۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۶۹۵۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۳۶
قال حمزہ احمد الزین:	اشادہ حسن		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو امامہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں عرض کی گئی کہ کونسی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ آپ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد مانگی جانے والی دعاء۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ:

يُنزَلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ؟ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأَعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۹۹
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۴۶۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۳
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۶۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۱۳۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۲
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۹
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
شرح السنن للبیہقی	رقم الحدیث (۹۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۶۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۰۴۱)	جلد ۲۵	صفحہ ۱۸۸ (کتاب التوہید)
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۹۷)	جلد ۵	صفحہ ۵
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۱۲۹)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: ہمارا رب تعالیٰ ہر رات جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے یعنی اس کی رحمت خاصہ نزول فرماتی ہے تو ارشاد فرماتا ہے کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کروں؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا سوالی ہو میں اس کی مغفرت فرمادوں؟

-☆-

اس حدیث پاک میں رات کے آخری تیسرے حصہ کا ذکر ہے۔ رات کا نصف برکات الہیہ سے معمور ہے لیکن رات کے آخری تیسرے حصہ میں اللہ کی عنایات کا جو بن نرالا ہوا کرتا ہے اور اس گھڑی بارگاہ ذوالجلال میں دست سوال دراز کرنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

تختہ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۶۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۹۸
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۱۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۰
قال الالبانی:	صحیح		
الموطا امام مالک		جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۳۲)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۸

یہ وہ مبارک لمحات ہیں جن میں اللہ والے سر بندگی جھکا کر سُبحَانَ رَبِّيَ
الْأَعْلَىٰ کا کیف لیا کرتے ہیں۔ استغفار سے اپنی زبانیں معطر کیا کرتے ہیں، دستِ سوال دراز
کر کے اپنی ارواح کو مزید قرب الہی کی دولت سے سرفراز کرتے ہیں۔ باری تعالیٰ کی بارگاہ میں
آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر کے اس کی رضا حاصل کرتے ہیں۔ یہ وہ مبارک لمحات ہیں جو خالق
و مالک کو بڑے پیارے ہیں ان لمحات کی قدر کرنے والا اللہ کی عنایات سے محروم نہیں رہا کرتا۔

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی - رضی اللہ عنہ - کے وصال کے بعد کسی سے ملے تو اس
نے سوال کیا حضور! قبر کے احوال سنائیے اور سنائیے کیسی بتی؟

آپ نے ارشاد فرمایا ہم جو دنیا میں بڑے بڑے القابات سے مشہور تھے ان القابات
نے کوئی فائدہ نہ دیا ہاں سحری کے وقت جو چند رکعات پڑھتا تھا ان کے ذریعے سرمدی انعامات
سے نوازا گیا۔

صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں رات کے ٹلٹھ اول کا تذکرہ ہے ملاحظہ ہو:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُمَهِّلُ حَتَّىٰ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ نَزَلَ إِلَى
السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ : هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ؟ هَلْ مِنْ تَائِبٍ هَلْ مِنْ دَاعٍ حَتَّىٰ يَنْفَجِرَ
الْفَجْرُ.

ترجمہ:

اللہ عزوجل امہال فرماتا ہے یہاں تک کہ جب رات کا ٹلٹھ اول چلا جاتا ہے تو
آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے تو ارشاد فرماتا ہے ہے کوئی استغفار کرنے والا؟ ہے کوئی توبہ کرنے
والا؟ ہے کوئی دعا مانگنے والا یہ سلسلہ طلوع فجر تک جاری رہتا ہے۔

ان تینوں احادیث مبارکہ میں تطبیق یوں دی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کا سلسلہ رات کے ثلث اول (پہلے تہائی حصہ) کے گزرنے کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے۔ جب رات کا نصف ہوتا ہے تو اس کے لطف و کرم کی بارش میں تیزی آ جاتی ہے عنایات الہیہ کا جو بن نرالا ہو جاتا ہے لیکن جب رات کا آخری تیسرا حصہ ہوتا ہے تو کرم الہی کی بارش میں مزید تیزی آ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عنایات کا نزول پوری آب و تاب سے ہوتا ہے۔ رحمان و رحیم اللہ کا لطف و کرم انسانی عقل و فکر سے زیادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

اے ہمارے رحیم و کریم پروردگار! رات کے ان لمحات میں ہمیں اپنی عبادت کا ذوق و شوق عطا فرما۔

اے عزت و جلال والے اللہ! رات کی ان مبارک گھڑیوں میں ہمیں مناجات کا کیف عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! سحری کے استغفار کی، مناجات کی سب کو سعادت نصیب فرما۔ یہ سب کچھ تیرے ہی لطف و کرم سے ہے اور تیری عنایات کریمانہ کے بغیر کچھ بھی نہیں۔

حالتِ سجدہ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: سجدہ کی حالت میں بندہ اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے لہذا

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۸۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۶۵)	جلد ۹	صفحہ ۳۸۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۸۷۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
إرواء الغلیل	رقم الحدیث (۴۵۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۷
قال المحقق:	صحیح		
سنن الکبریٰ (للبیہقی)	رقم الحدیث (۲۶۸۶)	جلد ۲	صفحہ ۱۵۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۳۱۵)	جلد ۹	صفحہ ۲۱۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی		جلد ۲	صفحہ ۲۲۶

سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔

-☆-

اہل ایمان اللہ کی بارگاہ میں ہر حالت میں دعائیں مانگتے ہیں وہ جیسے بھی دعا مانگیں رحیم و کریم اللہ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے لیکن بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں بعض حالات ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں دعائیں مانگنے والا اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایات کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ ان میں ایک حالت سجدہ ہے۔

سجدہ کی حالت میں انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا کرتا ہے۔ پاؤں رکھنے کی جگہ پر جب سر رکھا جاتا ہے تو بندہ میں وصف عاجزی نمایاں ہوا کرتا ہے اور یہی وصف عاجزی انسانیت کی معراج ہے اور بندگی کا شرف ہے عاجزی و فروتنی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے قریب ہوا کرتا ہے تو جو بندہ مومن سرسجدہ میں رکھ دے وہ اللہ تعالیٰ کے قرب کی دولت سے سرفراز ہوتا ہے۔ اب اہل ایمان کو چاہئے کہ وہ جب دعائیں مانگیں تو کبھی سجدہ کی حالت میں بھی دعا مانگ لیا کریں کیونکہ حالت سجدہ میں جو مانگا جاتا ہے کریم اللہ اسے اس سے ضرور نوازتا ہے۔

یاد رہے! ہمارا ازلی دشمن شیطان جو بارگاہ خداوندی سے دھتکارا گیا وجہ واضح ہے کہ اس نے سجدہ سے انکار کر دیا تھا اور فرشتے مقرب بارگاہ ٹھہرے وجہ واضح ہے کہ انہوں نے سر جھکا کر سجدہ کر کے اپنے خالق مالک کو راضی کر لیا اور جو اللہ کو راضی کر لیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر کرم ہی کرم فرماتا ہے۔

ابلیس کو جتنا دکھ اہل ایمان کے سجدوں سے ہوتا ہے اتنا کسی اور چیز اور کسی اور عمل سے نہیں ہوتا وجہ یہ ہے کہ ابلیس کو علم ہے کہ میں ایک سجدہ نہ کرنے سے مستحق لعنت ہوا یہ آدم کا بیٹا

سجدہ پر سجدہ کر کے رحمت کا سزاوار ٹھہرتا ہے میں تو انکار سجدہ سے جہنم کا ایندھن بنا یہ آدم کا بیٹا
 سجدہ پر سجدہ کر کے جنت کی دائمی و سرمدی نعمتوں کا مستحق ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک - صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے صدقے ہم سب کو سر بندگی جھکانے کی سعادت ارزانی فرمائے اور سر سجدہ
 میں رکھ کر بارگاہِ خالق و مالک سے مانگنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اذان کے وقت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مَاتُرْدَانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النَّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضٌ بَعْضًا.

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۴۵۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۰۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۷۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۲
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۵
المستدرک علی الصحیحین		جلد ۱	صفحہ ۱۹۸
اللمنہج بذیل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۱۹۸
قال الالبانی:	وهو حدیث صحیح باستثناء دروایۃ وتحت المطر فانها ضعیفہ		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۳۲۷)		جلد ۲	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی:	صحیح		
الاذکار للنووی	رقم الحدیث (۱۵)		صفحہ ۲۹
قال المحقق:	قال الحافظ حدیث حسن صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں اذان کے وقت دعا اور جہاد کے وقت جب بعض بعض کو تہ تیغ کر رہے ہوتے ہیں۔

-☆-

اذان کا وقت اور جہاد کا وقت دونوں ہی باعثِ برکت ہیں سجدہ و بندگی کیلئے جب بلایا جا رہا ہو اللہ اکبر اللہ اکبر کی مسحور کن آواز آ رہی ہو اس کی کبریائی و عظمت کے عملی اظہار کی طرف

۲۶۱	صفحہ	جلد ۱	الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۴۰۶) قال المحقق: صحیح
۲۲۵	صفحہ	جلد ۱	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۶۶) قال الالبانی: لغيره
۱۱۳	صفحہ	جلد ۲	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۳۲۷) قال الالبانی: حسن
۵	صفحہ	جلد ۵	صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۱۷۲۰) قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح
۱۳۵	صفحہ	جلد ۶	المعجم الكبير (للطبرانی) / رقم الحدیث (۵۷۵۶)
۲۲۲	صفحہ	جلد ۱۰	مصنف (ابن ابی شیبہ) / رقم الحدیث (۹۲۹۱)

بلا یا جا رہا ہو اللہ الواحد کی الوہیت کی گواہی دی جا رہی ہو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی رسالت کی بر ملا گواہی دی جا رہی ہو صلاۃ و فلاح کی طرف بلا یا جا رہا ہو۔ اس پر وہ گار عالم کی کبرائی کے ڈنکے بج رہے ہوں اور اس کی الوہیت کا سر عام اقرار کیا جا رہا ہو ان نور بھرے اور رحمتوں سے لبریز وقت میں جو بھی مرد مومن اللہ ذوالجلال والا کرام کی بارگاہ میں دست بدعا ہوگا کریم اللہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ اپنی رحمتوں سے مالا مال کر دیا کرتا ہے دعا مانگنے والا اس برکت والے لمحات میں جو کچھ بھی مانگے سخیوں کا سخی اور داتاؤں کا داتا جلا جلالہ وہ کچھ عنایت فرما دیتا ہے۔

اذان کی آواز پر شیطان کی حالت دگرگوں ہوتی ہے اس کے حواس اس کے قابو میں نہیں رہتے اور وہ دم دبا کر بھاگ جاتا ہے جہاں تک اذان کی آواز آتی ہے شیطان ان حدود سے باہر نکل جاتا ہے۔ اب غور فرمائیے شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے اور ہر وقت انسان کو راہِ حق سے پھسلانا چاہتا ہے اور اپنے دام تزویر میں اولاد آدم کو گرفتار کرنا چاہتا ہے۔ اذان کے لمحات وہ لمحات ہیں جب ازلی دشمن بری حالت میں بھاگ جاتا ہے اس وقت دعا کیلئے اٹھا ہوا ہاتھ بلا روک ٹوک عنایات ربانیہ کو متوجہ کر لیتا ہے اور دعا مانگنے والے کے کاسہ گدائی کو بھر دیا جاتا ہے۔

زمین پیاسی ہوتی ہے خزاں کا موسم اپنے گہرے پنچے گاڑے ہریالی کو ختم کر چکا ہوتا ہے انسان تو انسان چرند پرند پانی کو ترستے ہیں اللہ الکریم کا کرم جوش میں آتا ہے اور بارانِ رحمت کا نزول شروع ہوتا ہے جہاں پڑ مردہ کلیوں میں حیات نو آ جاتی ہے اداس چہرے کھل اٹھتے ہیں پیاسی مخلوق کو سکون ملتا ہے اس رحمتوں و کرم نوازیوں سے بھر پور لمحات میں جو مرد مومن

اللہ الوہاب کی بارگاہ میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھاتا ہو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتا ہے اور اٹھے ہوئے ہاتھوں کو گوہر مراد سے بھر دیتا ہے۔ رب تعالیٰ مخلوق پر کرم کر رہا ہو اس کا جو دوستی جو بن پر ہو اور مخلوق کے چہرے رحمت الہیہ سے شاداب ہوں ان لمحات میں مانگنا یقیناً فیروز بختی ہے اور مانگنے والا محروم نہیں رہا کرتا۔

ظاہری بارش سے خشک سالی ختم ہو جاتی ہے قحط کا دورانیہ سمٹ جاتا ہے اسی طرح دعا سے کرم کی بارش شروع ہو جاتی ہے جس سے انسانیت کے بختِ خفتہ کو بیداری ملتی ہے اجڑے نصیب آباد ہوتے ہیں دل کی مردہ زمین زندگی کی بہاروں سے آشنا ہوتی ہے۔

اے خالق و مالک! ہمیں رحمتوں والے لمحات کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے رحیم و کریم اللہ! ہمیں اپنے در سے مانگنے کی سعادت عطا فرما۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں وہ فکر و سوچ عطا فرما جو تیری رحمتوں کے لمحات میں تجھے یاد کرنے کا کیف لے اور تیری بارگاہ بے کس پناہ میں آ کر سکوں و اطمینان سے لبریز ہو۔

اذان سننے کے بعد

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْإِذَانَ "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا" غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۸۶)	جلد ۴	صفحہ ۷۴
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۱۰)	جلد ۱	صفحہ ۱۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مصنف (ابن ابی شیبہ)	رقم الحدیث (۹۲۹۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۶
مسند ابی یعلیٰ (الموصلی)	رقم الحدیث (۷۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۷۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۹۳)	جلد ۴	صفحہ ۵۹۱
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		



سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۷۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۷۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۸
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۹۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۸۷۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۲
سنن النسائی	رقم الحدیث (۶۷۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۸
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۶۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۱۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴۲۱)		صفحہ ۲۲۰
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۷۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۱
قال الحاکم:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۸۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۵۲)		جلد ۱	صفحہ ۲۲۱
قال الالبانی:	صحیح		
مصانع السنۃ	رقم الحدیث (۴۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۷۳
کتابۃ المصانع	رقم الحدیث (۶۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹

ترجمة الحديث:

حضرت سعد بن ابی وقاص - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: مؤذن کی اذان سن کر جو یہ دعائیں مانگے اس کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

”أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
- رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا“

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور حضرت محمد - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - اللہ کے عبد اور اسکے رسول ہیں۔ میں اللہ کو رب مان کر حضرت محمد - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کو رسول مان کر اور اسلام کو دین مان کر راضی ہوا۔

اذان اور اقامت کے درمیان

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ :

الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ لَا يُرَدُّ فَادْعُوا.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۶۹۶)	جلد ۴	صفحہ ۵۹۳
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح (بالفاظ مختلفه)		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۴۲۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۲
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۲۱۳۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۸۵
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ حسن (بالفاظ مختلفه)		
الترغيب والترهيب	رقم الحدیث (۴۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۱
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغيب والترهيب / رقم الحدیث (۲۶۵)		جلد ۱	صفحہ ۲۲۵
قال الالبانی:	صحیح لغيره		
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۵
عمل اليوم واليلة (للنسائي) / رقم الحدیث (۶۷)			صفحہ ۱۶۷
عمل اليوم واليلة (للنسائي) / رقم الحدیث (۶۸)			صفحہ ۱۶۸

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا: اذان و اقامت کے درمیان مانگی گئی دعا رد نہیں کی جاتی اس وقت دعا مانگا کرو۔ اذان اور اقامت کے دوران بڑا برکت والا وقت ہے اذان سے لوگوں کو بندگی کیلئے بلایا گیا ہے اور اقامت صلاۃ کا قیام ہو رہا ہے۔ اس دوران بندگانِ خدا اللہ ذوالجلال والاکرام کے حضور حاضر ہو رہے ہوتے ہیں اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے گی شرف قبولیت سے سرفراز ہوگی۔

عمل الیوم والیلة (للنسائی) / رقم الحدیث (۶۹)	صفحہ ۱۶۸	
سنن ابی داؤد	صفحہ ۱۹۹	جلد ۱
صحیح سنن ابی داؤد	صفحہ ۱۵۶	جلد ۱
قال الالبانی: صحیح		
سنن الترمذی	صفحہ ۲۵۳	جلد ۱
قال الترمذی: حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	صفحہ ۱۳۳	جلد ۱
قال الالبانی: صحیح		
مشکاۃ المصابیح	صفحہ ۲۱۲	جلد ۱
سنن الکبریٰ للبیہقی	صفحہ ۶۰۴	جلد ۱
مصابیح السنۃ	صفحہ ۲۷۶	جلد ۱
مصنف (ابن ابی شیبہ) / رقم الحدیث (۹۲۹۳)	صفحہ ۲۲۵	جلد ۱۰
مصنف (ابن ابی شیبہ) / رقم الحدیث (۹۲۹۶)	صفحہ ۲۲۶	جلد ۱۰

ماءِ زمزم پیتے ہوئے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا يُشْرَبُ لَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ - رضی اللہ عنہ - فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - ارشاد فرما رہے تھے:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۰۶۲)	جلد ۳	صفحہ ۴۹۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۵۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۹
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۳۷۸۵)		صفحہ ۵۵۸
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۹۹۸۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۱
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۲۷۸۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۹
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۱۱۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۰
قال الالبانی:	صحیح		

زمزم کا پانی پیتے جو دعا مانگی جائے وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔

-☆-

حضرت ابراہیم - علیہ الصلوٰۃ والسلام - اپنی اہلیہ اور اپنے دودھ پیتے بچے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ وادی میں بحکم الہی چھوڑ گئے تو جاتی مرتبہ عرض کر کے رَبِّ اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ۔
اے میرے رب میں نے اپنی ذریت کو تیرے حکم سے وادی غیر ذی زرع میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس ٹھہرا دیا ہے۔

اس وادی مبارک میں پانی کا نام و نشان تک نہ تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا اضطراب اور انکی دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعائیں رنگ لائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس وادی میں پانی کا چشمہ جاری کر دیا۔ اس چشمہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اسے ایک اللہ تعالیٰ کی مقبول بندی سے نسبت ہے۔

اللہ کی مقبول بندی سے نسبت والے پانی کو پیتے ہوئے جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ کو ان نسبتوں کا بڑا پاس ہے یہ پانی فقط ایک مقبول بارگاہ الہی سے منسوب ہے اس پانی میں شفا رکھ دی گئی جو نیت اور مقصد رکھ کر پانی پیا جائے اللہ اس نیت و مقصد کو پورا فرماتا ہے۔

یہ تو ایک عورت سے منسوب پانی ہے تو جس جگہ تمام انسانیت کے سردار کل بنی آدم کے پیشوا انبیاء و رسل کے امام حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - جلوہ افروز ہوں وہ پاکیزہ و طاہر شہر جس

کے نام کی مٹھاس آج بھی کشت ایمان کو تازہ کرتی ہے جس کی ہوائیں جس کی فضا میں اہل ایمان کے ایمان کی غذا و روح ہیں اس شہر مبارک کے پانی کا عالم کیا ہوگا۔

اگر کوئی مرد مومن نیت صالح سے اس شہر مبارک کا پانی نوش کرے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے اپنی کرم نوازیوں سے مالا مال کرے گا۔

اے مدینہ! تیری بہاروں کو سلام
اے شہر نبی! تیری عظمتوں پر قربان

تیرے پانی میں کس درجہ مٹھاس ہے تیرا پانی کس درجہ خیرات و برکات سے لبریز ہے
با ایمان اس مبارک پانی کو پیتے ہوئے جو بھی دعا مانگی جائے گی اللہ الکریم کے کرم سے امید ہے
وہ دعا شرف قبولیت کو پہنچے گی

بلکہ اس دعا کے طفیل باقی دعائیں بھی قبولیت کی خلعت زیبا سے آراستہ ہوں گی۔

حضور ضیاء الامہ - رحمۃ اللہ علیہ - مدینہ منورہ حاضر ہیں کسی ارادت مند نے ایک متبرک
پانی پیش کر دیا تو آپ کی آنکھیں بھیگ گئیں اور فرمایا:

مجھے شہر مدینہ میں کوئی اور پانی پلاؤ گے؟

میں تو شہر نبی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کا پانی پینے کیلئے آیا ہوں۔

لیلة النصف من شعبان

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَيَطَّلِعُ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ خَلْقِهِ
إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو موسیٰ اشعری - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۷۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۳۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۴
قال الالبانی:	حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۰۰۶)	جلد ۶	صفحہ ۴۲۰
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۱۳۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۱۵۶۳)	جلد ۴	صفحہ ۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۴۲)	جلد ۶	صفحہ ۱۹۸
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
حلیة الاولیاء		جلد ۵	صفحہ ۱۹۱

اللہ تعالیٰ نصف شعبان (پندرہ شعبان) کی رات کو مطلع ہوتا ہے تو تمام مخلوق کی مغفرت فرمادیتا ہے سوائے مشرک اور مشاحن کے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے اس امت محمدیہ عَلٰی صَاحِبِهَا أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَأَكْمَلُ التَّحِيَّةِ کیلئے بعض بڑی ہی بابرکت راتیں پیدا فرمائی ہیں۔ ان خیرات و برکات سے لبریز ایک رات نصف شعبان کی رات ہے جسے ہمارے ہاں شب برات کہتے ہیں۔ اس مقدس رات میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو نظر کرم سے دیکھتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ مغفرت و بخشش کیلئے اپنی مخلوق کو دیکھ رہا ہو تو اہل ایمان کو چاہئے کہ وہ ان لمحات کو غفلت کی نذر نہ کریں بلکہ وہ ہمہ تن متوجہ ہو کر خالق و مالک کی بندگی کا کیف لیں اس کے حضور طویل سجدے کریں کہ یہ سجدے اللہ تعالیٰ کو بڑے محبوب ہیں اور سجدہ کرتے وقت مسلم اللہ تعالیٰ کے مزید قریب ہو جاتا ہے۔

اس مبارک رات کو اللہ کے حضور دستِ سوال دراز کرنا چاہئے۔ جب رحیم و کریم نظر رحمت سے دیکھ رہا ہو اور اس کی طرف سے عام مغفرت کی نوید مل رہی ہو تو ان لمحات میں اس سے مانگنا ازلی سعید ہونے کی نشانی ہے جو اس کے در سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے تو ایسی مبارک راتوں کو رحیم و کریم کو ناراض نہیں کرنا چاہئے۔

اس مبارک رات کو اہل اسلام اجتماعی طور پر بارگاہ ذوالجلال میں سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اجتماعی طور پر اس سے دعائیں مانگتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے مجھے مجمع میں یاد کرو تو میں اس سے بہتر مجمع میں تمہیں یاد کروں گا۔ جب اہل اسلام ایک مجمع میں سرسجدہ میں رکھ کر اسے یاد کریں گے تو وہ اپنے وعدہ کے مطابق ان

اہل اسلام کو اس سے بہتر مجمع میں یاد فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کا اپنے کسی بندے کو بہتر مجمع میں یاد کر لینا اس کے سعید و نیک بخت ہونے کی علامت ہے اور وہ یقیناً ازلی وابدی انعامات کا مستحق ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ درجنت کشادہ کر دیتا ہے۔

لیلۃ القدر میں

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ الرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ.

ترجمہ:

بے شک ہم نے اس قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں نازل فرمایا اور آپ کیا جانیں کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ لیلۃ القدر ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ اس رات نازل ہوتے ہیں فرشتے اور روح الامین اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لیکر سر اپا سلامتی ہے اور یہ رات طلوع فجر تک ہے۔

-☆-

یہ خیر و برکت سے لبریز رات لیلۃ القدر ایک ہزار ماہ سے بہتر و افضل ہے یعنی ایک مومن اگر ایک ہزار ماہ عبادت و بندگی کرتا رہے اور دوسرا مومن اس ایک رات کو عبادت کرے تو اس رات عبادت کرنے والے کی عبادت اس سے بہتر و افضل ہوگی۔

یہ عظیم الشان رات خواب غفلت کے مزے لیکر نہیں گزارنی چاہئے بلکہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس رات کی صلاۃ العشاء اور صلاۃ الفجر باجماعت ادا کی جائے پھر اس کے بعد ساری رات عبادت و بندگی میں گزارنی چاہئے نوافل ادا کرتے ہوئے کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے

درود شریف پڑھتے ہوئے اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہوئے اور بارگاہ ذوالجلال والا کرام میں دعائیں مانگتے ہوئے یاد رہے اس رات مانگی گئی دعائیں تقدیر بدلنے کیلئے کافی ہیں۔

جو آدمی رات بھر دعا مانگتا رہا گویا وہ ہزار ماہ دعا مانگتا رہا تو اللہ الکریم اس رات دعا مانگنے والے کو محروم نہیں رکھتا بلکہ اپنی عنایات بے پایاں سے سرفراز فرماتا ہے اور اس کے دامن کو اپنی رحمت سے بھر دیتا ہے۔

اس رات اپنے لیے اپنے اہل خانہ کیلئے اپنے دوست احباب کیلئے دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس رات اپنے وطن عزیز کی سلامتی کیلئے دین حق کے غلبہ کیلئے اور اسلام کے عروج کیلئے دعائیں مانگنی چاہئیں۔

اللہ تعالیٰ ایسی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے اور دعا مانگنے والے کو اپنے در سے محروم نہیں رکھتا۔

وہ زبان رحیم و کریم کو بڑی پسند ہے جو اس کی جناب میں التجائیں کرتی ہے اور اپنی تمام مرادات کیلئے اس حی و قیوم کے در پر لو لگائے رکھتا ہے۔

افطاری کے وقت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ لَدَعْوَةَ مَا تَرُدُّ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص - رضی اللہ عنہما - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

روزہ دار افطاری کے وقت دعا مانگتا ہے ایسی دعا ہے جسے رو نہیں کیا جاتا۔

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۷۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۸
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۷۵۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۸
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۵۷۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۲
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۴۲)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۴۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۶
المسند الجامع	رقم الحدیث (۸۴۳۷)	جلد ۱۱	صفحہ ۹۷
إرواء الغلیل	رقم الحدیث (۹۲۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۱

اللہ الکریم اہل ایمان کی ہر دعا کو سنتا ہے۔ اہل ایمان کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے اس کی بارگاہ میں کوئی دستِ دعا دراز کرے وہ کریم اس کی دعا کو قبول نہ کرے یہ کیسے ہو سکتا ہے لیکن کچھ ایسے مواقع بھی ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ خود وعدہ فرماتا ہے کہ یہ دعا رد نہیں کی جاتی۔

روزہ دار اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوا کرتا ہے۔ اس نے کھانا پینا صرف اور صرف رضائے الہی کیلئے ترک کیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ ذیشان ہے:

الصَّوْمُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ.

روزہ میرے لیے ہے اور اسکی جزاء میں دوں گا۔

یہ اعزازات، یہ انعامات قیامت کے دن ملیں گے سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے روزہ دار کی افطاری کی گھڑی کو بڑا باعث برکت قرار دیا اس وقت جو بھی دعا مانگی جائے گی اس کا وعدہ ہے کہ وہ دعا رد نہیں کی جاتی بلکہ اس دعا کو شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔

اے اہل ایمان! آپ جب بھی روزہ رکھیں یہ روزہ فرض روزہ ہو یا نفلی روزہ اس کی افطاری کی سعادتوں سے لبریز گھڑیوں کو نہ بھولیں گے۔ ان پر بہارِ لمحات میں اللہ کے حضور دستِ دعا بلند کر دیجئے۔ انشاء اللہ العزیز مولیٰ تعالیٰ تمہاری ہر دعا کو اپنے وعدہ کے مطابق قبول فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوا کرتے ہیں۔

میدان جہاد میں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ: ثِنْتَانِ لَا تُرْدَانِ أَوْ قَلَّ مَا تُرْدَانِ الدَّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ
يَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۹۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۶۰۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۷۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۵۴۰)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۸
قال الالبانی:	صحیح		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۴۰۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۲
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۲۶۶)		جلد ۱	صفحہ ۲۲۵
قال الالبانی:	صحیح لغيره		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۳۲۷)		جلد ۲	صفحہ ۱۱۳
قال الالبانی:	حسن		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۵۸۰)		صفحہ ۴۴۵
قال الحاکم:	حدیث صحیح الاشارہ		

ترجمة الحديث:

حضرت سہل بن سعد - رضی اللہ عنہ - سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

دو وقت مانگی گئی دعا رد نہیں کی جاتی یا بہت کم رد کی جاتی ہے
اذان کے وقت دعاء اور جہاد کے وقت دعاء جب بعض بعض کو قطع کر رہے ہوں۔

-☆-

بعض اوقات میں کچھ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ استجاب دعا کے وقت ہوتے ہیں۔
اذان کے وقت اللہ کی رحمتوں اور اسکی بندگی کی طرف بلایا جا رہا ہوتا ہے اگر کوئی اس وقت اپنے ہاتھ اٹھا کر اللہ ذوالجلال سے دعا مانگے تو رب العالمین اس کے ہاتھوں کو خالی نہیں لوٹاتا بلکہ اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔

جب اعلیٰ کلمۃ اللہ کی خاطر جنگ جاری ہو اہل اسلام اپنی جانوں کے نذرانے بارگاہ الہی میں بصد محبت و عقیدت پیش کر رہے ہوں اس وقت مانگی گئی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔
جہاد کے وقت جسے اللہ تعالیٰ یاد رہے اس کا واضح مفہوم ہے کہ وہ ظاہری نام و نمود کیلئے یا اپنے خاندان یا قبیلہ کی برتری کیلئے نہیں لڑ رہا بلکہ اللہ کے حکم کی تعمیل میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھے دشمن سے ٹکڑا رہا ہے۔ ایسا شخص یقیناً اللہ کی رحمتوں کا سزاوار ہے اور اسکے خصوصی انعامات کا مستحق ہے۔

جہاد کے وقت اکثر باقی دعائیں بھولی ہوتی ہیں اس وقت اسلام کے غلبہ و دین حق کی برتری کی دعا یاد رہتی ہے اور میدان جنگ میں کامیابی و کامرانی کی دعا مانگی جاتی ہے تو مفہوم

بالکل واضح ہوا۔

اے اہل ایمان یہ تمہارا قتال کرنا صرف ایک بہانہ ہے تمہیں عزت و سرفرازی سے نوازنے کا ذریعہ ہے جنگ میں کامیابی و کامرانی کثرتِ تعداد یا اسلحہ کی فراوانی پر نہیں یہ محض اللہ تعالیٰ کے امر سے اور اسی کا حکم ہے میدانِ جہاد میں دعا مانگو قبول ہوگی یعنی ادھر تم دشمن سے لڑ رہے ہو لیکن تمہارا دل اللہ کی جانب متوجہ ہیں اور اسی سے عرض کریں وہ یقیناً فتح و نصرت سے ہمکنار کرے گا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

یوم عرفہ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۹۶)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۹
قال الترمذی:	حسن غریب		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۸۷)		
قال الالبانی:	حسن		
اتحاف السادة المتقين		جلد ۴	صفحہ ۳۷۴
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۲۵۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۹۲
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۸۶۹۸)	جلد ۶	صفحہ ۳۱۲
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۵۳۶)		جلد ۴	صفحہ ۲۲۶
قال الالبانی:	حسن لغیرہ		
سلسلة الاحادیث الصحیحة / رقم الحدیث (۱۵۰۳)		جلد ۴	صفحہ ۶
مصباح السنة	رقم الحدیث (۱۸۷۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۳

ترجمة الحديث:

جناب عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ عمرو کے دادا۔ رضی اللہ عنہ۔ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے ارشاد فرمایا:
 بہتر دعاء یوم عرفہ کی دعا ہے اور بہتر دعا وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ السلام نے مانگی:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں (ہمارا الہ) وحدہ لا شریک ہے کل بادشاہی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں اسی کیلئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

-☆-

امام مسجد دعاما نکتے ہوئے اجتماعی دعاما نکتے

عَنْ ثُوبَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ : لَا يَجِلُّ لِأَمْرِيءٍ أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ أَمْرِيءٍ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ فَإِذَا نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَوْمٌ قَوْمًا فَيُخَصَّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ حَاقِنٌ .

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢٢٣١٢)	جلد ١٦	صفحہ ٣٠٠
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٥٤)	جلد ١	صفحہ ٣٤٣
قال الترمذی:	حديث ثوبان حديث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحديث (٣٥٤)	جلد ١	صفحہ ٢٠٨
قال الالبانی:	ضعيف: الا جملة (ولا يقوم إلى الصلاة وهو خفن)؛ فصحيحة		
صحیح الادب المفرد للبخاری / رقم الحديث (١٠٩٣)			صفحہ ٢٢١
قال الالبانی:	صحیح دون جملة الامامة		
مشكاة المصابيح	رقم الحديث (١٠٤٠) (نحوة)	جلد ١	صفحہ ٣١٣
مصابيح السنة	رقم الحديث (٤٤٢)	جلد ١	صفحہ ٣٩٦
سنن ابی داؤد	رقم الحديث (٩٠)	جلد ١	صفحہ ٤٠

ترجمة الحديث:

حضرت ثوبان - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:

کسی آدمی کیلئے حلال نہیں کہ وہ کسی کے گھر میں بغیر اجازت دیکھے جب اس نے گھر میں دیکھ لیا تو وہ گھر میں داخل ہو گیا اور وہ آدمی قوم کی امامت نہ کروائے جو دعاما نگتے ہوئے اس قوم کو چھوڑ کر صرف اپنے لیے دعاما نگے اور کوئی آدمی صلاۃ کی ادائیگی کیلئے کھڑا نہ ہو اس حال میں کہ وہ حاقن ہو۔

-☆-

یہ دین حق دین اسلام چادر اور چادر یواری کے تقدس کا بڑا خیال رکھتا ہے۔ اس دین اسلام کے والی حضور سید العالمین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے اپنے ماننے والوں کو بغیر اجازت کسی کے گھر جھانکنے سے منع فرمایا ہے۔ اگر کسی نے جھانک لیا تو اس نے صرف جھانکا نہیں بلکہ وہ گھر میں داخل بھی ہو گیا ہے اور کسی کے گھر بے اجازت داخل ہونا محمود و مستحسن نہیں۔ بلا اجازت داخل ہونے سے کئی قسم کی قباحتیں جنم لیتی ہیں اور آپ کی محبت میں گرہ پڑ جاتی ہے بالآخر یہ محبت نفرت میں بدل جاتی ہے بسا اوقات بلا اجازت کسی گھر میں داخل ہونا کسی جان کے ضیاع کا سبب بھی بنتا ہے۔ ان خدشات کے پیش نظر محمد عربی - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کے غلاموں کو کسی کے گھر بلا اجازت داخلہ سے روک دیا گیا ہے۔

جو آدمی قوم کی امامت کروانا ہو صلوات میں مصلی امامت پر جلوہ گر ہوتا ہو لوگ اس کی اقتداء میں عبادت و بندگی کا کیف لیتے ہوں تو ایسے آدمی کو دعاما نگتے وقت ان سب نمازیوں کا

خیال رکھنا چاہئے وہ اپنی دعاؤں میں ان سب کو شریک کرے یعنی جب وہ دعائے مانگنے لگے تو ایسے صیغوں سے دعائے مانگے جو اجتماعیت پر دلالت کرتے ہوں اور جس میں تمام مسلم بھائی شریک ہو جاتے ہوں اور ایسے صیغوں کے استعمال سے احتراز کرنا چاہئے جو صرف اس کی ذات تک محدود ہونے پر دلالت ہوں۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صلوات کے بعد اجتماعی دعا خیر القرون میں شائع و رائج تھی جو صحابہ کرام امامت کرواتے وہ دعائے مانگتے تھے اور سب کیلئے دعائے مانگتے شاید کسی امام نے نماز کے بعد صرف اپنے لیے دعائے مانگی ہو تو مخبر صادق - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ایسا کرنے سے منع فرمادیا اور آئمہ مساجد کو حکم دیا کہ وہ جب دعائے مانگنے لگیں تو سب کے لیے دعا مانگیں۔

جس آدمی کو پیشاب و پاخانہ کا زور ہو اسے چاہئے کہ وہ پہلے مرحاض جا کر فارغ ہو لے پھر صلاۃ ادا کرے ایسی صورت میں صلاۃ ادا کرنا خشوع و خضوع کے منافی ہے جو صلاۃ کی روح ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صلوات پر محافظت کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین
برکتہ سید الانبیاء والمرسلین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم -

صبح و شام کی مسنون دعائیں



اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيِي-

ترجمہ

اے میرے اللہ! تیرے ہی نام پر مجھے مرنا ہے اور تیرے ہی نام پر مجھے جینا ہے۔



وہ انسان بڑے بختوں والا ہے جس کی موت کی ابتداء اللہ کے نام سے ہو اور اس کی زندگی بھی پروردگار کے نام سے شروع ہو۔

جس کی زندگی کا آخری سانس لا الہ الا اللہ پر ختم ہو رہا ہو وہ یقیناً جنتی ہے اور جس نے اپنی قبر میں منکر نکیر کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے پہلا جملہ یہ ادا کیا ربی اللہ میرا رب اللہ ہے وہ بھی یقیناً نجات یافتہ ہے اور وہ شخص جو قیامت کے روز اٹھا اور اس کی زبان پر ذکر الہی

صحیح اذکار	صحیح ۱۱۸		
شعب الایمان للبیہقی	رقم الحدیث (۴۷۰۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۴
امتاع الاسماع		جلد ۸	صفحہ ۸۳
فتح الباری	رقم الحدیث (۷۳۹۴)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۶۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳۹۴)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۰۸

تھا وہ بھی اللہ کی رحمتوں کا مستحق ہے۔

سوتے وقت یہ کلمات اس لئے کہے گئے کہ نیند کو موت کی بہن کہتے ہیں گویا عرض کی جا رہی ہے اے پروردگار! میں اپنی نیند کی ابتداء تیرے نام سے کر رہا ہوں اور توفیق دے کہ اگر بیدار ہوں تو بیداری کی ابتداء بھی تیرے ہی ذکر سے کروں۔

یہ دعائیہ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں پہلو لیٹ کر اور اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر مانگا کرتے تھے۔



اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَ إِلَيْكَ النُّشُورُ -

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۰۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۶۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۶۹۵)	جلد ۹	صفحہ ۴۰۹
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۱۰)	جلد ۹	صفحہ ۵۵۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمہ:

اے ہمارے اللہ! تیرے ہی حکم سے ہماری شام ہوتی ہے اور تیرے ہی حکم سے ہماری صبح ہوتی ہے۔ تیرے ہی حکم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے ہم پر موت آئے گی اور تیری ہی طرف پھراٹھ کر حاضر ہونا ہے۔

زمین کو جب تاریکی اپنی لپیٹ میں لیتی ہے تو جرائم پیشہ افراد مختلف النوع جرائم کے لئے کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ تاریکی میں اکثر لوگ آرام کر جاتے ہیں اور کوئی دیکھنے والا بھی ان کے علم میں نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اس تاریکی میں دلیر بن کر بدیوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔ انسانی نفس انسان کو برائی کی تلقین کرتا ہے اگر اللہ کی تائید و نصرت شامل حال نہ ہو تو انسان گناہوں کے گرداب میں پھنس کر غرق ہو جائے۔



درج بالا دعاء میں اپنے عجز کا اعتراف کیا گیا ہے اور اللہ وحدہ لا شریک سے درخواست کی گئی ہے کہ ہمیں اپنی آغوش رحمت میں رکھنا اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی مے سے شاد کام رکھنا۔

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۵
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
شرح السنۃ للبخاری	رقم الحدیث (۱۳۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۲
قال البخاری:	هذا حدیث حسن		
عمل الیوم واللیلۃ للسنائی	رقم الحدیث (۵۶۳)		صفحہ ۳۷۸
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۳۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۳



أَمْسَيْنَا وَ أَسَى الْمَلِكِ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا . اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَانْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ .

صحیح الاذکار	صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۳	صفحة ۱۱۳
قال شعيب الارنؤوط:	قال الشيخ:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم	رجاله رجال الصحیح	رقم الحدیث (۱۶۹۹۶)	صفحة ۱۵۳
مجمع الزوائد	صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۶۰	
سنن الترمذی	سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۱	
قال الترمذی:	صحیح سنن الترمذی	هذا حدیث حسن صحیح	جلد ۳	صفحہ ۳۹۱	
قال الالبانی:	قال الالبانی:	صحیح	جلد ۳	صفحہ ۱۳۷	
عمل اليوم الیلة للنسائی	مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۴	
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح	رقم الحدیث (۴۱۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۴	

ترجمہ:

شام اس حالت میں ہوئی کہ ہم اور ساری کائنات اللہ کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ تمام خوبیاں اور کمالات بھی اللہ کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے۔ تمام حکمرانی اسی کے لئے ہے اور تمام حمد و ثناء کا سزاوار بھی وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ! مجھے اس رات کی خیر و برکت بھی عطا فرما دے جسے رات اپنے پردے میں لے لے اور اے میرے اللہ! میں اس رات کے شر سے تیری پناہ کا طلبگار ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے بھی پناہ کا طلبگار ہوں جو رات کی تاریکی میں روپوش ہو گئی ہے۔

اے میرے اللہ! مجھے اپنی پناہ اور حفاظت میں لے لے سستی و کاہلی سے جو تیری اطاعت و بندگی سے محروم کر دے جو تیری بندگی کا اہل نہ رہنے دے۔ بڑھاپے سے اور کبر سنی کے برے اثرات سے۔ دنیا کے فتنہ و فساد سے اور قبر کے عذاب سے۔

المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۲۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۱۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۳
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
تفہیم الاشراف	رقم الحدیث (۹۳۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۸۴
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۲۲۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۴۱



اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بَاحِدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ . لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ .

ترجمہ:

اے اللہ! جو بھی نعمت مجھے ملی یا تیری مخلوق میں سے کسی کو بھی کوئی انعام ملا وہ صرف تیری ذات وحدہ لا شریک کی طرف سے ہے۔ اے اللہ! ساری حمد و ثناء تیرے لئے ہے اور شکرو سپاس بھی تیرے لئے ہے۔

رسول عربی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:
جس آدمی نے بوقت صبح ان کلمات سے اپنی زبان کو معطر کیا اس نے دن کا شکر ادا کر لیا

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۲
عمل الیوم والیلة	رقم الحدیث (۳)		صفحہ ۱۳۲
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۸۹۷۶)	جلد ۶	صفحہ ۲۰۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۲۲۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۸۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۲
شرح النیة للبلغوی	رقم الحدیث (۱۳۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۵

اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اس نے رات کا شکر ادا کیا۔
 الہی ہم تیرا شکر نہ ادا کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں۔ الہی ابدالاً باد تک درودوں کی بارش ہو
 تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس نے ہمیں تیرے شکر کا طریقہ بتا دیا۔



اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . اللَّهُمَّ إِنِّي
 أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي . اللَّهُمَّ اسْتُرْ
 عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَدْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَ مِنْ خَلْفِي وَعَنْ
 يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَ مِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي -

صفحہ ۱۱۷

صحیح الازکار

صفحہ ۳۵۲

جلد ۴

رقم الحدیث (۵۰۷۴)

سنن ابی داؤد

صفحہ ۲۳۸

جلد ۳

رقم الحدیث (۵۰۷۴)

صحیح سنن ابی داؤد

صحیح

قال الالبانی:

صفحہ ۳۲۲

جلد ۴

رقم الحدیث (۳۸۷۱)

سنن ابن ماجہ

الحدیث صحیح

قال محمود محمد محمود:

صفحہ ۲۶۴

جلد ۳

رقم الحدیث (۳۱۳۵)

صحیح سنن ابن ماجہ

صحیح

قال الالبانی:

صفحہ ۲۹۴

جلد ۸

رقم الحدیث (۵۵۳۹)

سنن النسائی

صفحہ ۲۸۲

جلد ۳

رقم الحدیث (۵۵۴۴)

صحیح سنن النسائی

صحیح

قال الالبانی:

ترجمہ:

اے میرے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوالی ہوں۔
 اے میرے اللہ! میں اپنے دین و دنیا اور اپنے اہل و مال میں تیری ذات سے معافی اور
 عافیت کا سائل ہوں۔ اے میرے اللہ! وہ امور جو میرے لئے باعث شرمندگی ہوں انہیں تو اپنی
 رحمت کی چادر میں چھپالے اور میرے دل کی گھبراہٹ اور تشویشات کو امن نصیب فرما۔
 اے میرے اللہ! میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میرے دائیں بائیں سے اور
 میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ اے میرے اللہ! میں تیری عظمت و رفعت کی پناہ میں آنا
 چاہتا ہوں اس بات سے کہ کوئی میرے نیچے سے حملہ کر کے مجھے ختم کر دے۔

صفحہ ۳۲۷	جلد ۵	رقم الحدیث (۶۶۷۳)	تحفۃ الاشراف
صفحہ ۲۳۱	جلد ۳	رقم الحدیث (۹۶۱)	صحیح ابن حبان
		اسنادہ حسن	قال شعيب الارنوط:
صفحہ ۳۹۰	جلد ۴	رقم الحدیث (۴۷۸۵)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال احمد محمد شاكر:
صفحہ ۲۳۹	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۹۳۲۷)	المصنف ابن ابی شیبہ
صفحہ ۴۱۱		رقم الحدیث (۱۲۰۰)	الادب المفرد
صفحہ ۲۰۰	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۹۴۵)	المستدرک للحاکم
		هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یختر جاہ	قال الحاکم:
صفحہ ۳۷۹		رقم الحدیث (۵۶۶)	عمل الیوم والیلة
صفحہ ۳۳۳	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۱۳۲۹۶)	انجم اللایب للطلحانی

اللہ وحدہ لا شریک نے انسان کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا۔ خلافت و نیابت کا تاج مرصع اس کے سر کی زینت بنایا۔ اب اس خلیفۃ اللہ پر لازم ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک سے اپنا رشتہ و تعلق برقرار رکھے۔ یہ دعائیں اس تعلق کو برقرار رکھنے کے لئے مدد و معاون ہیں۔ درج بالا دعائیں کتنی ہمہ گیر ہے وہ انسان جسے دین و دنیا میں اہل و مال میں عفو عامہ نصیب ہو جائے اسے اور کیا چاہیے۔

الْعَافِيَةُ دِفَاعُ اللَّهِ عَنِ الْعَبْدِ وَ عَافَاهُ عَنِ الْمَكْرُوهِ.

اللہ تعالیٰ کا بندے سے ہلاک کرنے والی چیزوں کا دور کرنا اور اسے مکروہات سے بچانا عافیت کہلاتا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الْعَافِيَةُ، دَفْعُ جَمِيعِ الْمَكْرُوْهَاتِ فِي الْبَدَنِ وَالْبَاطِنِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

انسان کے ظاہر و باطن سے، دنیا و آخرت میں تمام مکروہات کا دور کرنا عافیت کہلاتا

ہے۔

اس بات پر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے کہ اس نے اٹھتے ہی اپنی یاد کی توفیق عطاء

فرمائی۔



لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے تمام فرمانروائی اور تمام
بادشاہت اسی کے لئے ہے اور تمام تعریفیں اسی ذات حق کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے اور تمام خوبیاں بھی اسی کیلئے ہیں اس کے علاوہ کوئی الہ نہیں اور
اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور برائی سے روگردانی اور نیکی کی ہمت اسی اللہ تعالیٰ کی توفیق پر
موقوف ہے۔



یہ کتنی خیرات و برکات سے بھرپور کلمات ہیں۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: وہ مبارک کلمہ ہے کہ اگر سو سالہ مشرک ایک مرتبہ اسے پڑھے تو اللہ
جل جلالہ سو سالہ شرک کے گناہوں اور غلاظتوں سے پاک کر دیتا ہے۔
سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ: ان دو کلمات کا اجر و ثواب اتنا ہے کہ اس سے قیامت
میں اعمال تو لے والے میزان بھر جائے گا۔

اللَّهُ أَكْبَرُ: مسلمان کا شعار ہے جس کے ذریعے وہ روزانہ سینکڑوں مرتبہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کا اعلان کرتا ہے۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ: کو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرش کا خزانہ فرمایا ہے۔

سو کراٹھتے وقت ان کلمات کا ورد یقیناً اسے اس طرح پاک کر دے گا جس طرح وہ پیدا ہونے والے دن پاک تھا۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کلمات کے بعد مغفرت و بخشش کی دعا مانگی جائے یا کوئی بھی دعا مانگی جائے قبول ہوگی اور اس کے بعد وضو کر کے نماز ادا کی جائے تو وہ نماز بھی یقیناً قبول ہوگی۔

صحیح البخاری کے راوی امام عبداللہ فربری فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ رات کو میری آنکھ کھلی تو میں نے فوراً اللہ تعالیٰ کے اذن سے ان کلمات طیبات کو زبان سے ادا کر دیا پھر آنکھ لگ گئی تو دیکھا کہ کوئی خواب میں آ کر میرے پاس اس آیت کی تلاوت کر رہا ہے:

وَهْدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهَذَا وَإِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ.

انہیں طیب و طاہر قول کی ہدایت نصیب کر دی گئی اور انہیں اللہ تعالیٰ کے صراطِ مستقیم کی بھی رہنمائی فرمادی گئی۔

شیطان انسان کا دشمن ہے اور اس کی ہر گھڑی یہ خواہش بلکہ کوشش ہوتی ہے کہ اولاد آدم کو صراطِ مستقیم سے پھسلا دیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ اس کیلئے بند کر دیا جائے۔ رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ازلی دشمن کے طریقہ واردات کو ان الفاظ میں

بیان فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ
عَلَى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۰۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۷۷۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۳۰۶)	جلد ۷	صفحہ ۱۳۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۳۰۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۸۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۵
قال المحقق:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۹۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۹۹
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۶۴۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۹
قال الالبانی:	صحیح		
اتحاف السادة المتقين		جلد ۵	صفحہ ۱۸۳
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۱۲۱۹)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۵
قال الالبانی:	متفق علیہ		
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۱۸۱)	جلد ۶	صفحہ ۶۹
صحیح الاذکار			صفحہ ۱۲۵

ترجمہ:

تم میں سے جب بھی کوئی سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی، گردن کی پشت پر تین

۴۳۰ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۸۶۹) المحقق متفق علیہ	مصباح السنہ قال الالبانی:
۱۴۲ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۳۲۹) الحدیث متفق علیہ	سنن ابن ماجہ (۱) قال المحقق:
۴۶۵ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۳۲۹) اسنادہ صحیح	سنن ابن ماجہ (۲) قال المحقق:
۳۹۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۳۶) صحیح	صحیح سنن ابن ماجہ قال الالبانی:
۲۹۳ صفحہ	جلد ۶	رقم الحدیث (۲۵۵۳) اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین	صحیح ابن حبان قال المحقق:
۱۶۶ صفحہ	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۶۷۷۸) اسنادہ صحیح	مسند ابی یعلیٰ الموصلی قال المحقق:
۱۴۵ صفحہ	جلد ۱		شرح مشکل الآثار
۷۰۵ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۳۶۴۳) رواۃ البخاری فی الصحیح	السنن الکبریٰ للبیہقی قال البيهقي:
۴۲۶ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۹۶۰)	مسند حمیدی
۲۰۳ صفحہ	جلد ۳		سنن النسائی
۵۲۳ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۶۰۶) صحیح	صحیح سنن النسائی قال الالبانی:

گانٹھیں مضبوطی سے لگا دیتا ہے اور ہر گانٹھ کی جگہ پر تھپکیاں دیتا ہے اور کہتا ہے رات لمبی ہے سویارہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو ایسے کلمات کی تعلیم ارشاد فرمائی جن کے پڑھ لینے سے وہ رات بھر شیطان کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے بلکہ وہ کلمات طیبات اس کیلئے ایک مضبوط قلعہ کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جس قلعہ کو عبور کرنا شیطان کے بس میں نہیں۔

ان کلمات طیبات میں درج بالا دعاء کا پہلا حصہ (وَهُوَ عَلِيٌّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) تک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو آدمی صبح ان کلمات طیبات کو زبان سے ادا کرے وہ شام تک، جو شام کو ادا کرے وہ صبح تک شیطان کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔

بعض خوش نصیب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکامات کی پیروی میں اس درجہ کمر بستہ ہوتے ہیں کہ شیطان کا ان تک گزر مشکل ہو جاتا ہے بلکہ وہ جس جگہ موجود ہوں وہ ساری جگہ شیطان کے اثرات بد سے محفوظ رہتی ہے۔

حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا سَلَكَتْ فَجًّا إِلَّا سَلَكَ الشَّيْطَانُ فَجًّا غَيْرَكَ.

اے عمر! تو جس راستہ سے گزرتا ہے شیطان وہ راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ سے گزر جاتا ہے۔

ایک صاحب بصیرت نے دیکھا دو شیطان مسجد کے دروازے پر کھڑے ہیں ایک

دوسرے سے کہہ رہا ہیں مسجد کے اندر داخل ہو جاؤ اور نمازی کے دل میں وسوسہ ڈال کر اسے نماز سے برگشتہ کر دو۔ اس نے جواباً کہا:

نمازی کے قریب جو سویا ہوا آدمی ہے مجھے اس سے ڈر لگ رہا ہے کیونکہ اس کے جسم سے نکلنے والا سانس مجھے جلا کر ختم کر دے گا۔ وہ صاحب بصیرت مسجد کے اندر داخل ہوا تو دیکھا حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ لیٹے ہوئے ہیں۔ ہاں ہاں جو فرد بشر احکام خداوندی پر عمل پیرا ہو اور اس کی ہر سانس سے اللہ تعالیٰ کی صدا بلند ہوتی ہو تو شیطان اس کے نزدیک نہیں جاسکتا۔ شیطان ہر سونے والے پر گرہیں نہیں لگا سکتا بلکہ اسے ہی اپنی گرفت میں کرتا ہے جو یاد خدا سے غافل ہو اور انسان ہوتے ہوئے بھی انسانیت سے فرور ہو۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی ارشاد گرامی ہے:

فَإِنْ اسْتَيْقَظَ وَذَكَرَ اللَّهَ تَعَالَى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ“ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ“

فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا.

پھر اگر سونے والا بیدار ہو اور اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جائے گی اور اگر اس نے وضو کیا تو دوسری گرہ بھی کھل جائے گی اور اگر اس نے نماز ادا کی تو اس کی سب کی سب گرہیں کھل جائیں گی۔ جو آدمی اٹھ کر ان امور کو سرانجام نہ دے اسے خبیث النفس اور کسلان کہا گیا ہے۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم یاد عا مانگا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ لَا تَزِعْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا

وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ -

ترجمہ:

اے دلوں کو پھیرنے والے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھ۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد حق سے نہ پھیر اور ہمیں اپنے جنابِ خاص سے رحمت عطا فرما یقیناً تو ہی عطا فرمانے والا ہے۔



ترمذی میں اتنا اضافہ ہے کہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ اکثر یہی دعاء مانگتے ہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَذَاغَ -

مسند الام احمد	رقم الحدیث (۲۶۳۵۵)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۶۶
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
مسند الام احمد	رقم الحدیث (۲۶۳۹۹)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۳۷
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۰۸۸۸)	جلد ۷	صفحہ ۳۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۳۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۰۹
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۵۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۷
قال الالبانی:	صحیح		

اے ام سلمہ! ہر آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کی قدرت کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ وہ جس کا چاہتا ہے دل سیدھا رکھتا ہے اور جس کا چاہتا ہے دین سے پھیر دیتا ہے۔

اس دعاء کے آخر میں اللہ کے اسماء میں سے اسم ”الوہاب“ ذکر ہے۔

وہاب کی تشریح کرتے ہوئے محمد بن علان لکھتے ہیں:

الْوَهَّابُ صِيغَةٌ مُبَالَغَةٌ " اِذْهُوَ الْوَاهِبُ لِجَلَالِ النِّعَمِ وَدَقَائِقِهَا فَمَا فِي

الْكُونِ شَيْءٌ " جَلَّ أَوْقَلٌ إِلَّا وَهُوَ مِنْ فَضْلِهِ وَنِعْمَتِهِ۔

وہاب مبالغہ کا صیغہ ہے وہ اللہ بڑی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے اور چھوٹی بھی کائنات

میں کوئی چیز بڑی ہو یا چھوٹی سب اللہ تعالیٰ کے فضل و انعام سے ہے۔

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ:

مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ

دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

ترجمہ:

میں نے اللہ تعالیٰ کو رب مانا اور میں اس پر دل و جاں سے راضی ہوں اور میں نے

المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۰۱۶۴)	جلد ۶	صفحہ ۱۱۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۴۲۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۳۵
اتحاف السادة المتقين		جلد ۵	صفحہ ۱۹
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۷۲۶
قال الحاکم:	حدیث صحیح الاسناد		
قال الذہبی:	صحیح		

اسلام کو اپنا دین منتخب کیا اور میں اس پر بھی راضی ہوں اور میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر ایمان لایا اور میں اس پر دل و جاں سے راضی ہوں۔

یہ کتنی مختصر اور پیاری دعاء ہے۔

اللہ ہمارا رب ہے اس کی ربوبیت دائمی، ہمہ گیر اور عالمگیر ہے۔ ہم اسی کے سامنے تسلیم و رضا سے سر جھکاتے ہیں اس کی قدرت میں اس کی تخلیق میں اور اس کی ربوبیت میں کوئی نقص نہیں وہ ہر عیب سے منزہ ہے۔

اسلام ہمارا دین ہے یہ دین بھی زمان و مکان کی حدود پر حاوی ہے ہر رنگ و نسل، خطہ و ملک پر محیط ہے۔ اس کے نظام عبادات میں، اس کے نظام معاشیات میں، اس کے نظام سیاسیات اور نظام اخلاق میں کوئی کجی نہیں اس کا ہر نظام افراط و تفریط سے پاک ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کائناتی اور آفاقی ہے۔ فیضانِ نبوت سے ہر خاص و عام، اپنے بیگانے، جن و بشر، ملائکہ و مقربین سب مستفیض ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت میں، رسالت میں زہد و تقویٰ میں خلوص و للہیت میں، سیرت و کردار میں، حسن و جمال میں کوئی نقص نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس ذاتِ حق کو نظیف لطیف اور طیب و طاہر پیدا فرمایا۔ ہمارا ان ساری باتوں پر ایمان ہے یہ ایمان جبری نہیں بلکہ رضا و خوشی سے ہے اور ہزار سعادت و برکات کے ساتھ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی صبح و شام تین تین مرتبہ اس کلمہ کو زبان سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ نے یہ بات اپنے ذمہ لے لی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس بندے کو راضی اور خوش کر دے گا۔

یہ کتنی عظیم بشارت ہے کہ فقط ان کلمات سے اللہ تعالیٰ بندے کو راضی کرے گا اگر اب بھی ہم یہ نعمت حاصل نہ کر سکیں تو یہ ہماری حرماں نصیبی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ. وَإِذَا أُمْسَى قَالَ:

اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۴۰۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۶۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۳
قال محمود محمد محمود	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۶۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۸۲
قال المحقق:	اسنادہ حسن		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۶۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۶۹۵)	جلد ۹	صفحہ ۴۰۹
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۶۳)	جلد ۹	صفحہ ۵۵۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کیا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ.
اے ہمارے اللہ! تیرے ہی حکم سے ہماری شام ہوتی ہے اور تیرے حکم سے ہماری صبح ہوتی ہے تیرے ہی حکم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے ہم پر موت آئے گی اور تیری ہی طرف موت کے بعد پھر اٹھ کر حاضر ہونا ہے اور جب شام ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یوں عرض کیا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۵
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
شرح السنۃ للبخاری	رقم الحدیث (۱۳۲۵)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۲
قال البخاری:	هذا حدیث حسن		
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۵۶۳)		صفحہ ۳۷۸
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۴۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۲
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۱۹۹)		صفحہ ۳۰۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۱۹۹)		صفحہ ۳۶۵
قال الالبانی:	صحیح		
عمل الیوم واللیلۃ (ابن سنی)	رقم الحدیث (۳۵)		صفحہ ۲۰

اے اللہ! تیری ہی توفیق و اعانت سے ہم شام کرتے ہیں اور تیرے ہی کرم سے ہم زندہ ہیں اور تیرے ہی حکم سے موت سے ہمکنار ہوں گے اور موت کے بعد قیامت کو تیری ہی بارگاہ میں پھراٹھ کر حاضر ہوں گے۔

بِکَ أَصْبَحْنَا

سورج جب مشرق سے طلوع کرتا ہے تو ہر طرف اجالا ہو جاتا ہے لوگ اپنی اپنی خواب گاہوں سے نکل کر کاروبار زندگی میں لگن ہو جاتے ہیں ایک بندہ مومن جب اپنے بستر سے اٹھتا ہے تو اس کی زبان، قلب و قالب اللہ وحدہ لا شریک کا شکر ادا کرتی ہے اور وہ اعتراف کرتا ہے کہ اے خالق و مالک میرا اس بستر سے اٹھنا تیری توفیق و اعانت سے ہے تیری کرم نوازی سے میں اس دن کے اجالے سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ دن میں کاروبار کے معاملات میں اکثر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو فراموش کر دیا جاتا ہے تو ایک مسلم عرض کرتا ہے (بِکَ أَصْبَحْنَا) اے اللہ تیری توفیق و مدد سے ہم صبح کر رہے ہیں اور یہ نعمت توفیق ہم سے چھین نہ لینا تیری اسی مدد سے ہم تیرے اطاعت گزارگی۔

اے رحیم و کریم اللہ (بِکَ أَصْبَحْنَا) ہماری صبحیں تیرے کرم سے ہیں ہمیں عبادت و بندگی کی سعادت سے بہرور فرمائے رکھنا اور اپنے حضور سر بندگی جھکانے کی نعمت سے محروم نہ کرنا۔ اے اللہ! سب کچھ تیرے قبضہ و اختیار میں ہے۔ ہم تیرے بندے ہیں ہمیں بندگی میں ہی دن گزارنے کی سعادت بخشنا۔

بِکَ أَمْسَيْنَا

زمین کو جب تاریکی اپنی لپیٹ میں لیتی ہے تو جرائم پیشہ افراد مختلف انواع جرائم کیلئے

کمر بستہ ہو جاتے ہیں وہ اس لئے کہ تاریکی میں اکثر لوگ آرام کر جاتے ہیں اور کوئی دیکھنے والا بھی ان کے علم میں نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ اس تاریکی میں دلیر بن کر بدیوں کا ارتکاب کرتے ہیں انسانی نفس انسان کو برائی کی تلقین کرتا ہے اگر اللہ کی تائید و نصرت شامل حال نہ ہو تو انسان گناہوں کے گرداب میں پھنس کر غرق ہو جائے۔

درج بالا دعاء میں اپنے عجز کا اعتراف کیا گیا ہے اور اللہ وحدہ لا شریک سے درخواست کی گئی ہے کہ ہمیں اپنی آغوش رحمت میں رکھنا اور اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی مے سے شاد کام رکھنا۔

بِکَ نَحِيَا

اے اللہ! اے خالق و مالک ہماری زندگی و حیات تیرے قبضہ میں ہے ہمارے سانس تیرے حکم سے چل رہے ہیں اور ہماری رگوں میں حرکت تیرے اذن سے ہے ہم سرپا انکسار بن کر تیری جناب میں تیری حاکمیت کاملہ کا اقرار کرتے ہیں اور اپنی بندگی و عبدیت کا برملا اعلان کرتے ہیں۔

اے خالق و مالک! اب تیری بارگاہ میں التجا ہے کہ یہ زندگی یہ تیرا عطیہ ہم سب کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں بسر کرنے کی سعادت بخش دے جتنے سانس ہمارے مقدر میں ہیں اپنی یاد کی سعادتِ ارزانی فرما دے اس عالم آب و گل میں ہمیں ایمان کی بہاروں سے مزین فرمائے رکھنا اور زندگی کے آخری سانس تک اپنی کبریائی اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینے والوں میں رکھنا اور جب اس دنیا سے رخصت ہوں تو ہماری زبانوں اور ہمارے دلوں کی دھڑکنوں میں تیرا نام ہو اور ایمان و ایقان کی نعمتِ عظمیٰ کے ساتھ (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ) جاری ہو۔

بِكْ نَمُوْتُ

اے اللہ! اے ہمارے خالق و مالک ہم اعتراف کرتے ہیں کہ زندگی و موت تیرے ہاتھوں میں ہے۔ ہر ذی نفس کو ایک دن موت کی وادی میں جانا ہے تو یہ موت عدم محض نہیں بلکہ ایک دوسرے جہاں منتقل ہونا ہے تو اے ہمارے رب! جب تو ہمیں اس جہاں سے عالم برزخ لے جائے تو ایمان کی دولت سمیت لے جانا، ہماری قبروں کو جنت کے باغات بنا دینا اور اپنی رضا کا پروانہ نصیب کر دینا۔

إِلَيْكَ النُّشُورَ

اے ہمارے رب! ہمارا ایمان ہے کہ ایک دن ہم سب اپنی اپنی قبروں سے نکل کر تیری بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ یہ فانی جہاں فنا ہو جائے گا ہم سب باقی جہاں میں پہنچ جائیں گے اس یوم قیامت پر ہم ایمان کامل رکھتے ہیں۔

اب ہماری درخواست ہے، ہماری التجا ہے اور ہم عاجزوں کی تیری جناب میں دعا ہے کہ اس عالم فانی میں ہمارے ایمان کی حفاظت فرمانا اور ہمیں اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرمانا، صلوات مکتوبات (فرض نمازوں) کی پابندی کی سعادت بخشنا اور نوافل کی بھی توفیق دے دینا، دن و رات چوبیس گھنٹوں میں کسی بھی لمحہ غافل نہ کرنا سب کچھ تیرے اختیار میں ہے ہمیں اپنا بندہ بنائے رکھنا اور کسی بھی لمحہ نفس و شیطان کے حوالے نہ کرنا۔

اے کریم اللہ! ہم پورے ایمان سے کہتے (إِلَيْكَ النُّشُورَ) ہمیں عالم آخرت کے انعامات سے سرفراز فرما دینا۔



عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ - يَعْنِي : ابْنَ عَفَّانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ : مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّمَعَ اسْمُهُ شَيْئٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ . ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَمْ تُصِبْهُ فَجَاءَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَمْ تُصِبْهُ فَجَاءَةٌ بَلَاءٍ حَتَّى يُمَسِيَ .

صحیح الازکار			
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۹)	جلد ۵	صفحہ ۱۶۶
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۸۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۰
قال الالبانی:	حسن صحیح		
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۷
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۸۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۵۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		

ترجمہ:

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے جس نے شام کے وقت تین مرتبہ پڑھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّمَعَ اسْمِهِ شَيْئٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ .

(اس اللہ کے نام سے جس نام کی معیت ہو تو ارض و سماء کی کوئی چیز ضرر نہیں دے سکتی اور وہ اللہ سمیع و بصیر ہے)

اسے صبح تک اچانک آنے والی مصیبت نہیں آئے گی اور جس نے ان کلمات کو صبح کے وقت تین مرتبہ ادا کیا تو اسے شام تک اچانک آنے والی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۷۷۸)	جلد ۷	صفحہ ۲۴۴
عمل الیوم وللیلیۃ للنسائی	رقم الحدیث (۱۵)		صفحہ ۱۴۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۷۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۶۷
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		



عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ قَالَ:

مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بَا حِدٍ مِنْ خَلْقِكَ
فَمِنْكَ وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ .
فَقَدْ آدَى شُكْرَ ذَلِكَ الْيَوْمِ .

ترجمہ:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۲
عمل الیوم ولیلیۃ	رقم الحدیث (۳)		صفحہ ۱۳۴
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۸۹۷۶)	جلد ۶	صفحہ ۴۰۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۲۲۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۵
صحیح ابن حبان (واللفظ لہ)	رقم الحدیث (۸۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۲
قال شعيب الارنؤوط:	قال الحافظ: حدیث حسن		
شرح الزیة للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۱۱۵

جس نے صبح کے وقت یہ کلمات

اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ أَوْ بَا حَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَخُذْكَ لَا
شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ.

اے اللہ! جو بھی نعمت مجھے ملی یا تیری مخلوق میں سے کسی کو بھی کوئی انعام ملا وہ صرف
تیری ذات وحدہ لا شریک کی طرف سے ہے۔ اے اللہ! ساری حمد و ثناء تیرے لئے ہے اور شکر
وسپاس بھی تیرے لئے ہے۔

تو اس آدمی نے اس دن کا شکر ادا کر لیا۔



رسول عربی سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

جس آدمی نے بوقت صبح ان کلمات سے اپنی زبان کو معطر کیا اس نے دن کا شکر ادا کر لیا
اور جس نے شام کے وقت یہ کلمات کہے اس نے رات کا شکر ادا کیا۔

الہی ہم تیرا شکر نہ ادا کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں۔ الہی ابد الآباد تک درودوں کی بارش ہو
تیرے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس نے ہمیں تیرے شکر کا طریقہ بتا دیا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - إِذَا أَمْسَى قَالَ :

أَمْسَيْنَا وَأَسَى الْمَلِكَ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَخُذْهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ
هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا . اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ

بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَانْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ.
وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ.

صحیح الاذکار			
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۳
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۶۹۹۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۵۳
قال الهیثمی:	رجالہ رجال الصحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۲۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۶۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۲۰۱)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۱
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۱
قال الالبانی:	صحیح		
عمل الیوم للیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۲۳)		صفحہ ۱۳۷
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۱۹۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۴
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۲۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۱۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۲۲
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۱
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۳۸۶)	جلد ۷	صفحہ ۸۴
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۲۲۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۴۱

ترجمہ :

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حضور نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب شام ہوتی یہ دعا مانگا کرتے تھے:

أَمْسِينَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا . اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالنَّهْرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ .
اور جب صبح ہوتی تو یوں دعا مانگتے:

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا . اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالنَّهْرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ .

شام اس حالت میں ہوئی کہ ہم اور ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ تمام خوبیاں اور کمالات بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الہ نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے۔ تمام حکمرانی اسی کے لئے ہے اور تمام حمد و ثناء کا سزاوار بھی وہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! مجھے اس رات کی خیر و برکت بھی عطا فرما دے جسے رات اپنے پردے میں لے لے اور اے میرے اللہ! میں اس رات کے شر سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں اور ہر اس چیز کے شر سے بھی پناہ کا طلب گار ہوں جو رات کی تاریکی میں روپوش ہوگئی ہے۔ اے میرے اللہ!

مجھے اپنی پناہ اور حفاظت میں لے لے سستی و کاہلی سے جو تیری اطاعت و بندگی سے محروم کر دے جو تیری بندگی کا اہل نہ رہنے دے۔ بڑھاپے سے اور کبر سنی کے برے اثرات سے، دنیا کے فتنہ و فساد سے اور قبر کے عذاب سے۔



قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - يَدْعُ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي . اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَدْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ مِ بَيْنَ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي .

صحیح الازکار			
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۷
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۷۴)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۸۷۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۳۹)	جلد ۸	صفحہ ۲۹۴

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح و شام ان کلمات سے دعا مانگنا ترک نہ کیا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . اللَّهُمَّ إِنِّي

أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي .

صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۵۴۴)	جلد ۳	صفحہ ۴۸۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۶۶۷۳)	جلد ۵	صفحہ ۳۲۷
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۱
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۷۸۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۲۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۴۰۰)		صفحہ ۴۱۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۱۹۴۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۰
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه		
عمل الیوم واللیلۃ	رقم الحدیث (۵۶۶)		صفحہ ۳۷۹
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۳۲۹۶)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۴۳

اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَامِنْ رَدْعَاتِي اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ مِ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

اے میرے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوالی ہوں۔

اے میرے اللہ! میں اپنے دین و دنیا اور اپنے اہل و مال میں تیری ذات سے معافی اور عافیت کا سائل ہوں۔

اے میرے اللہ! وہ امور جو میرے لئے باعث شرمندگی ہوں انہیں تو اپنی رحمت کی چادر میں چھپالے اور میرے دل کی گھبراہٹ اور تشویشات کو امن نصیب فرما۔

اے میرے اللہ! میرے سامنے سے میرے پیچھے سے میرے دائیں بائیں سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔

اے میرے اللہ! میں تیری عظمت و رفعت کی پناہ میں آنا چاہتا ہوں اس بات سے کہ کوئی میرے نیچے سے حملہ کر کے مجھے ختم کر دے۔



اللہ وحدہ لا شریک نے انسان کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا۔ خلافت و نیابت کا تاج مرصع اس کے سر کی زینت بنایا۔ اب اس خلیفۃ اللہ پر لازم ہے کہ وہ اپنے خالق و مالک سے اپنا رشتہ و تعلق برقرار رکھے۔ یہ دعائیں اس تعلق کو برقرار رکھنے کے لئے مہم و معاون ہیں۔ درج بالا دعاء کتنی ہمہ گیر ہے وہ انسان جسے دین و دنیا میں اہل و مال میں عفو عامہ نصیب ہو جائے اسے اور کیا چاہیے۔



عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا ، إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَوْفَّقَهَا - لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاها : إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَأَحْفَظْهَا ، وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ .

فَقَالَ رَجُلٌ : أَسْمِعْتِ هَذَا مِنْ عُمَرَ ؟ قَالَ : مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ ، مِنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - .

ترجمہ :

اے اللہ! تو نے ہی میرے نفس وروح کو پیدا فرمایا اور تو ہی میری روح قبض فرمائے گا۔ میری جان کا مرنا اور جینا تیرے قبضہ و اختیار میں ہے اگر تو نے میری جان کو زندہ رکھنے کا

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۱۴)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۵۰۲)	جلد ۵	صفحہ ۸۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۴۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۵۱
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین		
عمل اليوم واللیلة	رقم الحدیث (۷۹۷)		صفحہ ۳۶۶

فیصلہ فرمایا ہے تو میرے روح و جسم کو گناہوں نا فرمانیوں سے محفوظ فرما اگر تو نے موت دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تو میری جان کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے عام معافی عطا فرما اور دنیا و آخرت میں عافیت نصیب فرما۔

نیند کو موت کی بہن کہا جاتا ہے۔ وہ نیند جس میں قیامت سے قبل بیداری نہ ہو اسے موت کہتے ہیں۔ اس دعا میں اللہ جل جلالہ کی تین شانوں کا ذکر کیا گیا ہے:

۱۔ پیدا فرمانے والا

۲۔ زندگی دینے والا

۳۔ موت سے ہمکنار کرنے والا

سوتے وقت ان تین شانوں کا اپنی زبان سے اظہار اپنی بے بسی اور عجز کا اعتراف ہے۔ عجز و نیاز میں ڈوب کر عرض کی جاتی ہے کہ اے اللہ! اگر میری زندگی کے کچھ لمحات باقی ہیں تو مجھے ہر برائی، نا فرمانی اور شر سے محفوظ فرما اور اگر وقت پورا ہو چکا ہے تو میرے سابقہ گناہوں کو معاف فرما اور دونوں جہانوں میں مجھے عافیت اور اطمینان و سکون نصیب فرما۔



عَنْ جَابِرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنْ رَسُولِ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ :

إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا .
وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ .

صحیح الاذکار			صفحہ ۱۲۸
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۲۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۳۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۲۲)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۲
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۹۰۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۷۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۲۲)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۲۱
قال حمزہ احمد الزین:	اشادہ صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۰۳)	جلد ۶	صفحہ ۲۵۷۱

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب تم میں سے کوئی ایسی خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور تین مرتبہ پڑھے:

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

میں اللہ کی پناہ و حفاظت میں آتا ہوں مرد و شیطان کے شر سے اور جس پہلو پر لیٹا ہو وہ پہلو بدل لے۔



سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۲۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۲۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۲
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۱۳۵)	جلد ۹	صفحہ ۲۶۹
شرح السنۃ للبعثی	رقم الحدیث (۳۲۷۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۰۷
قال البغوی:	هذا حدیث صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۶۱۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۲۹۸



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ أَبَا بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! عَلَّمَنِي شَيْئاً أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ : قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَه.

قُلْ ذَلِكَ إِذَا أَصْبَحْتَ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ، وَإِذَا أُوتِيَ إِلَى فَرَاشِكَ.

صحیح الازکار			صفحہ ۱۱۵
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۰
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۰۶۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۰۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۲
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۹۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۲
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۷۵۳)	جلد ۲-۶	صفحہ ۵۸۰
قال الالبانی:	حدیث صحیح		

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے ایسی دعا کی تعلیم دیجئے کہ جب میں صبح کروں یا شام کروں تو وہ دعا مانگا کروں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم صبح کرو یا شام کرو تو اللہ کی بارگاہ میں یہ عرض کیا کرو: اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطٰنِ وَشَرِّكَهٖ.

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا فرمانے والے! اے غیب و شہادت کے جاننے والے! اے ہر چیز کے رب اور اس کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی الہ (معبود) نہیں میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کی شرک کی ترغیب سے۔

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۰۳۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۶۸
قال ایضاً:	رواہ احمد و اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۷
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
الغیب فی الہام	رقم الحدیث (۸۸)		صفحہ ۱۵۲

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم صبح کرو یا شام کرو یا جب تم اپنے بستر پر دراز ہو تو یہ (درج بالا) دعا مانگا کرو۔



بوقت صبح جب ہر سو اجالا ہو رہا ہو سورج تاریکی کی موٹی چادر کو تار تار کر رہا ہو اور شام کے وقت جب سورج ڈوب رہا ہو تاریکی کرہ ارض پر بسنے والوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لے رہی ہو اس وقت ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی تعلیم دی گئی ہے۔

جس اللہ جل جلالہ نے اتنا بڑا نظام چلایا ہے کبھی رات ہے، کبھی دن، کبھی سردی ہے، کبھی گرمی، کبھی بارش ہے اور کبھی خشکی وہ اللہ تعالیٰ اس سے بھی بڑے نظام چلانے پر قادر ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ جو انسان کو نیند سے ہمکنار کرتا ہے اور اسے جب نیند کی وادی میں دھکیلتا ہے تو اسے گرد و پیش کی خبر نہیں رہتی وہ پھر اچانک اسے بیداری عطا کرتا ہے۔

روزانہ نیند و بیداری کا چکر اسی وحدہ لا شریک کی طرف سے فرزند آدم کو اس بات کی دعوت ہے کہ سوچ جو اللہ تعالیٰ روزانہ موت و حیات سے گزارتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ جملہ کائنات کو یکبارگی موت سے ہم آغوش کر دے اور پھر سب کو زندہ کر کے اپنی بارگاہ میں کھڑا کر دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک دن بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے چند کلمات تعلیم فرما دیجئے جنہیں میں صبح و شام

پڑھا کروں۔

رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج بالا دعا کی تعلیم دی اور فرمایا:

قُلْهَا إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ.

صبح و شام اور جب سونے لگو ان کلمات سے دعا مانگا کرو۔

ان کلماتِ طیبات میں اللہ وحدہ لا شریک کو آسمانوں اور زمین کا خالق، غیب و شہادت کا عالم ہر چیز کا رب اور مالک کہہ کر پکارا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا بہترین انداز ہی یہ ہے کہ اس کی تعریف و توصیف کی جائے۔ اس کی حمد و ثناء کرنا اس کی رحمتوں کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے اور جب اس کے ساتھ اس کے معبود حقیقی ہونے کی گواہی بھی دی گئی تو یہ بات نور در نور ہو گئی۔

بعدہ اس کی پناہ مانگی گئی۔ ہاں جو بھی اس کی محفوظ پناہ اور مضبوط حفاظت میں آنا چاہے وہ اپنی شانِ بندہ پروری سے ضرور اپنی پناہ و حفاظت میں لیتی ہے۔

اے اللہ! ہم سب کو اپنی پناہ میں پناہ لینے کی سعادت عطا فرما۔ جو تیری پناہ میں آ گیا وہ شیاطین جن و انس کی شرانگیزیوں اور نفس کی وسوسہ اندوزیوں اور اس کی باطل ترغیبات کے اثر سے محفوظ و مامون ہو گیا۔



اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ
الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ . كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ
عَلَيَّ أَحَدٌ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا
أَنْتَ .

ترجمہ:

اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے پروردگار اور ہر اس چیز کے پروردگار جس پر آسمان
سایہ فگن ہیں۔ اے زمینوں کے رب اور ہر اس چیز کے رب جسے زمین اپنی آغوش میں لئے
ہوئے ہے۔

اے شیاطین اور ان کے گمراہ کنندگان کے مالک مجھے اپنی پناہ اور حفاظت میں لینے والا
ہو جا اپنی تمام مچلوقات کے شر سے، کوئی مجھ پر زیادتی نہ کرے اور نہ مجھ پر ظلم ڈھائے۔ عزت والا
اور ہر شر سے محفوظ ہے وہ آدمی جسے تو اپنی پناہ میں لے لے۔ تیری حمد و ثنا کا مقام بہت بلند ہے۔
تیرا غیر الہ اور معبود نہیں ہو سکتا کیونکہ تیرے علاوہ کوئی لائق عبادت اور مستحق الوہیت نہیں ہے۔
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بے خوابی کی شکایت تھی انہوں نے اپنی اس تکلیف
کا اظہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سوتے

وقت اس دعا کے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

انسان کتنا ناقص اور بے بس ہے۔ اگر اسے نیند نہ آئے تو اس کے تمام امور میں خلل واقع ہو جاتا ہے اور اس کا تمام نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ انسان کو نیند جیسی نعمت کے لئے بھی اللہ کی پناہ گاہ درکار ہے۔ اس دعا میں اللہ کی عظمت و رفعت کا اظہار بھی ہے اور اپنے بے بسی اور بے چارگی کا اعلان بھی ہے۔ ان چیزوں کے بیان کے بعد اللہ سے اس کی پناہ طلب کی جا رہی ہے۔

واقعی اس انسان کو کوئی مخلوق تکلیف نہیں پہنچا سکتی جو اللہ کی پناہ گاہ میں پناہ لے لے۔ اور یقیناً وہ آدمی آفات و بلیات سے مامون محفوظ ہے جسے اللہ اپنی حفاظت و امن کے حصار میں لے لیتا ہے۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ " إِلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا لَقَيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ ؟ قَالَ :

أَمَا لَوْ قُلْتِ حِينَ أُمْسَيْتِ . أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ لِتَأْمَتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرُّكَ -

صحیح اذکار			صفحہ ۱۱۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۰۹)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۴
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۵۱۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۸
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث ()	جلد	صفحہ
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۸۵۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۸۹۸)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۷۴
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۹۸)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۶

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ - رضی اللہ عنہ - سے روایت ہے کہ
 ایک آدمی حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو اس
 نے عرض کی یا رسول اللہ! رات مجھے ایک بچھو نے کاٹ لیا:
 تو حضور - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے ارشاد فرمایا:
 اگر تم شام کو یہ کلمات کہہ دیتے تو تم کو بچھو ضرر نہ پہنچاتا۔
 اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ لِتَمَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرُّكَ
 میں ہر مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامات کی پناہ و حفاظت میں آتا ہوں۔



اس دنیا میں مخلوق ایک دوسرے کو ضرر پہنچاتے ہیں بعض موذی جانور ہیں جو انسان کو
 تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں بعض موذی صفت انسان ہیں جو کسی دوسرے کو اچھا کھاتے اچھا

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۹۸)	جلد ۲	صفحہ ۴۷۱
قال الالبانی:	صحیح		
عمل الیوم واللیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۵۸۸)		صفحہ ۳۸۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۱۰۲۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۹۷
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شط مسلم		
حلیۃ الاولیاء		جلد ۷	صفحہ ۱۳۳

پیتے نہیں دیکھ سکتے۔ وہ اس آدمی کے درپے آزار ہوتے ہیں اور اس کو تکلیف پہنچا کر دم لیتے ہیں۔ ایسے موذی جانوروں اور موذی انسانوں سے بچنے کا نسخہ حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - نے درج بالا دعا کی صورت میں عطا فرما دیا ہے۔ جو مسلم پورے ایمان و ایقان سے اس دعا کو پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر موذی کی اذیت سے محفوظ رکھتا ہے۔

اذیت و تکلیف آنے کے بعد واویلا کیا جاتا ہے اس کی تدارک کی کوشش کی جاتی ہے تو کیا یہ دانائی نہیں کہ اذیت سے بچاؤ کا پہلے ہی سد باب کر لیا جائے۔ کلمات الہیہ کی پناہ و حفاظت میں آیا جائے اور یاد رہے کہ اللہ عزوجل کی پناہ و حفاظت میں آنے والا کبھی خائب و خاسر نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کامیاب و کامران ہوا کرتا ہے۔

اے رحیم و کریم اللہ! ہم سب مسلمین کو آفات و بلیات سے محفوظ فرما اور ہمیں حیات مستعار کے بقیہ ایام اپنی رضا کی خاطر بسر کرنے کی سعادت عطا فرما آمین یا رب العالمین
ببرکة سید المرسلین - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ لِذُنُوبِي
وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تَزِرْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي
مِن لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ -

ترجمہ:

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی الہ نہیں۔

اے اللہ! تو ہر عیب سے پاک ہے اور میں تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتا ہوں۔
میں اپنے گناہوں کی تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوالی ہوں۔
اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور مجھے ہدایت سے نوازنے کے بعد میرے دل کو

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۳۱)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۲۱
عمل الیوم اللیلیۃ	رقم الحدیث (۸۶۵)		صفحہ ۲۹۵
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۶۱)	جلد ۳	صفحہ ۳۳۷
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۶۱۱۸)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۱۱
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۰۲۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۳
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		

راہ ہدایت سے نہ پھیر اور مجھے اپنی جنابِ خاص سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو ہی سب سے زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔



ابدالاً بادتک اللہ درود سلام بھیجے اس نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس نے اپنے امتیوں کو سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے درخدا کھا دیا کتنی پیاری تعلیم ہے۔ سونے لگو اللہ کو یاد کرو۔ استغفار کرو۔ رو بہ کرو اور جن آنکھ کھلے اسی اللہ کو یاد کرو اس کی حمد و ثناء کرو۔ حصولِ رحمت کے لئے اس کی جناب میں جھولی پھیلا دو۔ دن میں بے شمار مشغولیتیں ہیں۔ ہزاروں کام ہیں۔ علم و معرفت اللہ کا نور ہے یہ وہ خزانہ ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ آنکھ کھلتے ہی اس بارگاہِ صمدیت میں دعاء ہے کہ اے اللہ جب سورج اپنی آنکھ کھولے مجھے آج پھر علم و معرفت کے چند موتی عطا فرمانا اور اپنی رحمتوں سے میری جھولی بھر دینا۔ اے اللہ! کوئی الہ نہیں مگر تو ہی ہے۔ تو ہر عیب نقص سے پاک ہے۔ اے اللہ! میں اپنے گناہوں کے لئے تیری جناب سے مغفرت کا طالب ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوالی ہوں۔ اے اللہ! میرے لئے علم و معرفت میں اضافہ فرما اور مجھے ہدایت دینے کے بعد میرے دل کو ہدایت سے نہ پھیر اور مجھے اپنی جنابِ خاص سے رحمت عطا فرما یقیناً تو ہی سب سے بڑا عطا فرمانے والا ہے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي
وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تَزِرْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي
مِن لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ -



نیند سے بیدار ہوتے ہی اللہ کا ذکر اس کی الوہیت کے اقرار کے ساتھ کتنا عمدہ فعل ہے اور پھر یہ کہنا اے اللہ! تو معبود حقیقی ہے تو ہر نقص سے پاک ہے۔ تیری ذات میں تیری صفات میں تیرے اسماء میں کوئی نقص نہیں۔ اسی کے بندہ ہونے کا اقرار ہے۔

بندہ یہ بھی تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے لیکن میں گناہوں کی آلودگیوں سے لتھڑا ہوا ہوں۔ میرا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا اور سونا جا گنا سب کا سب خطاؤں سے خالی نہیں اس لئے وہ کہے اے میرے خالق و مالک! میں اپنے گناہوں کی معافی تجھ سے مانگتا ہوں تو میرے گناہوں پر قلم عفو پھیر دے اور میرے باطن کو پاک و صاف کر دے۔

اے اللہ! تیرا در رحمت بڑا وسیع ہے تو نے اپنے لطف و کرم سے میرے گناہوں کو معاف کر دیا ہے اب اپنی رحمتوں میں سے مجھے بھی حصہ عطا فرما اور میری خالی جھولی کو پانی خصوصی رحمتوں سے بھر پور فرما۔

اے اللہ! میرے علم و معرفت میں اضافہ فرما۔ میری نظری دنیا کی کوئی قدر و منزلت نہ رہے کہ میں اس فانی لذتوں سے کنارہ کش ہو جاؤں اور مجھے وہ دل بینا عطا فرما جس سے میری نظر میں صرف تو ہی تو رہ جائے۔

علم وہی سے جس سے قرب الہی نصیب ہو اور جو علم اللہ تعالیٰ سے دور کر دے وہ علم نہیں سب سے بڑی جہالت ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما مروا روایت کرتی ہیں:

كُلُّ يَوْمٍ لَا أَزْدَادُ فِيهِ عِلْمًا يُقْرَبُنِي إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَلَا بُورِكَ لِي شَمْسٍ

ذالک الیوم۔

ہر وہ دن جس میں مجھے ایسا علم نہ ملے جو مجھے اللہ تعالیٰ کے اور قریب کر دے تو اس دن کے سورج میں میرے لئے کوئی برکت نہ ہو۔

حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں ہر دن بلکہ ہر آن اضافہ ہوتا ہے اور آپ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کے اور قریب ہوتے ہیں وہ اللہ کے محبوب جن کی علم کا کنارہ ہمیں نظر نہیں آتا وہ ہر روز اپنے اللہ سیزید علم کی دعا مانگتے تھے تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی روزانہ اپنے اللہ سے جہاں اور بہت کچھ مانگتے ہیں وہاں علم و معرفت میں اضافہ کا بھی سوال کریں۔

قلب کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تغیر و تبدل میں دیر نہیں لگتی وہ انسا بڑا خوش نصیب ہے جس کا دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف رہے۔



عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - وَعَنْ أَبِي زَرٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَا : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ : بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَحْيَا وَأَمُوتُ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ -

صفحہ ۲۲۲	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۱۸۵۱۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزه احمد الزين:
صفحہ ۲۵۲	جلد ۵	رقم الحدیث (۲۷۱۱)	صحیح مسلم
صفحہ ۲۳۲۷	جلد ۵	رقم الحدیث (۵۶۵۵)	صحیح البخاری
صفحہ ۷۳۶	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۳۸۲)	مشكاة المصابيح
صفحہ ۱۱۵	جلد ۱۱	رقم الحدیث (۶۳۱۳)	فتح الباری
صفحہ ۱۱۰	جلد ۵		اتحاف السادة المتقين
صفحہ ۹۸	جلد ۵	رقم الحدیث (۱۳۱۱)	شرح السنۃ للبعوی
		هذا حدیث متفق علی صحیحہ	قال للبعوی:
صفحہ ۱۷۵۸	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۷۲۸)	سنن الدارمی
		اسنادہ صحیح علی شرط البخاری	قال حسین سلیم اسد:
صفحہ ۴۱۳		رقم الحدیث (۱۲۰۵)	ادب المفرد

صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۲۰۵)	صفحہ ۲۶۷
قال الالبانی:	صحیح	
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۳۲)	جلد ۱۲ صفحہ ۳۲۲
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری	
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۸۸۰)	جلد ۴ صفحہ ۳۳۰
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح	
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۸۸۰)	جلد ۵ صفحہ ۳۹۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح	
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۱۳۳)	جلد ۳ صفحہ ۲۶۸
قال الالبانی:	صحیح	
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۲۸)	جلد ۵ صفحہ ۲۶۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح	
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۳۱۷)	جلد ۳ صفحہ ۴۰۳
قال الالبانی:	صحیح	
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۳۹)	جلد ۴ صفحہ ۳۲۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۳۹)	جلد ۳ صفحہ ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح	
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۳۳۰۸)	جلد ۳ صفحہ ۳۳
المصنف ابن ابی شیبہ	رقم الحدیث (۹۳۳۷)	جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۷
مصابیح السنہ	رقم الحدیث (۱۷۰۶)	جلد ۲ صفحہ ۱۸۱
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۶۲)	جلد ۱۶ صفحہ ۶۰۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح	

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو زرعقاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
اے میرے اللہ! تیرے ہی نام سے مجھے بیدار ہونا ہے اور تیرے ہی نام سے مجھے سونا

ہے۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب استراحت فرمانے کے لئے بستر پر تشریف
لے جاتے تو اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے:

بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَحْيَا وَأَمُوتُ -

اور جب بیدار ہوتے تو فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا آمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ -

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں نیند کے بعد دوبارہ بیدار فرما دیا۔



المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۶۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۵۷۴
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۶۳)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۰۵
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۲۸۳)	جلد ۱۶	صفحہ ۶۱۳
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
المسند جامع	رقم الحدیث (۳۳۳۱)	جلد ۵	صفحہ ۱۲۲

وہ انسان بڑے بختوں والا ہے جس کی موت کی ابتداء اللہ کے نام سے ہو اور اس کی زندگی بھی پروردگار کے نام سے شروع ہو۔

جس کی زندگی کا آخری سانس لا الہ الا اللہ پر ختم ہو رہا ہو وہ یقیناً جنتی ہے اور جس نے اپنی قبر میں منکر نکیر کے سوالوں کا صحیح صحیح جواب دے دیا وہ بھی یقیناً نجات یافتہ ہے اور وہ شخص جو قیامت کے روز اٹھے اور اس کی زبان پر ذکر الہی ہو وہ بھی اللہ کی رحمتوں کا مستحق ہے۔

سوتے وقت یہ کلمات اس لئے کہے گئے ہیں کہ نیند کو موت کی بہن کہتے ہیں گویا عرض کی جا رہی ہے اے پروردگار! میں اپنی نیند کی ابتداء تیرے نام سے کر رہا ہوں اور توفیق دے کہ اگر بیداری کی ابتداء بھی تیرے ہی ذکر سے کروں۔ یہ دعائی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دائیں پہلو لیٹ کر اور اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر مانگا کرتے تھے۔

اٹھتے وقت اللہ کی حمد و ثناء اس بات کا اظہار ہے کہ الہی! میں نے تیری توفیق سے بیداری کی ابتداء تیرے نام سے کی ہے اور اپنی نعمت توفیق شامل حال رکھنا تاکہ پورا دن بھی تیرے ذکر و فکر اور بندگی میں گزاروں۔

جس طرح تو نے نیند کے بعد بیداری دی اسی طرح تو قادر ہے اور میرا اس پر ایمان ہے کہ تو موت کے بعد دوبارہ زندگی دے گا اور اپنے دربار میں طلب کرے گا۔ اس نیند کے بعد تو نے مجھے اپنی حمد و ثناء کی توفیق نصیب فرمائی ہے اس طرح محض اپنے فضل و کرم سے موت کے بعد حشر میں بھی اپنی حمد و ثناء کی توفیق عطا فرمانا۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 وَسَلَّمَ - أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فَرَاشِهِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ
 وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ خَالِقَ الْخَبِّ وَالنَّوَى ، مُنْزِلَ التَّوْرَةِ
 وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اللَّهُمَّ
 أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ "اقْضِ عَنَّا
 الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ -

ترجمہ:

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! اے عرش عظیم کے پیدا
 فرمانے والے! اے ہمارے پروردگار! اے ہر چیز کے پیدا فرمانے والے! اے دانے اور گٹھلی
 کو چیر کر اس سے پودے نکالنے والے! اے تورات، انجیل اور قرآن کو نازل فرمانے والے!
 اے اللہ میں تیری جناب میں پناہ کا طالب ہوں ہر جانور کے شر سے جو مکمل تیرے قبضہ میں
 ہیں۔ مجھ سے میرا دین و دنیا کا ہر قرض دور کر دے اور مجھ سے دنیا و آخرت کی تنگ دستی دور کر
 کے خوشحالی نصیب فرما دے۔

قربان جائیں اس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس نے ایسی عمدہ دعاؤں کی

تعلیم دے کرامت کی جلوتوں کے ساتھ اس کی خلوتوں کو بیسھ پاکیزہ کر دیا۔ اس دعاء کا ہر ہر لفظ روح کی گہرائیوں میں اتر جانے والا ہے اور انسان کی عظمت کو اجاگر کرنے والا ہے۔ اے فرزند آدم تیری عظمت اسی میں ہے کہ تو اپنے پروردگار کی جناب میں جھک جا اور تیری رفعت اس میں ہے کہ تو سوتے وقت اس ذاتِ حق سے ہمکلام ہو جا۔

اس دعا کے روای حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی سونے لگے تو دائیں کروٹ سویا کرے پھر اس کے بعد مذکورہ دعا پڑھے۔

اس حدیث میں بھی دائیں کروٹ لیٹنے کا حکم ہے اور یہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارک ہے۔



أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعَذَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ-

ترجمہ:

میں اللہ کے کلمات تامات کی پناہ کا طلب گار ہوں اللہ کی غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کی وسوسہ اندازیوں سے اور اس بات سے بھی کہ وہ میرے پاس آئیں۔



نیند میں ڈر جائے کے مختلف اسباب ہیں:

- ۱- اللہ کی ناراضگی ہو اس ناراضگی کو انسان نیند میں ملاحظہ کرتا ہے۔
- ۲- خبیث فطرت لوگ جادو منتر سے ڈراتے ہیں
- ۳- شیطانِ رجیم کی وسوسہ اندازی نیند میں خوفناک صورت اختیار کرتی ہے اور انسان ڈر جاتا ہے۔
- ۴- شیاطین خود انسان کے پاس آ کر اسے ڈراتے ہیں۔

صحیح الذاکر

صفحہ ۱۲۹

اللہ کے کلمات طیبات وہ حفاظتی قلعے ہیں کہ یہاں تک کسی کی رسائی نہیں جو مرد مسلمان ان حفاظتی قلعوں میں پناہ لے لیتا ہے پھر اسے کسی دشمن سے ایذا کا خوف نہیں رہتا۔ اس دعا میں اللہ کے کلمات کی پناہ طلب کرنے میں یہی حکمت کار فرما ہے۔

اس دعا کے مؤثر ہونے پر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کتنا اعتقاد تھا اس کا اندازہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے عمل سے لگایا جاسکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا یہ طریقہ تھا کہ آپ کا جو بیٹا بالغ ہو جاتا اسے اس دعا کی تلقین کرتے کہ وہ اسے اپنا معمول بنالے اور جو بیٹا چھوٹا ہوتا یہی دعا کسی کاغذ پر لکھ کر بطور تعویذ اس کے گلے میں لٹکا دیتے۔

حصول خیر و برکت کے لئے اللہ کا نام یا کوئی دعا لکھ کر گلے میں بطور تعویذ لٹکانا صحابہ کرام کی سنت مبارک ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فُكْمٌ مَنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَّ لَهُ -

ترجمہ:

حمد و ثناء کا مستحق ہے وہ اللہ جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور وہ ہمارے لئے کافی ہوا (کہ اس نے تمام ضرورتیں پوری فرمادیں) اور آرام کے لئے ٹھکانا دینے والا ہے۔

انسان کے روز و شب اللہ کے انعامات اور احسانات سے گزر رہے ہیں۔ نیند کے لئے آرام وہ جگہ کامل جانا بھی احسان ہے۔

مقام بندگی یہ ہے کہ انسان جملہ احسانات کو یاد رکھنے اور اس احسانات کے حوالہ سے

اس ذاتِ حق کی حمد و ثناء کرے۔

مذکورہ دعا میں سونے سے قبل پورے دن کے احساناتِ الہی کو یاد کر کے تعریف و توصیف کی تعلیم دی گئی ہے۔ کھلانے اور پلانے کے احسان کو "اطعمنا و سقانا" میں ذکر کیا اور بقیہ تمام انعامات کو "کفانا" میں ذکر کر دیا گیا۔

ہزاروں درود ہوں اس نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس نے ہمیں اتنی حسین دعاؤں کی تعلیم دی۔



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ :

إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ ، فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ ، فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيَسْمِ اللَّهَ ، فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلْفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ - فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِفَاهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ : سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ ! رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أُرْسَلَتْهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۷۱۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۵۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۳۲۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۸۹
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۵۰)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۰۵۰)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
شرح النیة للبعوی	رقم الحدیث (۱۳۱۳)	جلد ۵	صفحہ ۹۹
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحیح		
مشکاة المصاحح	رقم الحدیث (۲۳۸۳)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۶

ترجمہ:

اے میرے پروردگار! تیرے نام کی برکت سے میں لیٹ رہا ہوں اور تیری ہی مدد سے اٹھوں گا۔ اگر تو نے میری جان کو روک لیا مجھے موت دے دی تو اس پر رحم فرما اور اگر تو نے میری جان کو چھوڑ دیا مجھے زندہ رہنے دیا تو اس کی حفاظت فرما ان عنایات کے ساتھ جن سے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

اسلامی تعلیم ہی یہ ہے کہ ہر کام اللہ کے نام سے شروع کیا جائے جو کام اسمِ الہی کے بغیر ہو اس سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ نیند بھی اللہ کی نعمت ہے۔ ہمارا دین ہمیں درس دیتا ہے کہ سونے کے عمل کو نام خدا سے مربوط کرو ہو سکتا ہے یہ زندگی کی آخری نیند ہو۔

اسی اللہ وحدہ لا شریک سے عرض ہے اگر تیری تقدیر میں میری موت ہے تو میرے گناہوں سے چشم پوشی کرنا ان پر قلم عفو پھیرنا اور مجھے اپنے عذاب سے بچا کر اپنی رحمت و جنت میں جگہ عنایت فرمانا۔

اور اے اللہ! اگر تیرا فیصلہ یہ ہے کہ میں چند گھنٹیاں اور دنیا میں رہوں تو میری دستگیری

مصابیح السنۃ	رقم الحدیث (۱۷۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۸۲
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۲۵)	جلد ۸	صفحہ ۶۱
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		
المسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۷۹۸)	جلد ۷	صفحہ ۳۹۰
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح		

ترجمہ:

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں تلاوت کیں تو یہ دو آیتیں کافی ہوں

گی۔







انفاق فی سبیل اللہ

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

نشان بندگی

قُلْ لِعِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَ

عَلَانِيَةً مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمٌ "لَا بَيْعَ" فِيهِ وَلَا خِلَالَ ۚ

ترجمہ:

(اے میرے حبیب!) میرے ان بندوں سے فرما دیجئے جو ایمان لے آئے ہیں کہ وہ صلاۃ کو پورے حقوق سے ادا کریں اور ہم نے جو انہیں رزق دیا ہے اس سے خرچ کریں سِرًّا بھی اور عَلَانِيَةً بھی اس سے پہلے کہ آئے وہ دن جس دن نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ باطل دوستی ہوگی۔



اس آیت کریمہ میں اللہ ذوالجلال والا کرام اہل ایمان کو صلاۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کا حکم دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے رزق میں سے خرچ کرنے کا ارشاد فرما رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہر بندے پر لازم ہے۔ بندہ حقیقی بندہ اس وقت کہلاتا ہے جب وہ اپنے مالک کے احکامات کو دل و جان سے تسلیم کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خالق و مالک ہے وہ رازق

(۱) ابراہیم ۳۱

ہے وہ معطی و منعم ہے اس کے ہاتھ ہر قسم کی بھلائی ہے اس کا حکم ماننا ہر آدمی پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اہل ایمان کیلئے حکم ہے کہ وہ اس کی راہ میں اس کے رزق سے خرچ کریں۔ اب جو اس کی راہ میں خرچ کرتا جائے گا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے درجات بلند ہوتے جائیں گے اور وہ فرمانبردار بندوں کی فہرست میں آجائے گا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ اس کا عبد مطیع دونوں جہانوں میں سرخرو ہوا کرتا ہے وہ جہاں سے بھی گزرتا ہے رحمت الہیہ کی معیت میں گزرتا ہے اور ازلی دشمن شیطان اس کی طرف میلی آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا کیونکہ اسے علم ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بندہ ہے اور عبد مطیع کا اپنے مالک سے رشتہ گہرا ہو کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کو مزید مضبوط کرنے والا شیطان اور اس کے حیلوں سے محفوظ رہا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہم سب کو احکامات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اس کے دیے ہوئے رزق میں سے اس کی راہ میں خرچ کرنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

اللہ تعالیٰ جانتا ہے

جو اس کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ - إِنْ تُبْلُوا
الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِنْ سَيِّئَاتِكُمْ
وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ - لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَمَا تُفْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ
فَلَا نُنْفِسْكُمْ وَمَا تَنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفِّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ
لَا تُظْلَمُونَ!

ترجمہ:

اور جو تم راہ حق میں خرچ کرتے ہو اور یا تم کوئی نذر مانتے ہو تو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے
اور ظالموں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔ اگر تم اپنے صدقات کو علانیہ دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے
اور اگر تم ان صدقات کو لوگوں سے چھپا کر دو اور فقراء کو دو تو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے اور اللہ
دور کر دے گا تم سے تمہاری برائیاں اور اللہ جو تم کرتے ہو اس سے خوب باخبر ہے۔

انہیں ہدایت دینا آپ کے ذمہ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا
ہے اور جو تم مال خیر کی راہوں میں خرچ کرتے ہو وہ تمہاری اپنی بہتری کیلئے ہے (اے میرے
حبیب کے غلامو!) تم خرچ نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے اور جو تم مال خرچ کرو گے اس کا

پورا معاوضہ تمہیں دیا جائے گا اور تم پر ظلم نہ کیا جائے گا۔



فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ:

انسان جب مال خرچ کرتا ہے تو یا وہ فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے یا فی سبیل الطاغوت خرچ کرتا ہے یہ اسکے اندر کی کیفیت ہے جسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے۔ **فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ** کے الفاظ ہمیں جھنجھوڑنے کیلئے کافی ہیں کبھی کبھی انسان ظاہری طور پر خیر میں مال خرچ کرتا ہے لیکن اس کے اندر کا چور کچھ اور ارادہ رکھتا ہے۔ یہ ارادہ عام آدمی سے تو چھپ سکتا ہے یہ نیت اپنے کسی دوست یا عزیز واقارب سے تو چھپ سکتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے یہ ارادہ یہ نیتیں نہیں چھپ سکتیں۔ اسی لیے انسان کو مال خرچ کرنے سے پہلے اپنی نیت و ارادہ درست کرنا چاہئے تاکہ علیم وخبیر اللہ اس کا بہتر اجر عطا فرمائے۔

وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ:

جو لوگ آج راہ باطل میں خرچ کرتے ہیں یا ظاہری طور پر تو امور خیر میں خرچ کرتے نظر آتے ہیں لیکن ان کی نیتوں میں فتور ہے وہ نیت غیر حق میں خرچ کرتے ہیں تو ایسے بدنصیب لوگ اپنی جانوں پر ظلم و زیادتی کرنے والے ہیں۔ جب قیامت کے دن ایسے افراد کو سزا دی جائے گی جب روز محشر باطل کو ترویج دینے والوں کو نار جہنم میں ڈالا جائے گا تو اس وقت ان پرستان باطل کا کوئی مدد و معاون نہ ہوگا کوئی حمایتی اور دستگیر نہ ہوگا۔

اعمال میں اظہار و اخفاء

فرائض علانیہ ادا کرنے چاہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور یہ ہر آدمی کو محیط ہے اس کیلئے

فرض صلاۃ مسجد جا کر ادا کرنا بہتر و افضل ہے، فرض صدقہ یعنی زکاۃ دینے میں اس کا اظہار بھی بہتر ہے لیکن

عبادات نافلہ میں اخفا بہتر ہے لوگوں کی نظروں سے بچ کر نفل عبادت کرنا مستحسن ہے۔ فرض صلوات کے بعد نوافل یا فرض زکاۃ کے بعد دیگر صدقات و خیرات چھپ کر ادا کرنے چاہیں تاکہ انسان شیطانی فریب میں نہ آجائے۔ شیطان ریاکاری جیسی بیماری میں مبتلا کرنے میں بڑا ماہر ہے وہ وسوسہ اندازی سے ایمان والے سے حلاوت ایمان چھین لیتا ہے۔

وَمَا تَنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ:

ہر دور میں لوگ اپنا اپنا مال خرچ کرتے رہے ہیں اور آئندہ بھی خرچ کرتے رہیں گے وہ کس لیے خرچ کرتے ہیں اور کس غرض سے خرچ کریں گے ہم اسے اللہ علیم وخبیر جل جلالہ کے سپرد کرتے ہیں وہی دلوں کے بھیدوں سے واقف ہے اور اسکی نگاہ سے کائنات کا کوئی ذرہ بھی پوشیدہ نہیں۔

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کس درجہ پاک باطن تھے کہ ان کے اخلاص و للہیت کی گواہی خود رب العالمین دے رہا ہے۔ وہ جو بھی مال خرچ کرتے اس میں نام و نمود کا شائبہ تک نہ ہوتا، یہ ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ وَيُؤْتِكُمْهُمْ كَيْفَ تَشَاءُ سے متصف رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے قلوب کو، ان کے صدور کو یوں پاک و صاف کر دیا کہ رشک قدسیاں ٹھہرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کیا یہی ایک عظمت کافی نہیں کہ ان کا خالق و مالک ان کے اخلاص کا گواہ ہے صرف گواہ ہی نہیں بلکہ ان کے لوجہ اللہ خرچ

کرنے کو قرآن کریم میں محفوظ کر رہا ہے تاکہ قیامت تک آنے والے افراد، محشر تک اس زمین پر پیدا ہونے والے احباب جب بھی قرآن کریم کھولیں انہیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلاموں کے خلوص، ان کے باطن کی کیفیات اور ان کے تعلق باللہ کا علم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسل سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے پاک و طاہر سینوں کے صدقے ہمیں اخلاص جیسی لازوال نعمت عطا فرمائے۔



حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا اسوۂ مبارکہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ
فَقَالَ : لَا

۳۶۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۳۹)	المعجم الاوسط قال محمد حسين
۲۹۰ صفحہ	جلد ۱۳	رقم الحدیث (۶۳۷۶)	صحیح ابن حبان قال شعيب الارنؤوط : اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین
۵۸ صفحہ	جلد ۱۵	رقم الحدیث (۲۳۱۱)	صحیح مسلم
۱۹۰۷ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۶۰۳۴)	صحیح بخاری
۴۴۵ صفحہ	جلد ۷	رقم الحدیث (۳۶۸۵)	شرح السنۃ قال البغوی : هذا حدیث صحیح
۲۳۸ صفحہ		رقم الحدیث (۱۷۲۰)	مسند ابی داؤد الطیالسی
۱۲۰ صفحہ		رقم الحدیث (۲۷۹)	صحیح الادب المفرد
۱۰۶ صفحہ		رقم الحدیث (۲۷۹)	الادب المفرد

ترجمة الحديث:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کبھی ایسا نہ ہوا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا گیا ہو تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے جواب میں ”نہیں“ فرمایا ہو۔



اس حدیث پاک میں صحابی رسول، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کتنے مختصر الفاظ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمانہ اور جو دو سخا کا نقشہ کھینچتے ہیں۔ اس دنیا میں بڑے بڑے سخی ہوئے، ایک سے ایک بڑھ کر راہ خدا میں خرچ کرنے والے ہوئے لیکن پھر بھی وہ کسی نہ کسی موقع پر اکتا جاتے ہیں، ایک آدمی کو بار بار آتے دیکھ کر ان کی طبیعت میں غصہ آ جاتا ہے وہ ایک حد تک تو دیتے جاتے ہیں اس کے بعد وہ بھی دینے سے انکاری ہو جاتے ہیں لیکن قربان جائیں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کے جو دو سخا کا کوئی کنارہ نہیں، جو دیتے ہیں تو خدا داد عطیات سے دیتے چلے جاتے ہیں۔ مانگنے والے کا دامن تنگ ہو جائے الگ بات ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطا میں کوئی کمی نہیں آتی۔

دیکھئے! ساری زندگی دریائے جو دو سخا لہریں مارتا ہے، سخاوت و عنایات کے سمندر کی موجیں ابھرتی رہیں اور ہر ایک کے دامن کو گوہر مراد سے بھرتی رہیں اس طویل عرصہ میں ایک بھی ایسا شخص نہیں کہ اس نے آپ سے کوئی چیز مانگی تو آپ نے اسے ”نہ“ کر دی ہو۔ یہ ”لا“ کا لفظ آپ کی زبان پر آیا ہی نہیں۔ قرآن کریم میں ہے:

انک لعلی خلق عظیم.



اے میرے حبیب! آپ خلق عظیم پر ہیں۔

حضرت ملا جیون صاحب نور الانوار خلق عظیم کی تشریح کے ضمن میں لکھتے ہیں:

هُوَ الْجُودُ بِالْكَوْنَيْنِ وَالتَّوَجُّهُ إِلَى خَالِقِهِمَا. (نور الانوار صفحہ ۶)

خلق عظیم: دونوں جہاں سخاوت میں دے دینا ہے۔ ان جہانوں کے خالق کی طرف

متوجہ ہونا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنے سخی تھے کہ بسا اوقات لوگ فانی چیزیں

لینے کیلئے آتے آپ انہیں باقی جہاں کی باقی نعمتیں عطا فرما دیتے۔



حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی شان سخاوت

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَغَيْرِ هَؤُلَاءِ كَانُوا أَحَقَّ بِهِ مِنْهُمْ قَالَ: إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنِّي أَنْ يَسْأَلُونِي بِالْفُحْشِ، أَوْ يُبْخِلُونِي، وَلَسْتُ بِبَاخِلٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں میں کچھ مال تقسیم فرمایا تو میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ! میرے نزدیک جن کو آپ نے مال عطا فرمایا ان سے دوسرے لوگ زیادہ حقدار تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

انہوں نے میرے بارے میں دو باتوں میں سے ایک نہ ایک اختیار کر کے مجھے مجبور

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۵۶)	جلد ۷	صفحہ ۱۳۰
تذکرۃ الشراف	رقم الحدیث (۱۰۳۵۷)	جلد ۸	صفحہ ۲۷

کر دیا تو یہ مجھ سے سختی سے سوال کرتے پس مجھے ان کو دینا پڑتا یا یہ مجھے بخیل قرار دیتے حالانکہ میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔



عہد رسالت میں جب لوگ اسلام میں داخل ہوتے تو ان میں سے بعض ایسے احباب بھی ہوتے جنکی پہلی ساری زندگی تہذیب و تمدن سے دور گزری ہوتی تو وہ جب اسلام میں داخل ہوتے تو بسا اوقات ان سے ایسی حرکات کا ظہور ہوتا جن کو ایک سلیم الفطرت انسان عجب محسوس کرتا۔ اس حدیث پاک میں ایسے کچھ لوگوں کا تذکرہ ہے جو دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہی کچھ ایسے مطالبات کر بیٹھے جن کی بناء پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نوازا اور ان کی دلجوئی اور تالیف قلب کا خیال رکھا جس کو دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر صحابی بھی نہ رہ سکے اور اس کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کر دیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمانہ اور شفیق برتاؤ اس بات کا تقاضا کرتا تھا کہ ان نو مسلمین کو پہلے نوازا جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان احباب کو پہلے نوازا جس کا اثر یہ ہوا کہ اسلام ان کے قلوب میں رچ بس گیا پھر وہ وقت آیا کہ یہی بدویانہ زندگی گزارنے والے مہذب دنیا کے امام و مقتداء بن گئے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا جب ان کی تربیت کرنے والے اور ان کے باطن کو اجلا و مصفیٰ کرنے والے سید الانبیاء والرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ ہاں جو بھی فیضان نبوت سے بہرہ ور ہوا وہ باقی ساری دنیا کا امام و پیشوا بن گیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسعت سخاوت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَا سئِلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ ، وَلَقَدْ جَاءَهُ رَجُلٌ " فَأَعْطَاهُ غَنماً بَيْنَ جَبَلَيْنِ ، فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ : يَا قَوْمِ ! أَسْلِمُوا ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لِيُسَلِّمَ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا ، فَمَا يَلْبَثُ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا .

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام کے نام پر جس چیز کا سوال کیا گیا تو آپ نے وہ چیز ضرور عطا فرمائی۔ ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو حضور نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں اسے عطا فرمادیں وہ (یہ بکریاں لے کر) اپنی قوم کے پاس واپس گیا اور کہا: اے میری قوم! اسلام قبول کر لو کیونکہ حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کی طرح خرچ کرتے ہیں جسے فقر کا اندیشہ نہ ہو۔ بیشک (کبھی کوئی) آدمی صرف دنیا حاصل کرنے کیلئے اسلام قبول کرتا مگر تھوڑی ہی دیر بعد اسے دین اسلام دنیا اور دنیا میں موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۳۱۲) جلد ۱۵ صفحہ ۸۵
ریاض الصالحین رقم الحدیث (۵۵۳) جلد ۱ صفحہ ۲۸۳

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اس روایت کردہ حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتِ سخا کا انداز ملاحظہ ہو۔ حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحاب جو دو کرم جب برسنے پر آتا ہے تو یوں برستا ہے کہ اس سے فیض یاب ہونے والے اپنی تنگ دامانی کا احساس کرنے لگتے۔ حضور نبی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بحرِ عطاء و بخشش میں جب لہریں اٹھتیں اور فیض بار ہوتی تو پیاسی زمینوں کو اتنا نواز جاتا کہ وہ ساتھ والوں کو فیض یاب ہونے کی دعوت دیتی۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عنایات کریمانہ کا سورج جب چمکتا تو تاریک دل اس درجہ منور و روشن ہو جاتے کہ اوروں کو دعوت دیکر، بیگانوں کو بلا کر انہیں بھی اپنے من کو اجلا کرنے اور قلب و روح کو منور کرنے کا کہتے۔

یہاں تالیفِ قلب کیلئے ایک آدمی کو اتنے جانور عطا فرمائے کہ وہ حیرت میں ڈوب گیا کہ کیا کوئی سخی اس درجہ بھی سخاوت کیا کرتا ہے؟ پھر وہ علی الاعلان کہتا ہے:

يَا قَوْمِ! اسَلِمُوا، فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ.

اے میری قوم! اسلام قبول کر لو! محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبتِ غلامی استوار کر لو! یقیناً محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آدمی کی طرح سخاوت کرتے ہیں جسے فقر کا اندیشہ نہیں۔

جس ذاتِ اقدس کے اشارہ سے چاند شق ہو جائے، جس ذات کے ہاتھ اٹھانے سے اللہ القادر ڈوبا سورج واپس کر دے، جس ذات کے بلانے سے درخت چل کر آ جائیں، جس ذات کی خواہش پر پہاڑ سونا گلنے کیلئے بے تاب ہوں تو اس ذاتِ اقدس و اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقر کا کیسا ڈر؟

وہ جب دیتے ہیں جھولیاں بھر کر دیتے ہیں۔ جب کرم کرتے ہیں تو سائل کے تمام ظروف بھر دیا کرتے ہیں۔ جب عطا پر آتے ہیں تو لینے والے کی سوچ و فکر کے پیمانے توڑ دیتے ہیں۔

اے اللہ! ان کے لطف و کرم سے ہمیں بھی سرفراز فرما۔
 اے خالق و مالک! ان کی عطاء و بخشش سے ہمیں بھی فیض یاب فرما
 اے فاطر السموات والارض! ان کے آفتاب ہدایت سے ہمیں بھی رخ باطن روشن
 و منور کرنے کی توفیق ارزانی فرما۔



عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَةً مِنْ حُنَيْنٍ فَلَعِقَهُ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوا إِلَى سَمْرَةَ فَخَطَفَتْ رِذَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطُونِي رِذَائِي فَلَوْ كَانَ لِي عَدُوٌّ هَذِهِ الْعِضَاءُ نَعْمًا، لَقَسَمْتُه بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بِخِيَلًا وَلَا كَذَابًا وَلَا جَبَانًا.

تحفة الاشراف	رقم الحديث (٣١٩٥)	جلد ٢	صفحہ ٢١٢
صحیح البخاری	رقم الحديث (٢٨٢١)	جلد ٢	صفحہ ٨٤٣
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (٥٤٤٢)	جلد ١٣	صفحہ ٨٥
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الصحیح			
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (٢٨٢٠)	جلد ١١	صفحہ ١٣٩
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط البخاری			
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحديث (٩٣٩٤)	جلد ٥	صفحہ ٢٣٣
شرح السنة للبخاری	رقم الحديث (٣٦٨٩)	جلد ٤	صفحہ ٣٣٤
قال البخاری: هذا حديث صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحديث (١٦٤٠١)	جلد ١٣	صفحہ ١٣٥
قال حمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح			
اخلاق النبي وآداب لابي الشيخ / رقم الحديث (١٠٠)		جلد ١	صفحہ ٣٠٦
قال صالح بن الونياں: اسنادہ صحیح والحديث صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ساتھ چل رہے تھے۔ غزوہ حنین سے واپسی پر تو کچھ اعرابی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے چمٹ کر مانگنے لگے یہاں تک کہ حضور کو مجبوراً ایک کیکر کے درخت کے پاس لے گئے۔ اور انہوں نے آپ کی چادر اچک لی تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم ٹھہر گئے۔ ارشاد فرمایا: میری چادر تو مجھے واپس کر دو اگر میرے پاس ان خاردار درختوں کے برابر بھی چوپائے ہوتے تو میں انہیں ضرور تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا تو پھر تم مجھے نہ بخیل پاتے نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔



اس حدیث پاک میں جتنا غور کیجئے اتنا ہی کیف نصیب ہوگا۔ سب سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حلم و بردباری کا اندازہ ہوتا ہے وہ سراپا حلم ذاتِ اقدس کہ کسی بھی موقع پر آپ سے باہر نہیں ہوتے۔ لوگوں کے عجب برتاؤ کی وجہ سے ان سے سختی اور درشتی سے پیش نہ آتے۔ یہ آپ کے ارد گرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجتماع بھی آپ کے اخلاق کریمانہ، آپ کے حلم و بردباری اور آپ کے عفو و درگزر کی وجہ سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَأَنَّفُضُوا مِنْ حَوْلِكَ ۗ

اگر آپ ترش رو، سخت دل ہوتے تو یہ آپ کے گرد (فدا ہونے والے) دور چلے

جاتے۔

غور کیجئے!

یہ اعرابی لوگ آپ سے بعد اصرار تقاضا کرتے ہیں پھر مزید سخت رویہ اختیار کرتے ہیں اور آپ کو مجبور کرتے ہیں کہ آپ پیچھے ہٹتے چلے جائیں یہاں تک کہ آپ بیری کے درخت سے جا لگتے ہیں انہوں نے اس پر بس نہ کی بلکہ آپ کی چادر مبارک بھی چھین لی اس عالم میں بھی ناراض ہونے کی بجائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ لازوال ارشاد فرماتے ہیں جس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باطن میں امت کے لیے شفقت کے جذبات نمایاں ہو جاتے ہیں۔

لَوْ كَانَ لِيْ عَدُوٌّ هَذِهِ الْعِصَاةِ نَعْمًا لَّقَسَمْتُهُ بَيْنَكُمْ.

اگر میرے پاس ان خادروں درختوں کے برابر بھی جانور ہوتے تو میں تمہارے درمیان

تقسیم کر دیتا۔

پھر آپ نے اپنی شان پاک ظاہر کرنے کیلئے اپنی چند صفات کا ذکر کیا۔ ایسا ذکر کرنا فخر و مباہات کے ضمن میں نہیں آتا بلکہ یہ ناداں لوگوں کی غلط فہمی دور کرنے کے زمرے میں آتا ہے جو محمود و مستحسن ہے۔

اللہ تعالیٰ کا بھی ارشاد گرامی ہے:

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ.

اور بہر حال اپنے رب کے انعامات جو آپ پر ہیں ان کا خوب ذکر کرو۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر اپنے آپ کو تین عادات سے بری قرار دیا۔ بخیل، جھوٹا اور بزدل۔ یہ صفات مقام نبوت کے منافی ہیں ایک نبی ان مذموم صفات سے متصف نہیں ہو سکتا ہاں جس میں یہ عادات ہوں وہ اللہ کا نبی ہرگز نہیں ہو سکتا اسی طرح وہ

نفوس قدسیہ جو ذات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فانی ہوتے ہیں اپنی تمام خواہشات اور ترغیبات کو اتباع سنت نبوی میں قربان کر دیتے ہیں ایسے عظیم المرتبت سلیم الصدر افراد بھی ان فنیج عادات سے پاک و منزہ ہوا کرتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں ستر ہزار درہم تقسیم فرمادیے

عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ قَالَ : قَدِمَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
سَبْعُونَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَهُوَ أَكْثَرُ مَالٍ أُتِيَ بِهِ قَطُّ، فَوَضَعَ عَلَيَّ حَصِيرٌ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا
يُقْسِمُهَا فَمَارَدٌ سَائِلًا حَتَّى فَرَغَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ الحدیث:

حضرت ہارون بن ریاب فرماتے ہیں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ستر ہزار درہم پیش کیے گئے یہ آپ کی
بارگاہ میں پیش کیے جانے والے مال میں سب سے زیادہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس
سارے مال کو چٹائی پر رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس اسے
تقسیم کرنا شروع فرمادیا تو آپ نے کسی بھی سائل کو خالی نہیں لوٹایا یہاں تک کہ سارا مال تقسیم فرما
کر فارغ ہو گئے۔



یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت کی ایک جھلک ہے۔ ستر ہزار درہم آپ کی بارگاہ میں پیش کر دیے گئے یہ آج کے دور کے ستر ہزار نہیں بلکہ ۱۴ صدیاں پہلے کے ستر ہزار ہیں جب کہ دنیا میں مال بہت کم تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارا مال چٹائی پر پھیلا دیا ہر سائل کی جھولی بھردی کسی کو بھی محروم نہیں فرمایا۔

یہ در مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس کے دونوں کواڑ ہر وقت کھلے ہیں۔ آج بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سخاوت اپنے عروج پر ہے جو بھی بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آتا ہے محروم نہیں جاتا آپ اسے جھولیاں بھر بھر کر عطا فرماتے ہیں اسے اپنی تنگ دامانی کا احساس ہو جائے الگ بات ہے سخاوت سید الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کسی قسم کی کمی نہیں۔

قابل رشک

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

قَالَ:

لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ : رَجُلٌ " آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ ، وَرَجُلٌ " آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُمْ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا .

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۱۴۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۳۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۳۱۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۸۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۸۱۶)	جلد ۶	صفحہ ۸۵
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۷۵)		جلد ۱	صفحہ ۱۴۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۹۲۳)		جلد ۱	صفحہ ۵۵۰
قال الالبانی:	صحیح		

صرف دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ آدمی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال عطا فرمایا پھر راہِ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی اور دوسرا وہ آدمی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے علم و حکمت سے نوازا پس وہ اس خداداد حکمت سے فیصلہ کرتا ہے اور دوسروں کو اس حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔



حسد ایک نہایت فبیح خصلت ہے جو حسد میں مبتلا ہے اس کے اندر قباحت بدرجہ اتم موجود ہے یہ وہ قلبی بیماری ہے جس سے ایک مسلم کو محفوظ رہنا چاہیے۔ حسد کا مفہوم یہ ہے کہ کسی پر اللہ تعالیٰ کے انعامات دیکھ کر گڑھنا اور اندر سے جلنا اور اس سے چھن جانے کی آرزو کرنا یہ نہایت فبیح سوچ ہے جو انسان کو انسانیت کے مرتبہ سے گرا دیتی ہے۔ حسد وہ آگ ہے جو انسان اپنے سینے میں خود جلاتا ہے اور خود ہی جلتا ہے اس سے نیکیاں جل کر خاکستر ہو جاتی ہیں ایسی تمنا و آرزو شریعت اسلامیہ میں حرام و ممنوع ہے۔

اس کے مقابل ایک اور چیز ہے جسے ”غبطہ“ کہا جاتا ہے جسے ہم اپنی زبان میں رشک کہتے ہیں۔ اس رشک کا مفہوم یہ ہے کہ کسی پر اللہ تعالیٰ کا انعام دیکھ کر خوش ہونا اور یہ آرزو و تمنا کرنا کہ اللہ تعالیٰ یہ انعام و اکرام اس سے چھینے بغیر مجھے بھی عطا کر دے۔ یہ خیال یہ سوچ و تمنا شریعت اسلامیہ میں محمود و مستحسن ہے بلکہ یہ تمنا و آرزو انسان کو مفت میں نیکیوں سے لبریز کر دیتی ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں حس، غبطہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی ان دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے۔ جو آدمی راہِ حق میں مال و دولت خرچ کرتا ہے اس کے دروازے پر سانکوں

کا اژدھام رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دولت سے لوجہ اللہ خرچ کرتا ہے، فی سبیل اللہ بے دریغ مال لٹاتا ہے۔ اس کا دوسرا بھائی یہ سب کچھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے اس کی زبان قلب و قالب سے اس کیلئے دعائیں نکلتی ہیں لیکن ساتھ یہ بھی عرض کرتا ہے اے خالق و مالک! جیسا تو نے میرے اس بھائی کو نوازا ہے اور یہ تیری رضا کی خاطر اپنا مال خرچ کرتا ہے ایسے مجھے بھی توفیق عطا فرما۔ مجھے بھی اپنے خزانہ غیب سے وہ رزق عطا فرما کہ میں بھی تیری رضا و خوشنودی کی خاطر تیری ہی راہ میں مال خرچ کروں تجھے راضی کر کے ازلی سعید روحوں میں اپنا نام بھی نمایاں کر سکوں۔

دوسرا وہ آدمی جس کا سینہ علم و حکمت سے لبریز ہے۔ اللہ رب العزّة نے اس کے سینہ کو بے کینہ بنا دیا اور اسے قرآن و حدیث کے انوار سے منور کر دیا۔ اپنی پاک و بے عیب کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طیب و طاہر فرمودات کے اسرار سے اس کا سینہ گنجینہ بنا دیا وہ صبح و شام اللہ کے قرآن کی خدمت کرتا ہے اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کا درس دیتا ہے وہ ان دونوں انوار سے اپنے باطن کو منور و فروزاں کرتا ہے۔

اسے دیکھ کر اس کا مسلم بھائی اسے دعائیں دیتا ہے رات کی تاریکی میں اٹھ کر صلاۃ التہجد ادا کر کے سر بسجود ہو کر بھی اسے نہیں بھولتا۔ پھر وہ بارگاہ ذوالجلال والا کرام میں عرض کرتا ہے اے خالق و مالک مجھے بھی علم کی دولت عطا فرماتا کہ میں بھی تیرے قرآن کی خدمت کروں اور تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی اشاعت کروں۔

یہ دونوں آدمی اللہ کی بارگاہ میں سرخرو ہونگے اور ان کا یہ عمل قبولیت کی سند لے گا، انشاء

اللہ تعالیٰ۔

بہترین اسلام والا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ ؟ قَالَ : تُطْعِمُ الطَّعَامَ
وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۴
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۹
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۸
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین	رقم الحدیث (۱۰۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۰
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۸
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۰
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۳۰۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۸۹
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحته	جلد ۷	صفحہ ۱۵۳
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۳۳۰۱)	جلد ۷	صفحہ ۱۵۳
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۸۱)	جلد ۶	صفحہ ۱۱۱
قال احمد محمد شاكر وحمزه احمد الزين: اسنادہ صحیح	رقم الحدیث (۵۰۱۰)	جلد ۸	صفحہ ۱۰۲۹
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۶۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۲۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۶۲۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۰۲۹

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا: یا رسول اللہ! کونسا اسلام بہتر ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور ملاقات کرتے وقت السلام علیکم کہو اسے جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے تم نہیں پہچانتے۔

تُطْعَمُ الطَّعَامَ:

سخاوت و دریا دلی مومن کا طرہ امتیاز ہے وہ جب دینے پر آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے بہت کچھ دے دیتا ہے۔ اس کے پاس ضرورت مندوں کا اثر دھام ہوا کرتا ہے اس کے ہاں مہمانوں کی کثرت ہوا کرتی ہے۔ ضرورت مندوں کی ضرورتیں اس کے ہاں پوری ہوتی ہیں۔ کھانا کھلانا ایک بہت ہی اعلیٰ وصف ہے مہمانوں کو کھانا کھلانے والے مہمان نوازی کا اجر و ثواب لے لیتا ہے۔ غرباء و مساکین کو کھانا کھلانے والا صدقہ و خیرات کا اجر لے لیتا ہے۔

سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۵۳)	جلد ۴	صفحہ ۴
قال محمود محمد محمود:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۳۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۹۷۶
قال الالبانی:	صحیح		

ایسا وصف حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک میں بہترین اسلام ہے۔

سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

تصوف خدمتِ خلق کا نام ہے۔

آج بھی اللہ والوں کے آستانوں میں بلا امتیاز کھانا کھلایا جاتا ہے اور اس کھانے کی برکات سے کھانے والے بھی معمور ہو جایا کرتے ہیں۔ ایک مومن کو خوش کرنا ہی بہت بڑی نیکی ہے تو جہاں کوئی مرد حق آگاہ ہوا کرتا ہے وہاں اہل اسلام کی کثیر تعداد روزانہ حاضری دیتی ہے اور ان کے لنگر سے کھانا کھا کر خوش و مسرت سے معمور ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ تعلیمات نبویہ علی صاحبہا ألف الصلاة والتحيّة کے مطابق ہے یہی اللہ اور اسکے رسول کا حکم ہے۔ اَنْ تَطْعَمَ الطَّعَامَ کہ کھانا کھلاؤ یہی بہتر اسلام ہے۔

تَفَرُّ السَّلَامِ:

السلام علیکم کہ اشاعت کرنا نبوی تعلیم ہے۔ جو آدمی ہر ملنے والے کو السلام علیکم کہتا ہے یہ اس کے عاجز ہونے کی نشانی ہے یہی وصف تواضع انسان کو انسان بنا دیتا ہے۔ جس سے جان پہچان ہے اور جس سے جان پہچان نہیں ہر ایک کو السلام علیکم کہنا انسان کے اندر سے مادہ کبر (تکبر کا مادہ) ختم کر دیتا ہے تو جس کلمہ گو کے اندر تکبر نہ ہو اس کے انجام کے بارے میں پر امید رہنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو السلام علیکم کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے اجر میں وصف تواضع و انکساری نصیب فرمائے اور باطن کو غرور و تکبر جیسی کریہہ بیماری سے نجات عطا فرمائے۔

حفاظت الہیہ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ تَدْيِهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَعَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تَخْفَى بَنَانُهُ وَتَعْفُو آثَرُهُ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ .

مسند الامام احمد	رقم الحديث (٤٢٤٤)	جلد ٤	صفحہ ٢٨٥
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحديث (١٣٤٥١)	جلد ١٠	صفحہ ١٤٩
الترغيب والترهيب	رقم الحديث (١٢٤٣)	جلد ١	صفحہ ٢٦٥
قال المحقق:	صحیح		
سنن النسائي:	رقم الحديث (٢٥٣٣)	جلد ٥	صفحہ ٤٢
صحیح سنن النسائي	رقم الحديث (٢٥٣٤)	جلد ٢	صفحہ ٢١١
قال الالباني:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحديث (٥٤٩٤)	جلد ٣	صفحہ ١٨٥١
صحیح مسلم	رقم الحديث (١٠٢١)	جلد ٤	صفحہ ٩٥

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرما رہے تھے

بخیل اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کی مثال ایسے ہے جیسے دو آدمی ہوں ان کے بدن پر سینے سے ہنسی تک لوہے کی زرہیں ہیں۔ بس جب خرچ کرنے والا راہ حق میں خرچ کرتا ہے تو یہ زرہ اس کے جسم پر فٹ بیٹھ جاتی ہے یا یہ زرہ اس کے جسم پر پوری آ جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤوں کی انگلیوں کے پوروں کو چھپا لیتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کے نشان کو ظاہر نہیں ہونے دیتی۔

بہر حال چونکہ بخیل کچھ خرچ نہیں کرنا چاہتا اس لیے زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ چمٹ جاتا ہے پس وہ بخیل اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ زرہ کشادہ نہیں ہوتی (بلکہ جسم میں پھنس جاتی ہے)۔



زرہ انسان کی حفاظت کا سامان ہے اگر زرہ جسم پر ہو تو دشمن کے وار خپا جاتے ہیں وہ تلوار و نیزہ سے حملہ کرے یا تیر برسائے زرہ ان سب حملوں کو ناکام بنا دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو شیطانی حملوں سے بچاؤ کیلئے ایک زرہ عطا فرمائی ہے سخاوت و دریادلی سے وہ زرہ جسم انسان پر پھیلتی چلی جاتی ہے اور وہ پورے جسم کو ڈھانپ لیتی ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ سے زرہ یوں بڑھتی چلی جاتی ہے کہ انسان کے سر کو اپنی حفاظت میں لے لیتی ہے بلکہ سر سے لیکر پاؤوں کے ناخن تک ہر عضو کو ڈھانپ لیتی ہے تو اس کا واضح مطلب

یہ ہوا کہ

انفاق فی سبیل اللہ کے وصف سے متصف مرد مومن سخاوت کی پر نور عادت سے مزین، اللہ کا بندہ خدا داد زرہ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔ شیطان ہزار بار حملہ کرنا چاہے اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ وہ اللہ الکافی کی حفاظت میں رہتا ہے اور وہ اس عالم میں اپنی نعمت ایمان کو سلامت رکھنے میں کامیاب رہتا ہے۔

بخیل چونکہ مال خرچ نہیں کرتا اسے انفاق فی سبیل اللہ کے لفظ ہی پسند نہیں اس لئے وہ زرہ اس کے جسم پر سکڑتی جاتی ہے اس کے دو نقصان ہیں۔

زرہ کے سکڑنے سے جسم کو تکلیف ہوتی ہے کسی کروٹ چین نہیں آتا درد سے برا حال ہوتا ہے اور دوسرا نقصان یہ کہ دشمن آسانی سے دبوچ لیتا ہے اور اس کا کام تمام کر دیتا ہے۔

بخیل کی روح ہر وقت اضطراب میں رہتی ہے اسے سکون نام کی کوئی چیز نہیں ملتی اس پر طرفہ یہ کہ وہ، بخیل شیطان کے لئے ترنوالہ ہوتا ہے شیطان ایک ہی وار میں اس کے ایمان کا کام تمام کر دیتا ہے پھر وہ مسلمانوں میں چلتا پھرتا بھی مسلمانوں سے نہیں ہوتا بلکہ وہ شیطان کا آلہ کار بن چکا ہوتا ہے جو ملت اسلامیہ کیلئے درد سر بنتا ہے اور کسی وقت بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنَ الشَّيْطَانِ وَمَكْرِهِ بِبُرْكَهٖ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

دینے والا ہاتھ بہتر ہے

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ صُدَيْ بْنِ عَجْلَانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ أَنْ تَبْدُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَأَنْ تُمْسِكَ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى كَفَافٍ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى.

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابو امامہ صدیقی بن عجلان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابن آدم! تیرا ضرورت سے زائد مال خرچ کرنا تیرے لیے بہتر ہے اور ضرورت سے زائد مال کو روکے رکھنا تیرے لیے بدتر ہے۔

۶۹۵ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۳۳۳)	الترغیب والترہیب
۳۰۵ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۷۷۸۱)	سنن اکبری للبیہقی
۱۵۳ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۲۳۵۰)	سنن الترمذی
۵۴۱ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۳۲۳)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:
۱۱۳ صفحہ	جلد ۷	رقم الحدیث (۱۰۳۶)	صحیح مسلم

اور تجھے کفاف روزی پر ملامت نہ کیا جائے گا اور (مال خرچ کرتے ہوئے) ابتداء اپنے اہل و عیال سے کر اور (سن لیجئے!) اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔



أَنْ تَبْدُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انداز تعلیم کتنا حکیمانہ ہے کس تدبیر و فراست سے امت کو راہ حق بتاتے ہیں۔ ایک مال کی ضرورت نہیں وہ زائد از ضرورت مال اگر کسی بہتر مصرف میں آجائے اور اس سے نفع ہو تو یہیں سے ایک انسان کی دانائی عیاں ہوا کرتی ہے۔ ضرورت سے زائد مال کو کسی نفع بخش کاروبار میں لگایا جاتا ہے تاکہ اس کا صحیح فائدہ حاصل کیا جائے۔

اب غور کیجئے!

مال کسی انسان کو دینا کہ وہ اسے استعمال کر کے نفع دے یہ بہتر ہے یا یہ مال خالق و مالک کی بارگاہ میں پیش کر دینا اور ذوالجلال والا کرام کی راہ میں خرچ کر دینا بہتر ہے۔ کسی دوسرے انسان کو دیے ہوئے مال میں ہزار خدشات ہیں نفع کی بجائے نقصان بھی ہو سکتا ہے وہ رقم ڈوب جانے کا بھی اندیشہ ہوا کرتا ہے لیکن خالق و مالک کو دیا ہوا مال کبھی برباد نہیں ہوتا بلکہ مال بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہ مال فنا کی دنیا سے نکل بقاء کے جہاں میں چلا جاتا ہے اور اس کا نفع ابد الابد تک رہتا ہے۔

اگر یہی مال روکے رکھا اور اسے راہ حق میں خرچ نہ کیا تو یہ کسی طور پر بھی محمود نہیں ہے ایسا کرنے والا خسارہ میں ہے اس مال کا حساب اللہ کی بارگاہ میں دینا پڑے گا۔ جس کے مال کا حساب اللہ لینے پر آجائے اس آدمی کی خلاصی مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے غضب اور ناراضگی سے محفوظ فرمائے اور اپنے کرم کی دولت سے سرفراز فرمائے اور اپنی رضا کی خاطر حیات مستعار کے لمحات گزارنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

وَأَبْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ:

اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کیلئے پہلے اپنے اعزہ و اقارب کا انتخاب کرنا چاہئے۔ اس کا دوسرا فائدہ ہوگا ایک انفاق فی سبیل اللہ کا اجر و ثواب ملے گا دوسرا صلہ رحمی کا ثواب ملے گا۔ ویسے بھی یہ کوئی عقل مندی نہیں کہ انسان کے قریبی رشتہ دار بلکتے رہیں اور حسرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے رہیں اور وہ صدقہ و خیرات کسی اور کو دیتا رہے۔ انسانیت اور مروت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ پہلے اپنے بہن بھائیوں کو مد نظر رکھا جائے اور انکی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلَى:

انسان دو طرح کے ہوتے ہیں:

۱- دینے والا، سخاوت کرنے والا، مال راہ حق میں بانٹنے والا۔

۲- لینے والا، مانگنے والا۔

جب کوئی سخی کسی کو کچھ دیتا ہے، راہ حق میں خرچ کرنے والا جب کسی مفلوک الحال کی خدمت کرتا ہے، فی سبیل اللہ مال بانٹنے والا جب عطا کرتا ہے تو اس کا ہاتھ دیتے وقت اوپر ہوا کرتا ہے اور لینے والے کا مانگنے والے کا ہاتھ نیچے ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کو اوپر والا ہاتھ پسند ہے اور اس ہاتھ کو خیر کے وصف سے متصف کیا ہے یہاں

یہ بات یقینی ہے کہ جو ہاتھ راہ حق میں خرچ کیا کرتا ہے اس ہاتھ میں برکت بہت ہوا کرتی ہے۔
سخی ہر حالت میں سخی ہوا کرتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس کا خالق و مالک اس سے راضی
ہوا کرتا ہے۔

ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ

وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

الْيَدِ الْعُلْيَاءِ خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَالْيَدِ الْعُلْيَاءِ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى

السَّائِلَةُ.

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۶۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۸
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۱۶۳۸)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۸۴۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۳۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۶۷۴
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۷۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۲۱۷
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۳۰۲)	جلد ۵	صفحہ ۵۵۳
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیحان		
الموطا لامام مالک		جلد ۲	صفحہ ۹۹۸

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور حضور منبر پر جلوہ افروز تھے اور آپ صدقہ اور سوال نہ کرنے کا ذکر فرما رہے تھے

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ راہ حق میں خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔



صفحہ ۲۲۶	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۴۲۹)	صحیح البخاری
صفحہ ۱۱۱	جلد ۷	رقم الحدیث (۱۰۳۳)	صحیح مسلم

اللہ کے خصوصی خزانوں سے لبریز سخی افضل و برتر

ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنَّْا رِزْقًا
حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا. هَلْ يَسْتَوْنَ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا
يَعْلَمُونَ!

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ نے مثال بیان فرمائی اس عبد مملوک کی جو کسی چیز پر قادر نہیں اور وہ جسے ہم نے
اپنی جنابِ خاص سے رزق حسن عطا فرمایا تو وہ اس رزق کو سرّاً و جہراً خرچ کرتا ہے کیا یہ برابر
ہیں؟ (نہیں ہرگز نہیں) تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں بلکہ اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے۔



اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے وہ قرآن کریم میں کبھی بڑی بڑی حقیقتیں مثالوں سے سمجھاتا ہے
تا کہ عام آدمی بھی اس بات کو بخوبی ذہن نشین کر لے۔ یہاں ایک مثال کے ذریعے انفاق فی
سبیل اللہ کی نعمت سے سرفراز آدمی کا مقام و مرتبہ بیان فرمایا ہے تاکہ لوگ اس مثال کے ذریعے
راہ ہدایت پائیں اور فلاح و کامرانی حاصل کریں۔

(۱) النحل = ۷۵

ایک آدمی آزاد نہیں بلکہ عبد ہے پھر عبد مملوک ہے جو کسی چیز کا مالک نہیں بلکہ خود مملوک ہے اس کے پاس کچھ بھی نہیں بلکہ اسکا اپنا وجود بھی کسی دوسرے کی ملکیت ہے اور دوسرا وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے بھرے خزانے عطا فرمائے، عطیات الہیہ سے لبریز یہ کریم، اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں سے مالا مال ہے اور اسے جو رزق دیا گیا ہے وہ رزق بھی حسن و خوبی کا مرقع ہے اور اس پر مزید لطف و کرم یہ کہ وہ آدمی بخیل نہیں بخل جیسے وصف سے کوسوں دور ہے بلکہ سخی ہے تو دل دریا سخی ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں سخی افضل و برتر ہے، اللہ کا محبوب ہے جس کی گرد تک عبد مملوک نہیں پہنچ سکتا۔ اس سخی کے پاس اللہ تعالیٰ کے عطیات دو طرح کے ہیں۔

۱۔ سرّاً

ایسے عطیات اور ایسا رزق جسے صرف دل کی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔

۲۔ وجہراً

اور ایسا رزق بھی جسکا ظاہری آنکھوں سے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

وہ رزق جسے صرف دل کی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے اس کی تفصیل کوئی صاحب دل ہی بتا سکتا ہے بس اتنا معلوم ہے کہ ایسا ساقی عرفان خداوندی کی دولت بے دریغ لٹاتا ہے جو بھی اس کی بارگاہ میں آجائے بلکہ اس کی نگاہ کرم میں آجائے اس کے خفتہ بخت بیدار ہو جاتے ہیں اور اس کی قسمت پر ملکوتی جہاں رشک کرتا ہے یہ اس سخی کے فیض سے فیض یاب ہوا ہے جس کے پاس خدائی خزانے ہیں جو اس تسلسل سے اسے نصیب ہیں کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لیتے۔

محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوت و دریادلی کے متعلق حضرت خواجہ ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

آپ نے ہزار ہا بندگانِ خدا کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا ہزاروں مردہ دلوں میں نئی جان ڈال کر محبوبِ حقیقی تک پہنچایا اس دنیا میں جس طرح خالی ہاتھ لے کر آئے تھے اسی طرح خالی ہاتھ لے کر سرائے باقی کا سفر کیا حتیٰ کہ استعمال کے کپڑے بھی برادرانِ طریقت کو دے دیے۔ رحلت سے کچھ دن پہلے خوب خیرات کی۔ بعض افراد کو خیال ہوا شاید یہ خیرات دفعِ بلیہ کے لیے ہے۔ جب آپ کو اس بات کی خبر ہوئی فرمایا یہ سب نعمتِ وصال کا شکرانہ ہے اور فرطِ مسرت سے آبدیدہ ہو کر آپ نے یہ مصرع پڑھا

آج ملاوا کنتھ سوں سکھی سب جگ دینوں وار

آج اپنے محبوب سے ملنے کا دن ہے اسی خوشی میں تمام دولت لٹا رہا ہوں۔

اجروثواب اللہ کے ہاں

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

ترجمہ:

وہ لوگ جو راہ حق میں اپنے اموال دن اور رات کو سِرًّا وَعَلَانِيَةً خرچ کرتے ہیں ان کا اجر و ثواب ان کے رب تعالیٰ کے ہاں ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔



ہر نیکی کا اجر و ثواب عطا فرمانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ رب العزّة جسے چاہتا ہے اجر و ثواب عطا فرماتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے والے وہ سعید لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ انکا اجر و ثواب اللہ کے ہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد مبارک بالکل واضح ہے کہ ان کو جو اجر و ثواب ملے گا وہ خصوصی شان رکھتا ہے اور اس اجر و ثواب کو عام اجر و ثواب پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ وہ رب العالمین ہے، وہ ارحم الراحمین ہے جو جسے چاہے نواز دے اور جسے چاہے اپنی عنایات کریمانہ سے سرفراز فرمائے اس پر ہر ایک کو سر تسلیم خم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر لب کشائی کی اجازت نہیں۔

(۱) البقرہ ۲/۲۷۴

اللُّنْكَرَانُ وَمَحَافِظُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - قَالَ :

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ : اسْقِ حَدِيثَةَ فَلَانَ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شُرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَبِعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ "قَائِمٌ" فِي حَدِيثِهِ يَحْوِلُ الْمَاءَ بِمَسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ ! مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ : فَلَانٌ "لِلْاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ ! لِمَ تَسَأَلُنِي عَنِ اسْمِي ؟ فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ : اسْقِ حَدِيثَةَ فَلَانَ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟ فَقَالَ أَمَا إِذَا قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاتَّصَدَّقْ بِثُلْثِهِ وَاسْكُلْ أَنَا وَعِيَالِي ثُلْثًا وَارُدُّ فِيهَا ثُلْثَهُ.

رياض الصالحين	رقم الحديث (٥٦٢)	جلد ١	صفحة ٢٩٠
مختصر صحيح مسلم للمنزدي	رقم الحديث (٥٣٣)		صفحة ١٣٦
(تحقيق الالباني)			
صحيح مسلم	رقم الحديث (٢٩٨٢)	جلد ١٨	صفحة ٨٩

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ایک دفعہ ایک آدمی صحرا میں چلا جا رہا تھا تو اس نے بادل سے ایک آواز سنی فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ پس بادل کا یہ ٹکڑا الگ ہوا اور اس نے اپنا پانی ایک سیاہ سنگلاخ زمین پر برسا دیا تو ان نالوں میں سے ایک نالے نے اپنے اندر سارا پانی جمع کر لیا۔ تو یہ آدمی اس پانی کے پیچھے چلنے لگا تو دیکھا ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اپنی گینتی سے اپنے باغ کو پانی لگا رہا ہے تو اس آدمی نے اس باغ والے آدمی سے کہا یا عبد اللہ! (اے اللہ کے بندے) تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فلاں وہی نام جو اس نے بادل سے سنا تھا۔ تو اب اس باغ والے آدمی نے کہا یا عبد اللہ! (اے اللہ کے بندے) تم میرا نام کیوں پوچھتے ہو تو اس نے کہا میں نے سنا اس بادل سے جس کا یہ پانی ہے آواز دینے والا کہتا تھا فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ یہ وہی نام ہے جو تم

۶۶۰ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۲۶۳)	الترغیب والترہیب
		صحیح	قال المحقق:
۵۱۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۸۶۲)	صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۸۶۲)
		صحیح	قال الالبانی:
۲۳۷ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۳۱۳۱)	تحفة الاشراف
۲۲۳ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۷۵۱۲)	السنن اللبیبی للہبیبی

نے اپنا نام بتلایا ہے۔ (اب بتاؤ) تم اس باغ میں کونسا عمل کرتے ہو۔ اس نے کہا جب تم یہ سب کچھ بتا رہے ہو تو میں بتاتا ہوں میں اس باغ کی پیداوار کا حساب لگاتا ہوں میں اس کا ثلث (تیسرا حصہ) اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیتا ہوں اور اس کا دوسرا ثلث (تیسرا حصہ) میں اور میرے اہل و عیال کھاتے ہیں اور اس کا تیسرا ثلث (تیسرا حصہ) اس باغ میں دوبارہ لگا دیتا ہوں۔



اس حدیث پاک میں انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دی گئی ہے اور پہلی امتوں میں سے کسی مرد صالح کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنے مال میں سے ثلث اللہ کی راہ میں خرچ کرتا تھا اس کا اجر یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بادل کو بھیجتا ہے جو اس کے کھیت کو سیراب کرتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اللہ سب سے بڑا کرم فرمانے والا ہے۔

یہ پہلی امتوں کے ایک صالح آدمی پر اللہ کے کرم کی ایک جھلک ہے تو اس خیر الامم کے نیک و صالح افراد پر اللہ تعالیٰ کا کس درجہ کرم ہوتا ہوگا یہ کرم کرنے والا ہی بہتر جانتا ہے۔ آج اگر کسی کی کھیتی پر بارش ہو جائے اور وہ خصوصی طور پر سرفراز ہو جائے تو حیرانگی کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ دینے والا اللہ ہے اور وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر نہایت درجہ مہربان ہے۔

کرامت کا صدور:

فرشتے کی آواز سننا خرق عادت ہے اس اللہ کے بندے نے فرشتے کی آواز کو سنایا یہ اسکی کرامت ہے جب پہلی امتوں کی افراد سے کرامت کا صدور ہوتا رہا ہے تو یہ امت بانجھ نہیں ہے اس امت کے صلحاء سے بھی کرامت کا صدور ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔

صدقہ کی قبولیت اور اس کی تربیت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ

مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ فَإِنَّ
اللَّهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيَهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدَكُمْ فَلَوْهَ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ
الْجَبَلِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۴۱۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۳۶۳)	جلد ۸	صفحہ ۲۸۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۸۴۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۰
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۷۳۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۵
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۸۸۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۹۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۱
قال محمود محمد محمود:	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا:

صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۰۴)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۶۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۴
قال الترمذی:	حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۶۶۱)	جلد ۱	صفحہ ۳۵۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الدارمی	رقم الحدیث (۱۷۱۷)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۴۲
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۳۱۹)	جلد ۸	صفحہ ۱۱۳
قال شعیب الارنوط:	اسنادہ حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۳۷۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۷۵
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۱)	جلد ۵	صفحہ ۵۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۲
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۴)	جلد ۷	صفحہ ۸۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۵۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۶
قال المحقق:	صحیح		

جو آدمی حلال و طیب کمائی میں سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ طیب و حلال کمائی ہی کا صدقہ قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر اس کیلئے جس نے صدقہ کیا ہے اس صدقہ کو پالتا ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھڑے کو پالتا ہے اور اللہ اس صدقہ کو بڑھاتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔



لَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ :

اللہ تعالیٰ طیب و طاہر مال کو قبول کرتا ہے۔ یعنی راہ حق میں جو مال دیا جائے اس کا حلال ہونا ضروری ہے ہاں اگر کسی نے حرام مال سے راہ حق میں صدقہ کیا تو یہ صدقہ اس کا رد کر دیا جائے گا اس حرام مال کی بارگاہ الہی میں کوئی حیثیت نہیں۔

اگر کوئی انسان چوری کرتا ہے پھر اس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو یہ اس کا مال قبول نہیں بلکہ یہ اس کیلئے دوہرا وبال ہے کہ وہ احکام الہیہ کے استہزاء کا بھی مجرم ہے اور اللہ کے احکامات کا مذاق اڑانے والا اس کی رحمتوں سے دور بہت دور ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ

تَصَدَّقَ بِهِ ؛ لَمْ يَكُنْ لَهُ فِيهِ أَجْرٌ " وَكَانَ إِضْرُهُ عَلَيْهِ .

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۱۲۸۳) جلد ۱ صفحہ ۶۷۴

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۸۸۰) جلد ۱ صفحہ ۵۲۷

قال ابی البانی : حسن

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

جس نے حرام مال جمع کیا تم اسے صدقہ کر دیا تو ایسے آدمی کیلئے اس میں کوئی اجر و ثواب

نہیں بلکہ اس کا گناہ اس پر ہے۔



انسان کو اپنی ملک میں اختیار دیا گیا کسی اور کے مال میں تصرف کی اجازت نہیں۔ جو مال

اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے حلال نہیں کیا اس کیلئے اس میں سے صدقہ کرنا کسی طور پر درست نہیں۔

حلال مال سے صدقہ دینے سے بقیہ مال پاکیزہ تر ہو جاتا ہے تو جو مال سارے کا سارا

حرام ہے وہ کسی طور پر بھی پاک نہیں ہوگا اور اس مال کو صدقہ کرنے کی اجازت نہیں۔

يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ أَحَدُكُمْ فُلُوْهُ :

حلال و طیب کمائی کو راہ خدا میں خرچ کیا جائے تو اللہ الکریم اسے قبول کرتا ہے جس مال

کو اللہ تعالیٰ قبول کرے وہ مال بقیہ مال سے منفرد ہو جاتا ہے اس مال کی شان باقی مال سے ممتاز

سنن الکبریٰ	رقم الحدیث (۷۲۳۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۱
اتحاد سادۃ المتقین		جلد ۶	صفحہ ۱۰
کنز العمال	رقم الحدیث (۹۲۶۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۵

ہوتی ہے۔

آج ہم اپنے جانوروں کے بچے پالتے ہیں گھوڑے کے بچے کو پالا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ چھوٹا سا بچہ پورا گھوڑا بن جاتا ہے۔

اللہ ذوالجلال والا کرام بھی اہل ایمان کے صدقہ و خیرات کو اپنے دست قدرت میں لیکر پالتا ہے پھر وہ چند پیسے نہیں رہتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ پہاڑ جتنا بن جاتا ہے تو اہل ایمان کا اللہ کی راہ میں دیا ہوا ایک روپیہ بھی قیامت کے دن پہاڑ جتنا ہوگا یہ اللہ کا فضل ہے اللہ کے فضل و کرم کو کوئی بھی اپنے پیمانے پر تول نہیں سکتا۔

انفاق فی سبیل اللہ

کا

سات سو گنا تک اجر و ثواب

عَنْ خَرِيمِ بْنِ فَاتِكٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّهُ قَالَ :
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - : مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ
 اللَّهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِمِائَةٍ ضَعْفٍ .

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۶۴۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۰۴
قال شعيب الارنؤوط: اسناده صحیح			
المعجم الكبير للطبرانی	رقم الحدیث (۳۱۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۳
قال الترمذی: اسناده صحیح			
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۶۴۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۲
قال الالبانی: صحیح			
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۳۸۴۶)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۵
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۱۸۳)	جلد ۶	صفحہ ۴۹
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۳۵۲۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۲۲
المستدرک للحاکم		جلد ۲	صفحہ ۸۷

ترجمہ الحدیث:

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس نے فی سبیل اللہ کوئی چیز خرچ کی تو اس کیلئے سات سو گنا تک اجر لکھا جاتا ہے۔



اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ پر سات سو گنا اجر مرتب ہونے کو اس انداز میں بھی ذکر فرمایا ہے:

مَثَلُ الَّذِي يَنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةٌ حَبَّةٌ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔

ترجمہ:

ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال کو فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں دانہ کی مثال ہے جو سات بالیں اگاتا ہے جس کے ہر بال میں سو (100) دانہ ہے اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتا ہے ڈگنا کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ وسیع فضل والا اور دائمی علم والا ہے۔



انسان کھیتی میں ایک دانہ پھینکے اس سے سات بالیں اُگ آئیں اور ہر بالیں میں سو (100) دانہ ہو تو ہر سلیم الفطرت یہ کہے گا کہ ایک دانہ کے عوض سات سو دانہ ملے ہیں یہ تو اس دنیا کے دانہ کا مشاہدہ ہے تو جس صدقہ و خیرات کو کریم اللہ اپنے کرم والے ہاتھوں میں لیکر بڑھائے

(۱) البقرہ ۲۶۱/۲

اور اگر اس کا اجر و ثواب سات سو گنا کر دے تو یہ جائے تعجب نہیں کیونکہ وہ سخی ہے تو سب سے بڑا سخی اس کے جو دو کرم کو کوئی بھی اپنے پیمانے پر تول نہیں سکتا۔

وہی اللہ اپنے لطف و کرم کو یوں بھی بیان کرتا ہے:

وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ

اور اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے اس مقدار کو دو گنا کر دیتا ہے وہ قادر و قیوم ہے وہ علیٰ کل شئیٰ قدير ہے۔ اگر وہ کسی صدقہ و خیرات کرنے والے کو، اس آدمی کو جو بوجہ اللہ مال خرچ کرتا ہے سات سو گنا سے بھی ڈبل کر دے تو کسی کو کیا اعتراض وہ مالک ہے اور مالک الملک ہے یہ مالک جو چاہے کرے جس کو چاہے دے یہ اس کا اختیار کامل ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی خاطر کام کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

فی سبیل اللہ بے حساب دو
خالق و مالک بھی
بے حساب دے گا

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -:

لَا تُؤَكِّي فَيُؤَكِّي عَلَيْكَ

أَنْفِقِي أَوْ أَنْفِقِي أَوْ أَنْضِحِي وَلَا تُحْصِي ، فَيُحْصِي اللَّهُ عَلَيْكَ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۲۹)	جلد ۷	صفحہ ۱۰۴
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۳۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۷
ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۵۵۹)	جلد ۱	صفحہ ۴۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۷۹۱) (مختصراً)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۶۳
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۶۸۰۱)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۶۶
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۵۱)	جلد ۱	صفحہ ۶۹۹

ترجمة الحديث:

حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ کا بیان ہے کہ مجھے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندھن باندھ کر نہ رکھو (بلکہ خرچ کرتی رہو) ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تم پر بندھن باندھے گا۔ خرچ کرو اور گن گن کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی گن گن کر دے گا۔



حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں بخل جیسی فبیح عادت پر ضرب کاری لگائی ہے اور واضح کیا ہے کہ اگر تم دینا بند کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی بند کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ کی عطیات دو طرح کی ہیں:

- ۱۔ وہ عطیات جو کافر و مسلم میں مشترک ہیں، جو اپنوں اور بیگانوں کو ملتے ہیں یہ دنیاوی مال ہے جو بلا تفریق ہر ایک کو ملتا ہے اس میں کسی کے نیک یا بد ہونے کا دخل نہیں۔
- ۲۔ وہ عطیات جو صرف وہ اپنوں کو عطا فرماتا ہے اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے تو یہ

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۲۹
قال الالبانی:		صحیح
سنن ابی داؤد	جلد ۱	صفحہ ۵۳۱
صحیح سنن ابی داؤد	جلد ۱	صفحہ ۴۷۱
قال الالبانی:		صحیح

عطیات دینے بند کر دیتا ہے مثلاً یہ تقویٰ و طہارت جاتا رہے عبادت کا ذوق و شوق ختم ہو جائے۔
عفت و عصمت رخصت ہوں اور زہد و ورع جیسی بیمثال دولت ہاتھ سے نکل جائے۔

جب اللہ الکریم کی بارگاہ میں گن گن کر خرچ کرو گے تو وہ بھی جب دے گا تو گن گن
کر دے گا یعنی تمہارے طرف سے جب سخاوت محدود ہوگی تو اس کا عطیہ بھی محدود ہوگا یعنی
چند دن عبادت کا ذوق و شوق رہے گا کچھ عرصہ تقویٰ نصیب ہوگا پھر وہی پرانی ڈگر ہوگی اس لیے
گن گن کر راہ خدا میں نہیں دیتے بلکہ

اللہ کی راہ میں بے حساب دیتے ہیں اور دیتے وقت اپنے نفس کو خوش رکھتے ہیں اس کی
عادت یہ بناتے رہیں کہ اللہ کی بارگاہ میں مال و دولت دیتے وقت اسے کسی قسم کی گھٹن نہ ہو
جب یہ کیفیت پیدا ہوگی تو پھر

اللہ کی طرف سے بھی عنایات کریمانہ کی بارش ہوگی تقویٰ کی وہ دولت ملے گی کہ بڑے
بڑے متقی دیکھتے رہ جائیں گے زہد و ورع کی وہ سعادت ملے گی کہ خود زہد و ورع ناز کریں
گے عفت و عصمت کی وہ بہاریں نصیب ہوں گی کہ فرشتے بھی سلامی کیلئے حاضری دیں گے۔

بیماریوں کا علاج

عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : دَاوْرًا
مَرُضًا كُمْ بِالصَّدَقَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا:

اپنے مریضوں کا صدقہ سے علاج کرو۔



جس بیماری کا علاج کیا جائے اور وہ علاج کسی ماہر حکیم و طبیب سے ہو رہا ہو تو اللہ تعالیٰ
اس بیماری سے نجات عطا فرمادیتا ہے۔ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ساری کائنات
سے افضل و برتر حکیم ہیں بیماریوں کا علاج صدقہ سے بتایا ہے تو بات بالکل واضح ہوئی کہ جو
احباب صدقہ و خیرات کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے بیماری دور کر دیتا ہے بیماری اگر زوروں پر

الترغیب والترہیب

جلد ۱ صفحہ ۳۵۸

صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۷۴۴)

قال الالبانی: حسن لغیرہ

ہو اور اطباء اسے لاعلاج قرار دیں لیکن وہ بیمار یا اس کے اعز و اقارب اللہ کی راہ میں صدقہ دینا شروع کر دیں، فی سبیل اللہ مال خرچ کریں تو انشاء اللہ وہ بیماری قابو میں آ جائے گی پھر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایک دن وہ بھی آئے گا جب بیماری کا نام و نشان تک نہ ہوگا۔

بیماری کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ جسمانی بیماری

۲۔ روحانی بیماری

صدقہ و خیرات سے جہاں جسمانی بیماریوں سے نجات ملتی ہے انسان شفا یاب ہوتا ہے وہاں اس صدقہ سے روحانی بیماریوں سے بھی نجات مل سکتی ہے۔

ایک انسان حسد و کینہ کی بیماری میں مبتلا ہے یا تکبر جیسی کریہہ بیماری اسے لاحق ہے اگر وہ لوجہ اللہ مال خرچ کرتا رہے دین حق کی اشاعت و سر بلندی کیلئے اپنی دولت صرف کرتا رہے تو اس کے بارے میں امید رکھی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ان بیماریوں سے شفاء عطا فرمائے گا پھر جب یہ سخی یہ دین کا درد رکھنے والا اس جہاں سے رخصت ہوگا تو ان بیماریوں سے پاک و صاف اور مبرا و منزہ ہو کر رخصت ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک کے صدقے ہم سب کو ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ و مامون فرمائے۔

انفاق فی سبیل اللہ کی برکات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ " لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ، لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصَدِّقُ عَلَى غَنِيِّ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيِّ فَأَتَى فَقِيلَ لَهُ أَمَا صَدَقْتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَأَمَا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زَانَاهَا وَأَمَا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعْتَبَرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى .

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پہلی امتوں میں ایک آدمی نے کہا:

میں اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرونگا وہ اپنے صدقے کا مال لیکر نکلا اور اس نے ایک چور کے ہاتھ پر صدقہ کا مال رکھ دیا صبح لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے کہ آج رات چور پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا: اے اللہ! تمام خوبیاں تجھے ہی زیبا ہیں! میں نے چور پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ اپنے صدقہ کا مال لیکر نکلا اور ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات زانیہ پر صدقہ کیا گیا تو اس صدقہ کرنے والے نے

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۲۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۴
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۱۹)	جلد ۵	صفحہ ۵۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۲۲)	جلد ۲	صفحہ ۲۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۳۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۶۵)	جلد ۸	صفحہ ۲۶۴
الجامع الاحکام القرآن		جلد ۸	صفحہ ۱۷۶
جامع اصول	رقم الحدیث (۴۶۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۵۷۷

کہا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں میں نے زانیہ پر صدقہ کر دیا؟ میں پھر صدقہ کرونگا۔ وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک غنی (مالدار) کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح لوگ باتیں کرنے لگے آج رات غنی پر صدقہ کیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کیا میں نے چور، زانیہ اور غنی پر صدقہ کر دیا؟ تو اس کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہا: تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے تو نے جو چور پر صدقہ کیا شاید وہ چوری سے رک جائے تو نے جو زانیہ پر صدقہ کیا ہو سکتا ہے وہ زنا سے باز آ جائے اور تو نے جو غنی کو صدقہ کیا ہے ہو سکتا ہے وہ تیرے اس عمل سے عبرت پکڑے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو مال دیا ہے اس سے صدقہ کرنے لگے۔



اخلاص و للہیت سے کیا جانے والا کوئی بھی عمل بے کار نہیں جاتا۔ زیر نظر حدیث پاک میں غور کیجئے۔ سابقہ امتوں میں ایک آدمی اخلاص سے لبریز ہو کر صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے صدقے کو قبول و منظور فرمالتا ہے تو اس خیر الامم کا کوئی فرد اگر صدقہ کرے گا تو یقیناً اس کا صدقہ قبول منظور ہوگا۔ وہ عمل جس میں نام و نمود نہ ہو وہ اللہ ذوالجلال والا کرام کو بڑا محبوب ہوا کرتا ہے عمل بے ریا ہی آخرت کیلئے ذخیرہ ہوا کرتا ہے اور یہی عمل رفع درجات کا ذریعہ بنتا ہے۔

اخلاص و للہیت کا فیضان ملاحظہ ہو غلطی سے چور پر صدقہ کر دیا گیا، زانیہ کو صدقہ دے دیا گیا اور مالدار کے ہاتھ میں صدقہ تھا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس پیکر اخلاص کا یہ صدقہ اس طرح قبول فرمایا کہ ایک ہستی کو اس صدقہ کرنے والے کے پاس بھیجا

یہ کون ہو سکتا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ کوئی فرشتہ ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ جس نبی کی امت ہو اس نبی علیہ السلام پر وحی آئی ہو اور اللہ کے نبی نے کسی کو حکم الہی دے کر اس کے پاس بھیجا ہوا۔

یہ آنے والا آیا اور اسے صدقہ کی قبولیت کی بشارت دے گیا۔

صحیح مسلم میں صراحت یہ الفاظ مذکور ہیں

أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ قُبِلَتْ .

تیرا صدقہ بارگاہ الہی میں قبول ہو گیا ہے۔

وہ صدقہ دینے والادل برداشتہ ہو رہا تھا اس کا صدقہ کبھی چور کے ہاتھ، کبھی بدکار عورت کے ہاتھ اور کبھی مالدار کے ہاتھ میں لیکن پھر بھی وہ ہمت نہیں ہارتا بلکہ ہر مرتبہ حمد و ثنا اللہ تعالیٰ کی کرتا ہے اپنے صدقہ کو اچھے لفظوں سے یاد نہیں کرتا کیونکہ اس کا یہ عمل ریاکاری کے داغوں سے مَعْرَ ا تھا اور اس کا اجر و ثواب صرف اللہ وحدہ لا شریک سے لینا چاہتا تھا۔

اخلاص سے لبریز اس صدقہ کی قبولیت اس طرح ہوئی کہ جس چور کو صدقہ ملا اللہ تعالیٰ نے اسے مزید چوری کے جرائم سے روک دیا تو نسیق الہی سے وہ اس جرم سے باز آ گیا بدکارہ کو اللہ تعالیٰ نے بدکاری سے روک لیا اور جس غنی کے ہاتھ میں صدقہ کا مال گیا اللہ تعالیٰ نے اس غنی پر اپنی توفیق کے دروازے کھول دیے اور اس نے اپنے مال سے راہ حق میں صدقہ خیرات کرنا شروع کر دیا۔

یہ سابقہ امتوں سے ایک امتی کے اخلاص کا ثمر ہے تو اس امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اخلاص و للہیت سے لبریز افراد کی برکات کا عالم کیا ہوگا۔

اولیاء کرام کے دربار کا لنگر ہر ایک کے لیے کھلا ہوتا ہے اور وہ اتنا خیرات و برکات سے معمور ہوتا ہے کہ اگر کوئی جرائم پیشہ گنہگار ان کے خون سے چند لقمے کھا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس صاحب آستانہ، پیکر اخلاص و وفا کی برکت سے اس مجرم کو توبہ کی سچی توفیق دے دیتا ہے جس سے اس کی بقیہ زندگی ذوق عبادت میں گزرتی ہے اور ذکر الہی کی مے سے مست ہو کر گزرتی ہے۔

الْبِرِّ كَا حِصُولِ

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ

عَلِيمٌ ۱

ترجمہ:

تم ہرگز ”الْبِرِّ“ کو نہیں پاسکتے جب تک تم اللہ کی راہ میں وہ مال خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہو اور جو کچھ بھی تم فی سبیل اللہ خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے خوب جاننے والا ہے۔



سید قطب لکھتے ہیں

الْبِرُّ - وَهُوَ جَمَاعُ الْخَيْرِ ۲

البر ہر قسم کی خیر و بھلائی کو کہتے ہیں۔

اس خیر و بھلائی میں اطاعت و فرمانبرداری، تقویٰ و طہارت، خوف و خشیت الہی، رحمت

و رافت، جنت اور دائمی انعامات سب کچھ آ جاتا ہے۔

اب مفہوم واضح ہوا کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار بندہ بنا چاہتا ہے اس کے

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کی دولت لینا چاہتا ہے دل کو تقویٰ کی دولت سے لبریز

(۱) آل عمران ۹۲/۳ -

(۲) فی ظلال القرآن ۱/۲۲۳

کرنا چاہتا ہے اپنے من کو طیب و طاہر کرنا چاہتا ہے خشیت الہی کے انوار سے اپنی روح کو منور کرنا چاہتا ہے اور بالآخر دائمی و سرمدی انعامات کی جگہ جنت جانا چاہتا ہے تو اسے چاہیے جس چیز سے محبت کرتا ہو اسے فی سبیل اللہ خرچ کرے۔

فی سبیل اللہ کی کئی شاخیں اور شاخیں ہیں ان میں سب سے افضل ایسے کام میں معاونت ہے جس سے دین کو تقویت ملے اس دور میں دینی مدارس کے قیام اسلامی درسگاہوں کے انتظام و انصرام میں اپنی قیمتی اور محبوب متاع خرچ کرنا چاہیے یا درہے دینی درسگاہوں کی آباد کاری میں خرچ کیا ہوا ایک روپیہ دیگر جگہ خرچ کیئے ہوئے سو روپیہ سے بہتر و افضل ہے کیونکہ اس عمل سے دین حق کو تقویت ملتی ہے تو جس خوش نصیب کا مال و دولت اللہ تعالیٰ دین کی اشاعت و ترویج میں لگالے اسے اپنے مقدر پر ناز کرنا چاہیے یا درہے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وسیع سلسلہ جو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضور سید العالمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ان گنت صدیوں پر محیط ہے یہ دین حق، دین اسلام کی اشاعت و ترویج کیلئے ہی ہے تو جس کی محبوب کمائی سے دین کو تقویت ملے وہ یقیناً انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے قیوض و برکات سے مالا مال ہے اور فیضان نبوت سے لبریز سینہ عالم آخرت میں سرخرو ہوگا اور کامیابیاں اس کا مقدر ٹھہریں گی۔

فی سبیل اللہ خرچ کیا ہو مال

اپنا مال ہے اور

بچا کر رکھا گیا مال ورثا کا مال ہے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ ؟ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا آخَرَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴۲)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۲۳
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۶۱۱)	جلد ۶	صفحہ ۲۳۹
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۳۷۷)	جلد ۲	صفحہ ۷۶۸
قال الالبانی: الصحيح	صحیح		
قال الالبانی:	رقم الحدیث (۱۳۸۶)	جلد ۳	صفحہ ۴۷۴
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۶۲)	جلد ۱	صفحہ ۶۶۰
قال المحققون:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۹۲۰)	صحیح	جلد ۱	صفحہ ۵۳۸
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمہ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کون ہے کہ جسے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا پس ایک مومن کا مال تو وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا اور اسکے وارث کا مال وہ ہے جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑا۔



حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اس بھری کائنات میں کوئی دانا و بینا نہیں ہے بلکہ عقل و خرد کی جسے بھی خیرات ملتی ہے وہ بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتی ہے۔ اس حدیث پاک میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت کو کس حکیمانہ انداز سے واضح کیا گیا ہے۔ انسان کو اس مال سے ہی زیادہ محبت و چاہت ہونی چاہیے جو مال اسکا ہے اور جس مال نے اس کے پاس رہنا ہے۔ جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا گیا وہی مال اس کا ہے اور جو خرچ کرنے سے رہ گیا وہ اسکا نہیں بلکہ اسکے ورثا کا ہے۔

فی سبیل اللہ خرچ کیا ہو مال فانی مال نہیں رہتا بلکہ وہ اللہ الباقی کے کرم سے باقی بن جاتا ہے یہ جہاں ناپائیدار، اس کی اشیاء حادث، اس کا مال و متاع فانی لیکن جو اللہ کی رضا کیلئے اس کے بتائے ہوئے راہ میں خرچ کر دیا جائے وہ ناپائیدار سے پائیدار ہو جاتا ہے فانی کی صفت اس سے فنا سے ہو جاتی ہے اور وہ ابدی بن جاتا ہے اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والا وہ

خوش نصیب ہے جس کے مقدر میں باقی جہاں کی باقی نعمتیں ہیں اور ابدالاً باء تک ان انعامات سے لطف اندوز ہوتا رہے گا۔

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ :

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ
أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ عَزًّا وَجَلًّا.

صفحہ ۱۳۳	جلد ۶	رقم الحدیث (۱۶۳۳)	شرح النبی للبغوی قال المحقق:
		هذا حدیث صحیح	صحیح مسلم
صفحہ ۱۱۶	جلد ۱۶	رقم الحدیث (۲۵۸۸)	تحفة الاشراف
صفحہ ۲۲۵	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۳۰۰۳)	تحفة الاشراف
صفحہ ۲۳۲	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۳۰۰۷۲)	جامع الاصول
صفحہ ۵۷۵	جلد ۵	رقم الحدیث (۳۶۶۰)	الموطا لمام مالک
صفحہ ۱۰۰۰	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۲)	سنن الترمذی
صفحہ ۳۱۵	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۰۳۶)	قال الترمذی:
		هذا حدیث حسن صحیح	صحیح سنن الترمذی
صفحہ ۳۹۰	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۰۲۹)	قال البانی:
		صحیح	

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 صدقہ نے کبھی مال کم نہیں کیا اور معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت بڑھا دیتا
 ہے اور جو اللہ تعالیٰ کیلئے تواضع و انکساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے رفعت و بلندی سے نوازتا ہے۔



سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۸۱۷)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۲۰۵)	جلد ۷	صفحہ ۵۲ (الفاظ مختلف)
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیحان		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۲۰۰)	جلد ۷	صفحہ ۲۵۹
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۳۲۸)	جلد ۵	صفحہ ۲۳۲ (مختصر)
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۲۳۸)	جلد ۸	صفحہ ۴۰
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۵۸
قال المحقق:	صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۶۲۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۲
قال المحقق:	صحیح		

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ:

صدقہ مال کو کم نہیں کرتا بلکہ صدقہ سے مال میں ایسی برکت آتی ہے جس سے تمام اہل خانہ مستفید ہوتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی حقیقت بیان ہوئی ہے آج جب صدقہ کیا جاتا ہے تو سوچ آتی ہے کہ اس سے مال میں کمی واقع ہوگی لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرمادیا صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔

ہمارے اسلاف میں کتنے ایسے افراد ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں بے دریغ مال خرچ کیا لیکن زندگی بھر انکا مال کم نہیں ہوا بلکہ ان کے مال میں اضافہ ہی ہوتا گیا یہ انکے ایمان کی مضبوطی کی وجہ سے ہے انکا اس ارشاد گرامی پر یقین کامل ہے اور یقین کامل والا کبھی محروم نہیں رہا کرتا۔

صدقہ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ اپنا وعدہ پور فرمایا کرتا ہے کمی نہ ہونے کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:

- ۱۔ مال میں برکت ہو جائے۔
 - ۲۔ اللہ تعالیٰ اس مال کا معاوضہ عطا فرمادے یعنی کہیں سے اسے مال مل جائے جہاں سے ملنے کی توقع نہ ہو يَرْزُقُهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ کا عملی ظہور ہو۔
- یہ معاوضہ کبھی صالح اولاد کی صورت میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مال خرچ کرنے سے نیک و صالح اولاد عطا فرماتا ہے اولاد اس ظاہری سرمایہ سے بڑا سرمایہ ہے۔ اولاد صالح اس جہاں میں اللہ ذوالجلال کا خصوصی عطیہ ہے۔ وہ اولاد نیکی کرے گی فعل خیرات کی دلدادہ ہوگی اس سے اس کا یہ جہاں تو یہ جہاں رہا عالم آخرت بھی سنور جائے گا۔

۳۔ مال کا اجر و ثواب ملے گا۔

یہ اجر و ثواب قیامت کو ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اس صدقہ کے عوض اسے جنت عطا فرمائے گا جہاں ابدی نعمتیں اس کا انتظار کر رہی ہوں گی اور اللہ ذوالجلال کا جمال بھی اسے نصیب ہوگا پھر اللہ تعالیٰ کی رضا سب سے بڑی دولت اسے ملے گی۔

وَرِضْوَانٍ مِّنَ اللَّهِ الْأَكْبَرِ

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ، وَوَأْفَقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَالًا فَقُلْتُ: الْيَوْمَ أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا. قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ قُلْتُ: مِثْلَهُ وَآتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟ فَقَالَ أَبْقَيْتَ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ. قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا.

ترجمة الحديث:

حضرت عمر بن الخطاب امیر المؤمنین - رضی اللہ عنہ - نے ارشاد فرمایا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو اس وقت میرے پاس کافی مال تھا۔ تو میں نے (اپنے آپ سے) کہا اگر میں کسی دن ابو بکر سے سبقت لیجانے کا جذبہ رکھتا ہوں تو آج میں ابو بکر سے سبقت لے جا سکتا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنا آدھا مال لیکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اپنے اہل خانہ کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا جتنا مال لایا ہوں اتنا گھر والوں کیلئے چھوڑ آیا ہوں۔ اسی دوران ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ اپنا سارا مال لے آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر اپنے گھر والوں کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو تو انہوں نے عرض کی: میں اپنے گھر والوں کیلئے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ کر آیا ہوں۔

حضرت عمر فرماتے ہیں: میں نے (اپنے دل میں کہا) میں کسی معاملہ میں بھی ابو بکر سے بڑھ نہیں سکتا۔



یہ ہیں ہمارے اسلاف جن پر ملت اسلامیہ کو ناز ہے۔ یہ ہیں حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنہم۔ جن سے آج بھی اس عالم رنگ و بو میں بہا رہے۔ یہ وہ خوش نصیب افراد ہیں جنہیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی درسگاہ کے طالب علم ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ مکتب خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض یاب ہونے والی وہ سعید ارواح ہیں جن کے تقدس و طہارت کو قدسی بھی سلامی کرتے ہیں۔

معلم کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرو۔ یہ ہدایت کے تارے، یہ صحابہ کرام۔ رضی اللہ عنہم۔ اپنے اپنے گھروں کو جاتے ہیں جتنی انہیں توفیق ملتی ہے اتنا مال بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کر دیتے ہیں۔

مراد رسول حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ بھی اپنے گھر کا رخ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد

گرامی بار باران کے دل پر دستک دیتا ہے: فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ - اے اہل ایمان خیر و فلاح کے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جاؤ۔ آپ دل میں ہی دل میں کہتے ہیں آج حسن اتفاق سے میرے پاس مال و دولت کافی ہے آج موقع بھی ہے اس لیے بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اتنا مال پیش کر دوں کہ سب سے بڑھ جاؤں یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق - رضی اللہ عنہ - سے بھی بڑھ جاؤں۔ گھر پہنچ کر کل مال کے دو حصے کر دیے اور ایک حصہ گھر والوں کیلئے چھوڑ کر دوسرا حصہ بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کر دیا۔

ادھر پیکر اخلاص و وفا حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سن کر اپنے گھر روانہ ہوتے ہیں۔ یہ مرکز صدق و صفا گھر کی ہر چیز اٹھالاتا ہے گھر میں جو کچھ بھی نظر آیا اسے اپنے سر پر رکھا اور بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو گئے۔

زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ الفاظ مبارکہ نکلے:

يَا بَابُكَرٍ! مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ؟

اپنے اہل خانہ بیوی بچوں کیلئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو جواب عرض کیا وہ آج بھی تاریخ اسلام میں سنہری حروف سے جگمگا رہا ہے اور صدیق کے رتبہ ایمان کا اظہار کر رہا ہے۔ عرض کی: أَبْقَيْتَ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ.

میں اہل خانہ کیلئے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ کر آیا ہوں۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سامنے موجود ہیں اور صدیق اکبر کا جواب ہے کہ میں گھر میں اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ تو بات بالکل واضح ہے کہ اگر صدیق اکبر کے ایمان ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سامنے بھی ہوتے ہیں اور گھر میں بھی ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلووں سے اہل ایمان کی کوئی بھی جگہ خالی نہیں۔

اب غور فرمائیے! حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا کچھ بھی باقی نہ رکھا کیا اس کے باوجود حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کنگال ہوئے نہیں ہرگز نہیں وجہ واضح ہے کہ فرمان رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے: **مَنْ نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ: صَدَقَةٌ مَالٍ كَمْ نَهَيْتُ كَرْتًا۔**

مَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا:

کسی کو معاف کر دینا بہت بڑی نیکی ہے معاف کرنے والے کو جو ایمانی مسرت ہوتی ہے اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس نے کبھی کسی کو اللہ کی خاطر معاف کیا ہو۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے معاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عزت سے سرفراز فرماتا ہے۔ جسے عزت دینے والا اللہ ہو جسے سرفرازی عطا کرنے والا واحد لا شریک ہو اس کی عزت و کرامت کا عالم کیا ہوگا۔

وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ:

اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ رفعتیں عطا فرماتا ہے اسے وہ بلندیوں نصیب ہوتی ہیں جزا کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔

فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے سے وہ مال باقی ہو جاتا ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِهِ وَسَلَّمَ: مَا بَقِيَ مِنْهَا؟ قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا.

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۸)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۲
قال الترمذی:	هذا حدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۹۵
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۲۵۳۳)	جلد ۶	صفحہ ۹۷ (حصہ اول مختصر)
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۲۲)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۶۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۳۱۹)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۳۸
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۲۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۶۵۹
قال المحقق:	صحیح		

بھیڑ ذبح کی (اور اس کا گوشت صدقہ کرنا شروع کر دیا) تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس گوشت سے کیا بچا ہے؟

تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ایک بازو باقی بچا ہے۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس بازو کے علاوہ باقی سب بچ گیا ہے۔



اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں ایک بہت بڑی حقیقت سمجھائی ہے جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا جائے وہ فانی نہیں ہوتا بلکہ وہ باقی بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر و ثواب قیامت کو عنایت فرمائے گا۔ قیامت کے دن ملنے والا اجر فانی نہ ہوگا بلکہ وہ ابدالاً باد تک رہے گا۔ لیکن ہم جو چیز اپنے لیے رکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ باقی ہے اور جو اللہ کی راہ میں دے دی وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ چلی گئی ہے۔

آج صدقہ و خیرات کرتے وقت بہت کچھ سوچا جاتا ہے کاش ہم اپنی فکر کے پیمانے توڑ دیں اور اپنی تمام تر سوچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ڈھال لیں جو خوش نصیب تعلیمات نبویہ کے مطابق زندگی گزارتا ہے اس کا مال و دولت سے فانی کی صفت فنا ہو جاتی ہے وہ مال اللہ الباقی کے کرم سے باقی ہو جاتا ہے بلکہ سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے والا خوش نصیب اپنے سانسوں کو بھی باقی بنا لیا کرتا ہے جبکہ اس کا ہر سانس رضائے الہی کیلئے ہوگا تو اللہ کی رضا پر ملنے والا اجر و ثواب بھی لا فانی ہوگا۔

امت کے والی حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راہ حق میں مال

خریج کرنے والے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو کتنا عزیز بخشا اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِأَلْفِ دِينَارٍ فِي كُمِّهِ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَفَنَّرَهَا فِي حِجْرِهِ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُقَلِّبُهَا فِي حِجْرِهِ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب جیش العسرة غزوہ تبوک تیار کیا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنی آستین میں ایک ہزار دینار ڈال کر لائے اور انہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جھولی میں پھیلا دیا۔

مشکوٰۃ المصابیح	قال الالبانی:	رقم الحديث (٦٠٤٣)	جلد ٣	صفحة ١٤١٣
مشكاة المصابيح	المستدرک للحاکم	رقم الحديث (٦٠٤٣)	جلد ٣	صفحة ١٤١٣
مسند الامام احمد	قال حمزه احمد الزين:	رقم الحديث (٣٦٠٩)	جلد ٣	صفحة ٦٣
صحیح سنن الترمذی	قال الالبانی:	رقم الحديث (٢٠٥٠٨)	جلد ١٥	صفحة ٢٦٨
سنن الترمذی	قال ابو عيسى:	رقم الحديث (٣٤٠١)	جلد ٣	صفحة ٥١٥
تحفة الاشراف	هذا حديث حسن	رقم الحديث (٣٤٢١)	جلد ٥	صفحة ٣٩٢
	هذا حديث حسن غريب من هذا الوجه	رقم الحديث (٩٦٩٩)	جلد ٤	صفحة ٢٠٠

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اپنی جھولی میں حرکت دیتے تھے اور فرماتے تھے

مَاضِرٌ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ

آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے کوئی ضرر نہیں۔

یہ جملہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔



حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے دین حق کی اشاعت و ترویج میں بار بار مال خرچ کیا کہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہو گئے پھر یہ خرچ کیا ہو مال باقی کیا ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بقیہ تمام زندگی کے اعمال کو حسن و رضا کی مہر سے مزین کر گئے اور آپ کی حیات مبارکہ کے ہر عمل کی خیر سے لبریز ہونے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہر مثبت فرمادی۔

اللہ کا لطف و کرم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : أَنْفِقْ يَا بَنَ آدَمَ يُنْفِقُ عَلَيْكَ .

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۴۹۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۳۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۹۳)	جلد ۷	صفحہ ۶۹
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۶۹۵
قال المحققون:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۹۱۵)		جلد ۱	صفحہ ۵۴۵
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۴۹۶)	جلد ۷	صفحہ ۱۲۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۳۸)	جلد ۸	صفحہ ۲۱۱
قال احمد محمد شاكر:	هو صحیح		

اے آدم کے بیٹے! اللہ کی راہ میں خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔



اللہ تعالیٰ نے ان دو لفظوں میں انسان سے کتنا بڑا وعدہ فرمایا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ.

اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔

اس احکم الحاکمین اس رب العالمین کا ارشاد گرامی ہے اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ. اے آدم کے

بیٹے راہِ خدا میں مال خرچ کر يُنْفِقْ عَلَيْكَ تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔

ایک مسلم کی عادت ہے کہ وہ اللہ کی راہ میں بے دریغ مال خرچ کرتا ہے۔ غرباء

و مساکین کا خیال رکھتا ہے یتیمی کے سروں پر دستِ شفقت رکھتا ہے۔ بیواؤں کی خبر گیری کرتا

ہے راہ چلتے مسافروں کو بھی عطیات دیتا ہے اگر کوئی مفلوک الحال آجائے اسے بھی دامن

بھر کر دیتا ہے اگر کوئی سواالی اس کے پاس آجائے تو اسے بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔ اللہ تعالیٰ کا

وعدہ ہے اے انسان تو خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔

اگر ایک مومن آج فی سبیل اللہ مال خرچ کرتا ہے تو انشاء اللہ کل اس پر بھی خرچ کیا

جائے گا اس ناپائیدار دنیا میں اپنی ثروت راہِ حق میں لٹانے والا مایوس نہ ہو کل قیامت کے دن

اس پر کرم کرنے والے بھی ہونگے۔ آج پیاسوں کو پانی پلانے والا کل حوض کوثر کے جام لبوں

سے لگائے ہوئے ہوگا آج غرباء و مساکین کو کھانا کھلانے والا کل جنت میں اللہ تعالیٰ کی مہمانی

کے مزے لوٹ رہا ہوگا۔

آج مال خرچ کر کے کسی کو مصیبت و پریشانی سے چھٹکارہ دلانے والا یاد رکھے کہ کل

جب اس پر نزع کا عالم ہوگا، اس پر پریشانی کا بسیرا ہوگا تو اللہ کے وعدہ کے مطابق کوئی تو آئے گا اور اسے وہ کچھ دے گا جس سے اس کی پریشانی ختم ہو جائے۔ آج اس دنیا میں کسی بے سہارا کے کام آنے والا امید رکھے کہ اگر کہیں کل اس کی عدم موجودگی میں اس کی اولاد پر کوئی آفت آئے گی تو اللہ الکریم کسی کو ان پر مامور فرمائے گا جو ان کے جملہ کام سرانجام دے گا۔

اللہ تعالیٰ کا یہ کرم صرف اس جہاں میں ہی نہیں بلکہ عالم برزخ اور عالم آخرت میں بھی

ہوگا۔

فرشتوں کی دعائیں لینے والا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ - :

مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا : اللَّهُمَّ

أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ : اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا.

ترجمہ الحديث:

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دن جس میں اللہ کے بندے صبح کرتے ہیں دو فرشتے اترتے ہیں ان میں ایک کہتا ہے:

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۴۲)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۰)	جلد ۷	صفحہ ۸۳
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۹۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۰
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۳۴۱)	جلد ۱	صفحہ ۶۹۴
قال المحققون:	صحیح		
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۹۱۳)		جلد ۱	صفحہ ۵۴۵
قال البانی:	صحیح		

اے اللہ! جو تیری راہ میں خرچ کرنے والا ہے اس کا بدل عطا فرما اور دوسرا فرشتہ

کہتا ہے:

اے اللہ! جو تیری راہ میں مال کو خرچ کرنے سے روکنے والا ہے اس کا مال تلف فرما۔



ملائکہ کی دعائیں:

جس بندہ مومن کیلئے کوئی دعاء خیر مانگنے والا ہے اسے انشاء اللہ ہر قدم پر کامیابی ملے

گی۔ دعا تقدیر بدل دیتی ہے۔ پھر طیب و طاہر زبان سے نکلنے والے کلمات یقیناً دونوں جہانوں

میں سرخرو کر دیتے ہیں۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں یہ ملائکہ معصوم عن الخطاء ہیں ان کے

دامن پر گناہ کا کوئی داغ نہیں یہ پاک دل و پاک زبان جب کسی کیلئے دعا کرتے ہیں تو اس کے

وارے نیارے ہو جاتے ہیں۔ یہ فرشتے یہ ملائکہ خود بخود کچھ نہیں کرتے بلکہ یہ وہی کرتے ہیں جو

ان کا خالق و مالک ان کا پروردگار انہیں حکم دیتا ہے۔ تو اب غور کیجئے

اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا کسی قدر خوش نصیب ہے کہ اس کیلئے فرشتے دعائیں

مانگتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو اس کیلئے دعائیں مانگنے کا حکم صادر فرماتا ہے۔

جس آدمی کیلئے خود خالق و مالک فرشتوں کو دعائیں مانگنے کا حکم دے اس کے مقدر تک

کسی کی رسائی ہو سکتی ہے بلکہ اسکے بختوں کے سامنے اوج ثریا بھی پست بہت پست ہے۔

اللَّهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا:

اے اللہ! تیری راہ میں خرچ کرنے والے کو اس کا بدل عطا فرما۔

ایک چیز کے بعد جو دوسری چیز آئے اسے خلف کہتے ہیں پھر اگر وہ بعد میں آنے والی

چیز خیر و برکت سے خالی ہے تو اس کیلئے خَلْفَ لام کے سکون کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اگر بعد میں آنے والی خیرات و برکات سے لبریز ہے اور سعادت و عنایات اپنے دامن میں لیئے ہوئے ہے تو اس کیلئے خَلْفَ لام کے فتح کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

اس فرشتوں کی دعائیں خَلْفَ لام کے فتح کے ساتھ آیا ہے تو مفہوم بالکل واضح ہوا کہ اسے اللہ فی سبیل اللہ خرچ کرنے والے کو ایسا بدلہ عطا فرماتا ہے جو خیرات و برکات سے معمور ہو اور سعادت و عنایات اپنے اندر سموئے ہوئے ہو۔

اب اگر اسے اس انفاق فی سبیل اللہ کے صلہ میں مزید مال و دولت ملے یا علم و ہنر ملے یا عزت و وقار کی دولت نصیب ہو تو یقین رکھیے یہ سب کچھ مصدر خیرات و برکات ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عنایات سے مکمل طور پر لبریز ہوگا۔

خَلْفَ کا تعلق جیسے مال کے ساتھ ہے ایسے ہی اس منفق فی سبیل اللہ کی ذات کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی فرشتے یہ دعا مانگتے ہیں اے اللہ اس مال خرچ کرنے والے کو خلف عطا فرما۔ یعنی اولاد کی وہ نعمت عطا فرما جو نیکی و پارسائی سے مزین ہو وہ جب تک زندہ رہے اس کے سانسوں کا، اسکے ذکر و فکر کا اور اسکے صدقہ و خیرات کا ثواب اس خرچ کرنے والے کو ملتا رہے۔

اگر اولاد مقدر میں نہیں تو کوئی ایسی چیز اس کا خلف بنا دے کہ اسکا اجر و ثواب اسے اس کی قبر میں بھی ملتا رہے اور اسکی قبر میں اس کے درجات کو رفعت و بلندی ملتی رہے۔

اللَّهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا:

اے اللہ! جو تیری راہ میں مال خرچ نہیں کرتا اسے تلف عطا فرما۔

یعنی اس کا یہ مال و دولت اس سے چھین لے۔ اسے مخلوق کا محتاج کر دے اس کی ثروت

کو تلف کر دے۔

اس دعا کے الفاظ سے کتنا غضب عیاں ہے۔

جس آدمی کا مال تلف ہو جائے وہ محتاج ہو جاتا ہے، اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔

مال کے تلف سے مراد یا تو مال کا ختم ہو جانا ہے یا مال سے برکت کا محو ہو جانا ہے۔ ہاں جس کے

مال سے برکت محو ہو جائے اس جیسا بد نصیب کون ہوگا۔ پیسے تو ہیں لیکن ان سے خیر حاصل نہیں

کی جاسکتی ان بے برکت پیسوں سے صرف اور صرف شر ہی مقدر میں ٹھہرتی ہے۔ جس کا اٹھنا

بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا اور پہننا سب شر میں لپٹا ہوا ہوا اس جیسا بد بخت کون ہوگا۔

تلف سے مراد اس کی جان کا تلف ہونا بھی ہے۔ ایک تو اس کا مفہوم واضح ہے کہ اس

پر موت واقع ہوگئی اور وہ مر گیا دوسرا اس کا مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے ہر خصلت خیر چھین لی

جائے وہ زندہ ہوتے ہوئے بھی مرا ہوا ہے۔ اس کی اولاد بگڑ جائے (العیاذ باللہ!) اسکی اہلیہ کا اس

سے سلوک بگڑ جائے تو وہ بیچارہ سانس آنے کے باوجود مردہ ہے یہ اس کو اپنے کیے کی سزا ہے بخل

و کنجوسی کی وجہ سے یہ وبال ہے اور اللہ کی ناراضگی کا واضح اعلان ہے۔

عذاب قبر سے نجات

عَنْ مُرْتَدِبِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْيَزْنِي - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ -:

إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَرَّ الْقُبُورِ، وَإِنَّمَا يَسْتَظِلُّ الْمُؤْمِنُ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّ صَدَقَتِهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت مُرْتَدِبِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْيَزْنِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

پیشک صدقہ، صدقہ دینے والوں سے قبر کی تپش مٹا دیتا ہے اور مومن قیامت کے دن اپنے صدقہ کی چھاؤں میں ہوگا۔

یہ جہاں جہاں رنگ و بو ناپیدار جہاں ہے یہ جہاں قیام گاہ نہیں بلکہ گزرگاہ ہے اس جہاں میں بڑے بڑے زور آور اور اقتدار کے نشہ سے مست آئے اور اپنے پاؤں جمانے کی کوشش کرتے رہے لیکن تاریخ شاہد ہے کہ آج تک اس جہاں میں کسی کے پاؤں نہ جم سکے

بلکہ وقت مقررہ پر ہر ایک کو اس جہاں سے رخت سفر باندھنا پڑا۔

اس جہاں سے جانے کے بعد عالم برزخ میں جانا پڑتا ہے اور عموماً انسان قبر میں اتار دیا جاتا ہے اس قبر میں اہل ایمان جو اعمال صالحہ کی دولت سے لبریز ہیں آرام سے رہتے ہیں اور انکی قبر جنت کا باغ بن جاتی ہے لیکن کافر و منافق کیلئے یہ قبر جہنم کا گڑھا بن جاتی ہے۔

وہ آدمی جو مومن تو ہے لیکن اس کے اعمال اچھے نہیں اس کیلئے اس قبر میں عذاب ہو سکتا ہے تو جو خوش نصیب فی سبیل اللہ خرچ کرتا ہے نام و نمود سے کوسوں دور صرف اور صرف اللہ کی رضا کیلئے مال خرچ کرتا ہے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمان کے مطابق یہ صدقہ اس کی قبر کے عذاب کو مٹا دیتا ہے اس کی تپش و حرارت کو ختم کر دیتا ہے تو سادہ لفظوں میں مفہوم واضح ہوا کہ فی سبیل اللہ سخاوت کرنے والا عذاب قبر سے محفوظ رہے گا اور قبر اس کیلئے جنت کا باغ قرار پائے گی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو قبور کو اپنے اسماء حسنیٰ کا صدقہ باغات جنت بنائے۔ آمین یا رب

العالمین

بِرُّكَةِ مَنْ اتَّخَذَتْهُ حَبِيْبًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَطْيَبُهَا
وَمِنَ التَّسْلِيْمَاتِ اَزْكَهَا.

آگ سے بچنے والا

عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَالِاهِ وَسَلَّمَ - قَالَ : اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۱۷)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۲
صحیح البخاری (مطولاً)	رقم الحدیث (۶۰۲۳)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۰۴
صحیح البخاری (مطولاً)	رقم الحدیث (۶۵۴۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۴۸
صحیح البخاری (مطولاً)	رقم الحدیث (۶۵۶۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۰۴۸
صحیح البخاری (مطولاً)	رقم الحدیث (۳۵۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۱۰
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۱۶)	جلد ۷	صفحہ ۹۰
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۸۷)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۲۲
قال حمزه احمد الزین : اسنادہ حسن			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۸۸)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۹۲
قال حمزه احمد الزین : اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۹۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۲۲
قال حمزه احمد الزین : اسنادہ صحیح			
التاریخ الکبیر للبخاری	رقم الحدیث (۹۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۸
تخریج الاحادیث فی التاریخ الکبیر / رقم الحدیث (۱۲۵)		جلد ۱	صفحہ ۳۹۴
قال اتور محمد بن عبد الکریم : اسنادہ صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اے میرے امتیو!) تم آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۶۹)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۱۶
قال حمزة احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۲۷۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۵۶
قال حمزة احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۲۸۲)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۶۰
قال حمزة احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۱۷۰)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۱۶
قال حمزة احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۹۳۸)	جلد ۱۷	صفحہ ۴۹۹
قال حمزة احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۰
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۶۶)	جلد ۲	صفحہ ۴۴۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۸۰۳)	جلد ۷	صفحہ ۴۳
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۷۳۶۵)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۶۶
قال شعيب الارنؤوط:	حدیث صحیح		

جہنم اللہ کے غضب و ناراضگی کی جگہ ہے اس کی آگ اور اس کے شعلوں سے نجات پا جانے والا حقیقی کامیاب ہوا کرتا ہے۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نیکی کی اہمیت سے آگاہ فرماتے ہیں اور ساتھ ہی آگ سے بچاؤ کیلئے فکر و تدبیر اختیار کرنے کا حکم صادر فرماتے ہیں۔

غضب کی آگ کو رضا و خوشنودی کے پانی سے ٹھنڈا کیا جاسکتا ہے جس سے اللہ راضی ہو جائے وہ آتش جہنم سے بچ جائے گا تو اس حدیث پاک میں شوقِ تمر کھجور کے ٹکڑے کے ذریعے آگ سے بچنے کا کہا گیا ہے تو بات واضح ہوئی کہ اگر اخلاص سے فی سبیل اللہ کھجور کا ٹکڑا خرچ کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس صدقہ کی کثرت کو نہیں دیکھتا بلکہ صدقہ دینے والے کے دل کو دیکھتا ہے اس کی نیت کو دیکھتا ہے تو جس مسلم کا دل اخلاص کی دولت سے لبریز کھجور کا ایک ٹکڑا ہی راہِ حق میں خرچ کر دے خداوند دو عالم اس سے راضی ہوگا اور اس کا اجر یہ دے گا کہ اسے آتشِ دوزخ سے نجات عطا فرمائے گا۔

ہر انسان کے پاس دولت کی فراوانی نہیں ہوتی۔ ہر مسلم ثروت کے وسیع ذخائر نہیں رکھتا بلکہ بعض ایسے کلمہ گو بھی ہوتے ہیں جن کے پاس نان جویں بھی نہیں ہوتی ایسے افراد کو مایوس نہیں ہونا چاہیے کہ دولت و ثروت والا سخاوت کر کے آتشِ دوزخ سے بچ گیا تو اس کیلئے اس حدیث پاک میں نوید ہے کہ اگر تمہارے پاس پوری کھجور نہ سہی کھجور کا ایک ٹکڑا ہی سہی وہی اللہ کی راہ میں خرچ کر دو۔ اللہ تعالیٰ اس خرچ کرنے کے عوض اپنے کرم سے تمہیں آتشِ جہنم سے بچالے گا۔

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَوُوفٌ رَحِيمٌ.

ظن الہی میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ
وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ
تَحَابَّ فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ
ذَاتَ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ
فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا
فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۲۰۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۴۱۰
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۹۱)	جلد ۳	صفحہ ۵۹۸
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
شرح السنۃ	رقم الحدیث (۴۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۴
قال البغوی:	هذا حدیث متفق علی صحیحہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا
میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے
سات خوش نصیب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ دیگا جس دن اس کے ظن
کے علاوہ کوئی ظن نہ ہوگا۔

- ۱۔ عدل و انصاف کرنے والا حکمران۔
- ۲۔ جوان جس کی نشوونما عبادت الہی میں ہوئی۔
- ۳۔ وہ مرد جس کا دل مساجد سے معلق ہے۔
- ۴۔ وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ کیلئے ایک دوسرے سے محبت کی اس پر
انکا اجتماع ہو اور اسی پر وہ جدا ہوئے۔

صحیح ابن خزیمہ	رقم الحدیث (۳۵۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۸۶
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۹۶۲۸)	جلد ۹	صفحہ ۲۷۵
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مصابیح السنن	رقم الحدیث (۴۸۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۲
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۷۰۱)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۳۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۴۲۲
التصديق لابن عبد البر		جلد ۲	صفحہ ۲۸۰
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۶۶۸۷)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۳۹

۵۔ وہ آدمی جسے منصب و جمال والی عورت نے اپنی طرف بلایا تو اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔

۶۔ وہ آدمی جس نے (اللہ کی راہ میں) صدقہ یوں چھپا کر دیا کہ اس کا بایاں ہاتھ نہ جان سکا کہ اسکے دائیں ہاتھ نے راہِ الہی میں کیا دیا ہے۔

۷۔ وہ آدمی جس نے خلوت میں اللہ کا ذکر کیا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔



ظل الہی:

قیامت کے دن سورج آگ برسا رہا ہوگا گرمی اور تپش انتہا پر ہوگی پسینے بہہ رہے ہونگے لیکن کچھ خوش قسمت ایسے بھی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں جگہ عطا فرمائے گا۔ یہ ٹھنڈا سایہ راحت و آرام سے لبریز ہوگا جو اس سایہ میں آجائے گا سب غم بھول جائے گا میدان حشر میں لوگ مارے مارے پھر رہے ہونگے لیکن ظل الہی میں بیٹھنے والے شاداں و فرحاں ہونگے۔

ظل الہی سے مراد کیا ہے؟

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ عرش الہی کا سایہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس سایہ کی نسبت اپنی طرف کر دی ہے اس ٹھنڈے سایہ کو ظل الہی کہا گیا ہے۔

بعض علماء کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کو ایک سایہ پیدا فرمائے گا اور اسے شرف

و کرامت بخشنے کیلئے اس کی نسبت اپنی طرف فرمادی ہے۔

کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اس کی مراد کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں ویسے بھی اُس جہاں میں وہ وہ انعامات ہیں جو آج انسانی عقل و خرد میں نہیں آسکتے۔ حدیث پاک کے یہ الفاظ شاہد ہیں:

مَا لَأَعْيُنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ.

جنت میں وہ انعامات ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے نہ کسی کان نے سنے اور نہ کسی بشر کے دل میں ان کا گزر ہو۔

جب جنتی انعامات بشر کی فہم و سوچ سے وراہ ہیں تو جسے اللہ تعالیٰ نے ظل اللہ کہا ہے وہ کیسے ذہن میں آسکتا ہے۔ اس لئے یہ کہنے میں کوئی حرج نہیں

ظِلُّ اللَّهِ حَقٌّ وَ كَيْفِيَّتُهُ مَجْهُولَةٌ وَالسَّوَالُ عَنْهَا بَدْعَةٌ

ظل اللہ حق ہے اس کی کیفیت مجہول ہے اس کی حقیقت کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے۔

یہی وہ سایہ ہے جس میں بیٹھ کر درج ذیل اہل ایمان مزے لوٹ رہے ہوں گے۔

رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا:

آدمی اللہ کی راہ میں مال صدقہ کرے لیکن چھپا کر کرے کسی کو خبر نہ ہو ایسا آدمی یقیناً ریا کاری جیسی فبیج بیماری سے پاک ہے اس کا اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل ایمان ہے وہ کسی سے داد کا طلبگار نہیں اور نہ دنیا میں سخی کے لقب سے مشہور ہونا چاہتا ہے۔ اس کا مطمع نظر صرف اور صرف اللہ ذوالجلال والا کرام کی رضا ہے۔ ایسا آدمی جب صدقہ کرتا ہے اور اتنا چھپا کر کرتا ہے کہ اس کے ایک ہاتھ کو خبر تک نہیں ہوتی کہ کیا صدقہ کیا ہے یہ سعید روح قیامت کے دن ظل الہی کے

مزے لے رہی ہوگی۔

اتنا چھپا کر کرنا کہ بائیں ہاتھ کو علم ہی نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

اس کی ایک صورت بہت واضح ہے کہ انسان اپنی رقم سے کچھ رقم نکالتا ہے اور اسے دیکھے اور گنے بغیر صدقہ کر دیتا ہے تو اس نے کتنے پیسے صدقہ کیے اسکی اسے بھی خبر نہیں جب اسے خود خبر نہیں تو پھر اس کے بائیں ہاتھ کو کیسے خبر ہوگی۔ ایسا کرنے والا یقیناً پروردگار عالم کے خصوصی انعامات کا مستحق ہوگا۔

جنت میں داخلہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَغْلَاهَا مَنِيحَةٌ
 الْعَنْزِمَانُ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءً ثَوَابِهَا وَتَصَدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ
 اللَّهُ تَعَالَى بِهَا الْجَنَّةَ.

سنن ابن داود	رقم الحديث (١٦٨٣)	جلد ١	صفحہ ٥٢٤
صحیح البخاری	رقم الحديث (٢٦٣١)	جلد ٢	صفحہ ٤٩٢
الترغیب والترہیب	رقم الحديث (٣٩٩٩)	جلد ٣	صفحہ ٣١٩
قال المحققون الثلاثہ: صحیح			
صحیح الترغیب والترہیب / رقم الحديث (٢٤١٣)		جلد ٣	صفحہ ٢٩
قال الالبانی: صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٦٤٣١)	جلد ٦	صفحہ ٣٢٤
قال المحقق: اسنادہ صحیح			
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٦٣٨٨)	جلد ٦	صفحہ ٣٣
قال المحقق: اسنادہ صحیح			

ترجمہ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

چالیس (خیر کی) خصلتیں ہیں ان میں سب سے اعلیٰ دودھ کیلئے بکری کا عطیہ دینا ہے۔ جو آدمی بھی ان خصلتوں میں سے کسی ایک خصلت پر ثواب کی امید سے اور اس پر کئے گئے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس خصلت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔



اللہ تعالیٰ کے کرم کی برسات ہر وقت رہتی ہے رحمت الہی کا ایک چھینٹا بھی جسے نصیب ہو جائے وہ دونوں جہانوں میں سرخرو ہوا کرتا ہے۔ اس کے کرم اور اسکی عطا کے ہزار رنگ ہیں وہ جسے چاہے جس رنگ میں چاہے نواز دیتا ہے۔

اللہ کی رحمت انسان پر بہت مہربان ہے وہ بہانے تلاش کرتی ہے تاکہ اسے غضب الہی سے نجات مل جائے اور دائمی انعامات کا سزاوار ٹھہرے۔ اس حدیث پاک میں غور کیجئے کریم اللہ کی کرم نوازی کا جو بن نہالا ہے۔ چالیس خصال خیر میں سے جسے بھی کوئی خصلت نصیب ہو اس کے لئے درجنت کشادہ ہے ابدی و سرمدی انعامات اس کا استقبال کرنے کیلئے بے تاب ہیں۔

کسی کو بکری اس لیے دینا کہ وہ اس کا دودھ استعمال کرے ان خصال میں اعلیٰ خصلت ہے اب باقی خصال کا اندازہ خود لگا لیجئے۔

کسی غریب و مسکین کو دودھ کی اشد ضرورت ہو اس کے چھوٹے بچے دودھ کے حصول کیلئے بے تاب ہیں اب اگر کوئی مرد مومن انہیں ایک بکری دیتا ہے کہ اس کا دودھ استعمال کر لو جب وہ بچے اس کا دودھ استعمال کرتے ہوئے ننگے تو ان کی زبان سے کس درجہ دعائیں نکلتی ہوں گی یہی دعائیں تقدیر بدلنے کیلئے کافی ہوا کرتی ہیں۔

بظاہر یہ معمولی نیکی نظر آتی ہے لیکن لوجہ اللہ جو بھی نیکی کی جائے وہ معمولی نہیں ہوتی۔ رضائے الہی کے جذبہ سے جو بھی اچھا کام کیا جائے اس کا اجر و ثواب انسانی فہم و سوچ سے وراہ ہوا کرتا ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مَمْنٌ عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ : وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : إِنْ كَانَتْ جَمَلًا فَبَعِيرَيْنِ ، وَإِنْ كَانَتْ بَقْرًا فَبَقْرَيْنِ .

المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۳۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۰۷
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۴۶۴۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۰۱
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح			
اسنن اللبری للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۵۶۴)	جلد ۹	صفحہ ۲۸۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۲۳۸)	جلد ۱۵	صفحہ ۴۹۷
قال حمزه احمد الزین: اسنادہ صحیح			

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کوئی بھی عبد مسلم اپنے ہر مال سے دو چیزیں فی سبیل اللہ خرچ کرے تو جنت کے منتظم فرشتوں میں سے ہر ایک اسے ان انعامات کی طرف بلائے گا جو اس کے پاس ہیں۔
میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ دو چیزیں کیسے خرچ ہوں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اگر اس کے پاس اونٹ ہیں تو راہ حق میں دو اونٹ خرچ کرے اور اگر اس کے پاس گائیں ہیں تو فی سبیل اللہ دو گائیں دے۔



مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۳۰۷)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۱۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۱۳۳۵)	جلد ۱۵	صفحہ ۵۳۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۲۳۹)	جلد ۳	صفحہ ۹۵
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح اسناد		

وسیع و عریض جنت

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ
أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ. الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاطِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ
عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

ترجمہ:

اور تیزی سے چلو اپنے رب کی طرف سے مغفرت اور جنت کی طرف جس جنت کی
چوڑائی سماوات وارض جتنی ہے اسے متقین کیلئے بنایا گیا ہے جو خوشحالی اور تنگدستی میں بھی (فی
سبیل اللہ) مال خرچ کرتے ہیں اور وہ غصہ کو پی جانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کرنے
والے ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ :

سَارِعَ - جلدی کرنا (المنجد)

اللہ تعالیٰ کس محبت بھرے انداز سے اہل ایمان سے مخاطب ہے اور انہیں فرماتا ہے
سارعوا جلدی کرو اللہ تعالیٰ کا در مغفرت کشادہ ہے اسکی وسیع و عریض جنت اہل ایمان کیلئے
بے تاب ہے۔ اے اہل ایمان اس کے حصول کیلئے جلدی کرو سستی اختیار نہ کرو یہ عظیم الشان

(۱) آل عمران ۳/۱۳۲، ۱۳۳

دولت ہے اس کے حصول میں کاہلی اور بددلی نہیں چاہئے بلکہ پوری توجہ و کثرتِ سعی اور سرعتِ رفتار سے کوشش کرو۔

مَنْ جَدَّ وَجَدَّ

جو کوشش کیا کرتا ہے وہ پالیا کرتا ہے۔

اس کے حصول کیلئے نرم و گداز بستر کو خیر باد کہنا پڑتا ہے۔ دعا ہائے سحری سے اپنے من کو منور کرنا پڑتا ہے اللہ کے دین کا درد سینے میں سمیٹنا پڑتا ہے۔ یہ دین، دین حق صدائیں لگا رہا ہے اور ہم غفلت کی چادر تانے سو رہے ہیں اٹھیے کمر ہمت باندھیے اور خدمتِ دین کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیجئے یہ احکم الامین اور رب العالمین کا دین ہے اس دین کیلئے اپنی ذات کو وقف کرنے والا دائمی و ابدی انعامات کا سزاوار ٹھہرتا ہے اور یہ دین حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پروان چڑھا ہے اس کی آبیاری محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے خون جگر سے کی ہے اس دین کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو وقف کرنے والا یقین رکھے کہ وہ فیضانِ گنبد خضراء سے مالا مال ہوگا۔ حضور نبی رحمت اس پر رحمت بھری نظر فرمائیں تو اس کے جملہ امور سرانجام پا جائیں گے۔

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ :

یہ نوید مغفرت ان احباب کیلئے جو خوشحالی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور اگر تنگدستی آجائے تو اس حالت میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے اور یہ جنت ان افراد کے لیے بنائی گئی ہے جو ہر حالت میں فی سبیل اللہ اپنی دولت صرف کرتے ہیں۔

انسان دولت صرف روپیہ پیسہ کو سمجھتا ہے۔ دولت و ثروت صرف سونا و چاندی نہیں بلکہ

اللہ تعالیٰ کے جمیع عطیات بھی ثروت میں شمار ہوتے ہیں بلکہ ایک مومن و موحد کا ہر لمحہ قیمتی ہے۔ اس کا ہر آنے والا سانس اور جانے والا سانس بڑی قیمتی دولت ہے۔ مومن اپنا ظاہری مال و دولت کے ساتھ اپنی جملہ توانائیاں دین حق کی خاطر صرف کرتا ہے اس کے روز و شب اسکی زندگی کی صبحیں اور اسکی زندگی کی راتیں اسکی جوانی اسکا بڑھا پاسب کچھ لہو وقف ہے وہ ہر لمحہ پروردگار عالم کے دین کیلئے کوشاں رہتا ہے۔

حجۃ اللہ علی الارض محبوب سبحانی قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ساری زندگی دین حق کیلئے وقف تھی جب آپ کا دور خوشحالی تھا جب آپ اپنی خانقاہ میں تھے اس وقت بھی وہ اللہ کی عطا کی ہوئی عرفان کی دولت تقسیم کر رہے تھے جو بھی آتا محروم نہ جاتا پھر جب آپ پر ابتلاء کا دور شروع ہوا اور آپ کو گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا گیا تو وہاں بھی اس مرد حق آگاہ کی سخاوت کا دور ماند نہیں پڑا بلکہ ”فی الضراء“ میں عرفان کی دولت یوں لٹائی کہ اس جیل خانہ میں جتنے ہندو سکھ مقید تھے سب ایمان کی دولت سے لبریز ہو گئے انہوں نے شرک و کفر کو خیر باد کہا اور آپ کی نگاہ کیما اثر سے اسلام کے گرویدہ ہو گئے اور زبان قلب و قالب سے کہتے تھے۔

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

جس ذات اقدس کے نگاہ پاک کے فیضان سے کافر اسلام قبول کر لیں اگر اس ذات کیلئے جنت اور انعامات جنت مشتاق ہوں تو یہ عین وعدہ الہی کی تکمیل ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوا کرتے ہیں۔



تواضع وانکساری



حکم الہی - تواضع اختیار کرو

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْغِيَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۶۵)	جلد ۵	صفحہ ۳۹۰
سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۲۸۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۶۹۰
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۵۱۶
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۲۶۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۳
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۲۸۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۲۱۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۳
قال الالبانی:	صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۰۰)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۶۳
تاریخ بغداد		جلد ۳	صفحہ ۱۶۸
حلیۃ الاولیاء لابن نعیم	رقم الحدیث (۱۰۹)	جلد ۱	صفحہ ۲۲۳
اسنن الکبریٰ للبیہقی		جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۳

ترجمة الحديث:

حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی

یہ کہ (اے اہل ایمان) تم ایک دوسرے سے انکساری سے پیش آؤ یہاں تک کہ کوئی
کسی دوسرے پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی دوسرے پر تجاوز کرے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ عاجزی اختیار کی جائے اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کے عیب سے
پاک کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم مبارک کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰی
اِلَیّ (اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی نازل فرمائی) کے الفاظ سے بیان فرمایا کہ اس کی اہمیت کو
مزید اجاگر کر دیا تاکہ اللہ کا بندہ ہمیشہ عاجزی کو اپنائے رکھے اور تکبر جیسے فتنہ و صف سے مامون
و محفوظ رہے۔

جلد ۳ صفحہ ۱۳۷۳

جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۷

جلد ۱۰ صفحہ ۳۹۱

مشكاة المصابيح

صحیح

قال الالبانی:

فتح الباری

فتح الباری

التَّوَاضُّعُ : عَدَمُ الْإِسْتِكْبَارِ وَالْخُضُوعُ لِلْحَقِّ وَتَرْكُ الْإِعْتِرَاضِ عَلَى

الْحُكْمِ.

تکبر نہ کرنا، حق کی خاطر انکساری کرنا اور حکم پر اعتراض نہ کرنا تو تواضع کہلاتا ہے۔

ایک مرد مومن کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ اپنے دامن کو تکبر کی لاشوں سے بچائے، حق کی خاطر عجز و انکساری کرے اور اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو حکم ارشاد فرمائیں اس پر اعتراض نہ کرتے ہوئے بلاچوں و چرا تسلیم کرے اور اس پر عمل کرے۔

الْخُضُوعُ لِلْحَقِّ - عاجزی حق کی خاطر ہوتی ہے یہی عاجزی محمود و مستحسن ہے۔

الْفَخْرُ : التَّبَاهِيُّ وَالتَّعَاطُمُ بِالْمَكَارِمِ وَالْمَنَاقِبِ مِنْ حَسَبٍ وَنَسَبٍ.

مباہات کرنا اور اپنے نفس کو عظیم جاننا اپنے مکارم و مناقب کے ساتھ وہ مناقب حسب

کے ہوں یا نسب کے فخر کہلاتا ہے۔

بندہ مومن کردار کی اس بلندی پر ہوتا ہے کہ خود نمائی کے داغ اس کی قبائے عزت

و کرامت کو داغدار نہیں کر سکتے وہ اپنے حسب و نسب پر اتراتا نہیں بلکہ ہمیشہ فروتنی کو شیوہ بناتا

ہے۔ اسے معلوم ہے انسان خاک سے پیدا کیا گیا ہے اور خاک کیا خاک فخر کرے گی ہاں عزت

و کرامت اسی کو ہے جس کا دل خشیت الہی سے ہر وقت کانپتا ہے اور تقویٰ جیسی حسین صفت اس

کے دامن کو اُجلا کیے ہوئے ہے۔

اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے عاجزی یہ علماء امت کیلئے بزرگان دین

کیلئے اور عام مسلمانوں کیلئے جن کا دل نور ایمان سے منور ہو عزت ہے۔ لیکن اہل ظلم و عدوان

سے عاجزی یہ ایسی ذلت ہے جس میں عزت نام کی کوئی چیز نہیں۔



تواضع سے رفعت و بلندی

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

مَانَقَصْتُ صَدَقَةً مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ.

۵۳۱ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۴۲۶۶)	الترغیب والترہیب
۱۶۲ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۲۵۸۸)	صحیح مسلم
۳۷۶ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۲۰۲۹)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن صحیح	قال الترمذی:
۳۹۰ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۰۲۹)	صحیح سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن صحیح	قال الالبانی:
۴۳۲ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۲۳۲۸)	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ
		صحیح	قال الالبانی:
۲۵۹ صفحہ	جلد ۷	رقم الحدیث (۲۲۰۰)	ارواء الغلیل
		الحدیث صحیح	قال الالبانی:
۴۸۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۶۷۶)	سنن الداری
۵۱ صفحہ	جلد ۷	رقم الحدیث (۷۲۰۵)	مسند الامام احمد
		انادہ صحیحان	قال احمد محمد شاكر:

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 مال اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے سے کم نہیں ہوتا۔ معاف کرنے کے سبب اللہ تعالیٰ
 بندے کو اور عزت عطا فرماتا ہے۔
 جو اللہ کیلئے تواضع کرے اللہ تعالیٰ اسے رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے۔

- ☆ -

مسند الامام احمد	رقم الحديث (۸۹۸۶)	جلد ۹	صفحہ ۷۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
سنن الکبریٰ للبیہقی		جلد ۴	صفحہ ۱۸۶
سنن الکبریٰ للبیہقی		جلد ۱۰	صفحہ ۲۳۵
فتح المنان (المسند الجامع)	رقم الحديث (۱۷۹۹)	جلد ۷	صفحہ ۲۳۰
شرح السنۃ البغوی	رقم الحديث (۱۶۳۳)	جلد ۶	صفحہ ۱۳۲
قال المحقق:	هذا الحديث صحیح		
صحیح ابن خزیمہ	رقم الحديث (۲۴۳۸)	جلد ۴	صفحہ ۹۷
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۳۲۳۸)	جلد ۸	صفحہ ۴۰
قال شعیب الارنورط:	اسنادہ صحیح		

مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ.

صدقہ مال کو کم نہیں کرتا بلکہ صدقہ سے مال میں ایسی برکت آتی ہے جس سے تمام اہل خانہ مستفید ہوتے ہیں۔ یہ کتنی بڑی حقیقت بیان ہوئی ہے آج جب صدقہ کیا جاتا ہے تو سوچ آتی ہے کہ اس سے مال میں کمی واقع ہوگی لیکن اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واضح فرمادیا صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا۔

ہمارے اسلاف میں کتنے ایسے افراد ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں بے دریغ مال خرچ کیا لیکن زندگی بھرا انکا مال کم نہیں ہوا بلکہ ان کے مال میں اضافہ ہی ہوتا گیا یہ انکے ایمان کی مضبوطی کی وجہ سے ہے انکا اس ارشاد گرامی پر یقین کامل ہے اور یقین کامل والا کبھی محروم نہیں رہا کرتا۔

مَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا.

کسی کو معاف کر دینا بہت بڑی نیکی ہے معاف کرنے والے کو جو ایمانی مسرت ہوتی ہے اس کا اندازہ وہی لگا سکتا ہے جس نے کبھی کسی کو اللہ کی خاطر معاف کیا ہو۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے معاف کرنے والے کو اللہ تعالیٰ عزت سے سرفراز فرماتا ہے۔ جسے عزت دینے والا اللہ ہو جسے سرفرازی عطا کرنے والا وحدہ لا شریک ہو اس کی عزت و کرامت کا عالم کیا ہوگا۔

وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ.

اللہ کی خاطر تواضع اختیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ رفعتیں عطا فرماتا ہے اسے وہ بلندیاں نصیب ہوتی ہیں جنکا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔

ہمارے اسلاف تو اضع کے وصف سے متصف تھے انکا دامن تکبر کے داغوں سے معرا تھا۔
سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن بارگاہ الہی میں عرض کی:
یا اللہ! میں تیرے وصال کا طلبگار ہوں مجھے ایسا راستہ بتا دے جو سہل بھی ہو اور مختصر بھی:

ارشاد ہوا اے بایزید: دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ

اپنے نفس کو چھوڑ دے اور آ جا۔

گویا عجز و انکساری کرنے والا اگر اپنے بزرگوں کے بتائے ہوئے اسباق پابندی سے
ادا کرتا رہے تو وہ جلد ہی اللہ تعالیٰ کے قرب کی لذتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے اور جب تک تکبر
جیسی بیماری موجود ہے اسے وصال و قرب کا انعام نہیں مل سکتا۔

تواضع - امت محمدیہ کا شعار

وَعَنْ طَارِقٍ قَالَ : خَرَجَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الشَّامِ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ فَأَتَوْا عَلِيَّ مَخَاضَةَ وَعُمَرُ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ فَنَزَلَ وَخَلَعَ خُفَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَلَى عَاتِقِهِ وَأَخَذَ بِرِمَامِ نَاقَتِهِ فَخَاضَ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْتَ تَفْعَلُ هَذَا ! مَا يَسُرُّنِي أَنَّ أَهْلَ الْبَلَدِ اسْتَشْرَفُوكَ : فَقَالَ : أَوْه ! لَوْ يُقْلُ ذَاغِيرُكَ . أَبَا عُبَيْدَةَ - جَعَلْتَهُ نَكَالًا لِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ . إِنَّا كُنَّا أَذْلَ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ . فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللَّهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللَّهُ .

ترجمة الحديث:

جناب طارق نے بیان کیا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام کی طرف نکلے اور ہمارے ساتھ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۶۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۲
قال المحقق:	حسن موقوف		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۱۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۶
قال الحاکم:	هذا حدیث صحیح علی شرط الشيخین		
اللیثی بذييل المستدرک		جلد ۱	صفحہ ۶۱
قال الذہبی:	علی شرطہما		

عنہ بھی تھے تو وہ پانی پر آئے حضرت عمر اپنی اونٹنی پر تھے۔

حضرت عمر اونٹنی سے نیچے اترے اور آپ نے اپنے دونوں موزے اتار لیے ان دونوں موزوں کو اپنے کندھے پر رکھ لیا اور اپنی اونٹنی کی لگام کو تھاما اور پانی میں اتر گئے۔

حضرت ابو عبیدہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! آپ ایسا کرتے ہیں مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ اہل بلد آپ کو اس حالت میں دیکھیں۔

حضرت عمر نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! اگر یہ بات آپ کے علاوہ کوئی اور کہتا تو میں اسے امت محمدیہ کیلئے عبرت بنا دیتا۔

ہم ایک ذلیل قوم تھے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ذریعے عزت دی تو جہاں ہم اسلام کے علاوہ کسی اور چیز میں عزت ڈھونڈیں گے اللہ ہمیں ذلیل کر دے گا۔

-☆-

امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کس درجہ منکسر المزاج تھے حالانکہ ان کے نام میں اتنی ہیبت ہے کہ شاہان وقت صرف نام سن کر کانپ جایا کرتے تھے لیکن یہاں آپ کی عجز و انکساری ملاحظہ ہو اونٹنی سے نیچے اتر کر اپنے موزے اتار کر اپنے کندھے پر لٹکا لیتے ہیں اسی حالت میں اپنی اونٹنی کی لگام تھام کر پانی میں گھس جاتے ہیں اللہ! اللہ! یہ فروتنی ایسی فروتنی پر دنیا بھر کی بادشاہت قربان ہو تو پھر بھی حق ادا نہیں ہوتا۔

آپ کے دوست آپ کے محب أَحَدُ الْعَشْرَةِ الْمُبَشِّرَةِ بِالْجَنَّةِ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بھی اس منظر کی تاب نہ لاسکے فوراً عرض کی اے امیر المؤمنین آپ ایسا کر رہے ہیں؟ اگر اہل بلد نے ایسا دیکھ لیا تو اپنے ہی ایک محب کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات سن کر اس پیکر

عجز و انکسار نے وہ جملہ ارشاد فرمایا جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے اور قیامت تک آنے والے حکمرانوں، قائدین اور ملتِ اسلامیہ کے زعمائے قابل تقلید ہے:

إِنَّا كُنَّا أَذَلَّ قَوْمٍ فَأَعَزَّنَا اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ فَمَهْمَا نَطْلُبُ الْعِزَّ بِغَيْرِ مَا أَعَزَّنَا اللَّهُ بِهِ أَذَلَّنَا اللَّهُ.

ہم ایک حقیر و ذلیل قوم تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے ہمیں اسلام دیکر عزت و تکریم عطا فرمائی تو جس چیز سے اللہ نے ہمیں عزت و سرفرازی بخشی اگر ہم اسے چھوڑ کر کسی اور چیز میں عزت تلاش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل و رسوا کر دے گا۔

اہل اسلام کی عزت اسلام میں ہے انکی بزرگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں ہے انکی سرفرازی شعائر اسلام کی تعظیم و تکریم میں ہے۔ اگر اسلام کے علاوہ کہیں اور عزت تلاش کریں گے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کو چھوڑ کر کسی اور کی نقل کرنے میں عزت چاہیں گے یا شعائر اللہ کی تکریم کو خیر باد کہہ کر کسی اور نشان کی تعظیم میں اپنی عزت و سرفرازی تلاش کریں گے تو سن لیجئے یہ سامانِ عزت نہیں بلکہ یہ سامانِ ذلت ہے دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑ کر کہیں اور عزت تلاش کرنے والا ہمیشہ ذلیل و رسوا ہوا کرتا ہے اور ذلت اس کا مقدر ٹھہرتی ہے۔

متواضع - رفیع المرتبت

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا رَفَعَهُ قَالَ :
يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : مَنْ تَوَاضَعَ لِي هَكَذَا وَجَعَلَ يَزِيدُ بَاطِنَ كَفِّهِ
إِلَى السَّمَاءِ وَرَفَعَ نَحْوَ السَّمَاءِ .

ترجمة الحديث:

حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے

جلد ۱	صفحہ ۴۴	مسند الامام احمد
جلد ۳	صفحہ ۵۳۳	الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۴۲۷۱)
جلد ۱	صفحہ ۲۹۶	مسند الامام احمد رقم الحدیث (۳۰۹)
		قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح
جلد ۸	صفحہ ۸۵	مجمع الزوائد و منبع الفوائد
جلد ۸	صفحہ ۱۵۶	مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۳۰۶۷)
جلد ۱	صفحہ ۱۶۷	مسند ابی یعلیٰ الموصلی رقم الحدیث (۴۸)
		قال المحقق: اسنادہ صحیح

جس نے میرے لیے تواضع کی تو ایسے (بلند ہوگا) راوی حدیث نے ہتھیلی کا باطن آسمان کی طرف کیا اور اسے آسمان کی طرف بلند کر دیا۔

-☆-

اللہ کی خاطر تواضع کرنا رفع درجات کا سبب ہے۔ ایک مومن جب تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے۔

راوی حدیث نے اپنے ہاتھ کو آسمان کی طرف بلند کر کے یہ بات واضح کر دی کہ فروتنی کرنے والے کے درجات اتنے بلند ہوتے ہیں کہ گویا آسمان کو چھو رہے ہوں۔ آسمان انسان کی دسترس سے باہر ہے اسی طرح عاجزی کرنے والے کا مقام بھی عام آدمی کی پہنچ سے بلند ہے۔

خليفة راشد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امیر المؤمنین ہیں ان کے پاس کس چیز کی کمی ہے لیکن ان کی عاجزی کا عالم یہ ہے جب وہ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوتے ہیں تو جو قمیص زیب تن ہوتی اس پر کئی مقامات پر پیوند لگے ہوتے تھے۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کیلئے تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں جو مقام عطا فرمایا رہتی دنیا تک اس کا نام گونجتا رہے گا۔ اپنے تواضع رہے بیگانے بھی خراج تحسین پیش کیئے بغیر نہ رہ سکے۔ آج دنیا میں جہاں بھی عادل حکمرانوں کا تذکرہ ہوتا ہے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام پاک سب سے نمایاں ہوتا ہے۔

اس اللہ کے بندے نے اپنی ظاہری زندگی میں اللہ کی خاطر اتنی انکساری کی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے صلہ میں اس کا نام بلند کر دیا بلکہ انکی عظمت کے سامنے آسمان کی عظمتیں بھی ہیج کر دیں بلکہ ایسی عظمت دی کہ ابلیس لعین بھی اس راستہ اور گلی کو چھوڑ جاتا یہاں عمر گزر جاتے

آج بھی جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام مبارک لیا جائے یا آپ کی تعلیمات پر عمل ہو تو وہاں ابلیس کا کیا کام وہاں اللہ کی رحمتیں برکتیں اور عنایتیں لگا تار برستی ہیں اور وہ جگہ باعث سکینت و اطمینان ہوا کرتی ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا فِي رَأْسِهِ حَكْمَةٌ فَإِذَا تَوَاضَعَ قِيلَ لِلْمَلِكِ :
ارْفَعْ حَكْمَتَهُ وَإِذَا تَكَبَّرَ قِيلَ لِلْمَلِكِ : ضَعْ حَكْمَتَهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۷۲)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۳
مجمع الزوائد	رواہ الطبرانی اسنادہ حسن	جلد ۸	صفحہ ۸۵
قال المصنفی:	رقم الحدیث (۱۳۰۶۹)	جلد ۸	صفحہ ۱۵۷
مجمع الزوائد	رواہ الطبرانی اسنادہ حسن	جلد ۸	صفحہ ۱۵۷
قال المحقق:	رقم الحدیث (۱۲۹۳۹)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۱۸
المعجم الکبیر	رقم الحدیث (۵۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۳
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۵۳۸)	جلد ۲	صفحہ ۶۳
اتحاف السادة المتقين		جلد ۸	صفحہ ۳۵۱
اتحاف السادة المتقين		جلد ۸	صفحہ ۳۵۲

ہر آدمی کے سر میں ایک حکمہ ہے جو فرشتے کے ہاتھ میں تھما دیا گیا ہے جب آدمی تواضع و انکساری کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے

اس کی لگام کو اونچا کر دو

جب آدمی تکبر کرتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے اس کی لگام کو نیچے کر دو۔

-☆-

حکمہ لگام کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو گھوڑے کے منہ میں ہوتا ہے۔ تو گویا ہر انسان کے سر میں ایک غیر مرئی لگام ہے جو اللہ کے فرشتے کے ہاتھ میں ہے اگر فرشتہ اس لگام کو اونچا کر دے تو انسان کو عزت و شرافت ملتی ہے اور لوگ اسے تکریم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اگر فرشتہ اس لگام کو نیچا کر دے تو اس کے مقدر میں عزت کی بجائے ذلت ہوگی وہ اپنے زعم میں ہزار معزز بنتا رہے لیکن لوگ اس کی تکریم نہیں کریں گے وہ اپنے زور سے کسی کے سر کو تو جھکا سکتا ہے لیکن اس کیلئے دل کبھی نہیں جھکا کرتے۔

فرشتہ یہ لگام کب اونچی کرتا ہے اور کب پست کرتا ہے تو اس سلسلہ میں یہ حدیث پاک مکمل راہنمائی کرتی ہے جو تواضع و انکساری کرتا ہے فرشتہ اس کی لگام کو اونچا کرتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے فرشتہ اس کی لگام کو پست کر دیتا ہے۔

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے امتی! عجز و انکساری کو شیوہ بنا لے اللہ تعالیٰ کو تیرا عاجزی کرنا پسند ہے اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی تیری فروتنی پیاری لگتی ہے جو چیز اللہ اور اسکے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیاری لگے اسے اپنا شیوہ ایمانی ہے۔ یہ اترانا یہ تکبر کرنا غرور سے پیش آنا نہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور نہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ



وسلم کو پسند ہے اور جو چیز اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسند نہ ہو ایک مومن کو کیسے پسند ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی توفیق عطا

فرمائے۔

متواضع - جنت کاسزاوار

وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ " مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُولِ وَالذَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

۵۳۱ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۲۶۸)	الترغیب والترہیب
۴۲۷ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۹۸)	صحیح ابن حبان
۱۳۸ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۱۵۷۲)	سنن الترمذی
۲۶ صفحہ	جلد ۲		المستدرک للحاکم
۲۶ صفحہ	جلد ۲		المنیخیس للذہبی
۱۳۰ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۱۱۳)	تحفة الاشراف
۱۵۴ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۳۱۲)	سنن ابن ماجہ
		الحدیث صحیح	قال محمود محمد محمود:
۲۷۹ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۹۷۱)	صحیح سنن ابن ماجہ
		صحیح	قال الالبانی:
۳۳۱ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۲۵۹۲)	سنن الدارمی
۲۸۷ صفحہ	جلد ۱۶	رقم الحدیث (۲۲۲۶۹)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال تمزہ احمد الزین:

ترجمہ الحدیث:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بندہ مومن کو موت آئی اس حال میں کہ وہ غرور تکبر، خیانت اور قرض سے بری ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔



مومن جب چند صفات حمیدہ سے متصف ہو تو جب اس کی موت کا وقت آئے تو انہیں صفات کے ہوتے ہوئے موت سے ہمکنار ہو تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے جنتی ہے۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۲۹۰)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۹۲
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۲۶)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۰۳
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۲۳۲۷)	جلد ۱۶	صفحہ ۳۰۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
فتح المنان (المسند الجامع)	رقم الحدیث (۲۷۵۵)	جلد ۹	صفحہ ۳۳۵
السنن الکبریٰ للنسائی	رقم الحدیث (۸۷۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۳۲
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۹۶۳)	جلد ۵	صفحہ ۵۸۱
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۲۰۸)	جلد ۹	صفحہ ۱۷۳
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۲۶۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۲

۱۔ کبر سے خالی ہو۔

غرور و تکبر انسان کو فرعون بنا دیتا ہے لیکن جب اس میں غرور نہ ہوگا تو وہ سراپا عجز و انکسار ہوگا وہ کسی مخلوق کو حقیر نہ سمجھے گا تو خالق کا نافرمان کیسے ہوگا۔

متواضع آدمی خیر کے کاموں میں دلچسپی لے گا

غریبوں کی مدد و اعانت کرے گا

بیواؤں کی خبر گیری کرے گا

یتیموں کے سروں پر دست شفقت رکھے گا

ماں باپ کا خدمت گزار ہوگا

اہل علم و فضل کا احترام کرے گا

غرضیکہ ایک تواضع اختیار کرنے سے وہ بے شمار خوبیوں کا مالک ہوگا اور ایسی عادات

سے آراستہ ہوگا جو عادات اللہ اور اس کے رسول کو پیاری ہیں۔

۲۔ خیانت سے دور ہو۔

جو خائن نہیں وہ امین ہے اور امانت مومن کا وصف جمیل ہے وہ اپنی زندگی کو ایک امانت

سمجھتا ہے اس کو بے فائدہ کاموں میں ضائع کر کے خیانت کا مرتکب نہیں ہوتا وہ اولاد کو امانت

تصور کرتا ہے انکی دیکھ بھال اور انکی تربیت کر کے اپنا فرض ادا کرتا ہے بلکہ وہ اپنے ہر سانس کو اور

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہوئی ہر نعمت کو ایک امانت خیال کرتا ہے پھر انہیں ضائع نہیں کرتا

کیونکہ مومن کبھی خائن نہیں ہوا کرتا۔

۳۔ قرض سے خالی ہو۔

مومن کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کے ذمہ جو قرض ہے وہ جلد از جلد ادا کر دیا جائے اور وہ اپنی موت سے پہلے اس قرض سے بھی بری ہوا کرتا ہے یہ دنیا کا قرض ہی نہیں بلکہ وہ اللہ کے ہر حکم کو پوری دلجمعی سے بجالاتا اس پر کوئی صلاۃ قرض نہیں ہوا کرتی کوئی روزہ قرض نہیں ہوا کرتا بلکہ وہ جملہ عبادات پورے اہتمام سے ادا کرتا ہے ادا کرنے کے بعد اپنے عجز کا اعتراف کرتا ہے یہی اعتراف عجز مومن کے ایمان کا سرمایہ ہے۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک رات کعبۃ اللہ میں بسر کرتے ہیں اس شان سے کہ ایک رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کر لیتے ہیں پھر رو کر عرض کرتے ہیں:

مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَمَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ.

اے ہمارے اللہ! ہم تیری عبادت نہ کر سکے جیسے تیری عبادت کا حق ہے اور ہم نے

تیرا عرفان حاصل نہ کیا جیسے تیرے عرفان کا حق ہے۔

اگر ایسے سعید لوگوں کو وقت وصال جنت کی بشارت مل جائے تو جائے تعجب نہیں۔

بچوں کو سلام کرنا - تواضع کی عمدہ مثال

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبِيَّانِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَقَالَ : كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ
ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ چند بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے
”السلام علیکم“ کہا اور ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمانہ پر قربان جائیں حضور کس درجہ
شفیق و رحیم ہیں کہ اپنی شفقتوں سے بچوں کو بھی محروم نہیں رکھتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کس درجہ متواضع ہیں کہ بچوں کو السلام علیکم کہتے ہیں۔

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۸۶۷)	جلد	صفحہ ۳۲۸
قال النووي:	متفق علیہ		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۸۹۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۳۰۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۶۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۴

آج ہمیں بھی چاہیے کہ اگر بچوں سے گزر رہو تو انہیں اسلام علیکم کہیں کیونکہ اس کا دہرا فائدہ ہوگا ایک تو بچوں کو اسلام علیکم کہنے سے نفس سے کبر کا مادہ ختم ہوگا اور دوسرا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کا ثواب بھی مل جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اسی جذبہ صادقہ سے بچوں کو اسلام علیکم کہا کرتے تھے یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصوصی تربیت یافتہ تھے انہیں زندگی کا سکون ہی اتباع رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ملا کرتا تھا۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی عیاں ہوا کہ انسان جب گھر جائے تو اسے داخل ہوتے ہی اپنے بچوں کو اہلیہ کو بہن بھائیوں کو اسلام علیکم کہنا چاہیے۔

اور ان لوگوں کیلئے بھی درس ہے جو اپنے ماتحتوں اور ملازموں سے درشت رویہ سے پیش آتے ہیں۔ ہمارا دین دینِ رحمت ہے یہ دینِ شفقت و محبت کا درس دیتا ہے اس لیے چاہیے کہ اپنے ملازمین اور نوکروں اور ماتحتوں کو اسلام علیکم کہا جائے اس سے انکی دلجوئی ہوگی انہیں اپنا پن کا احساس ہوگا اور کہنے والے کو اللہ تعالیٰ تکبر جیسی قبیح عادت سے محفوظ فرمائے گا۔

گھر کا کام کرنا - متواضع ہونے کی دلیل ہے

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:
مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟
قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ يَعْنِي: خِدْمَةَ أَهْلِهِ - فَإِذَا حَضَرَتِ
الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۵۸۶)	جلد ۱۸	صفحہ ۳۵
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۸۲۹)	جلد ۱۷	صفحہ ۳۷۲
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۳۱۰۸)	جلد ۱۷	صفحہ ۲۶۵
قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۰
قال الترمذی:	هذا الحدیث صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۶۰۱
قال الابانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت اسود بن یزید سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر میں کیا کام کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہل خانہ کی خدمت میں لگے رہتے تھے جب صلاۃ (نماز) کا وقت ہو جاتا تو صلاۃ کی ادائیگی کیلئے مسجد تشریف لے جاتے تھے۔

سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۳۱۷۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۵۸۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۱۶۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۶۴۴۰)	جلد ۱۴	صفحہ ۳۵۱
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۴۹۲)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۶۰
شرح السنۃ للبخاری	رقم الحدیث (۳۶۷۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۲۴۲
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
اتحاف السادة المتقين		جلد ۷	صفحہ ۹۸
فتح الباری		جلد ۲	صفحہ ۱۶۲
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۴۴)	جلد ۱	صفحہ ۲۳۹
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۶۹۲)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۴۵
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۰۴۸)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۵۲
فتح الباری		جلد ۹	صفحہ ۵۰۷
دلائل النبوة		جلد ۱	صفحہ ۳۲۷

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو ساری کائنات کے بادی اور مرشد ہیں ان کا اسوۂ مبارکہ کتنا عالی ہے گھر تشریف لے جاتے تو گھر کے کاموں میں اپنے اہل خانہ کا ہاتھ بٹاتے۔ آج مرد جب گھر پہنچتا ہے تو گھر کا کام کاج اسے اپنی توہین محسوس ہوتا ہے اور اپنے لئے عار سمجھتا ہے۔ یہ طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کے خلاف ہے گھر میں اپنی اہلیہ کے کام کاج میں شریک ہو جانا اسوۂ نبوی ہے اس طریقہ مبارکہ پر عمل کا فائدہ یہ ہوگا کہ انسان متواضع اور منکسر المزاج بن جائے گا تکبر و غرور جیسی بیماری سے اللہ تعالیٰ چھٹکارا عطا فرمائے گا۔

وہ ایسا عمدہ انسان بن جائے گا کہ تمام اہل خانہ اسی کے قرب میں راحت محسوس کریں گے اور اولاد کی تربیت میں عمدہ نمونہ ہوگا۔ اولاد اپنے والد کو گھر کے کام کاج میں مصروف دیکھے گی تو یہ باتیں ان کے لوح دل پر نقش ہو جائیں گی پھر وہ بڑے ہو کر گھر کا کام کرنے میں عار محسوس نہیں کریں گے باپ کو اگر بڑھاپے میں بیماری نے آ لیا تو اس کی اولاد اس کی خدمت میں خوشی محسوس کرے گی اور اپنے باپ کی کسی بھی قسم کی خدمت میں سبکی محسوس نہیں کرے گی۔

اس حدیث پاک میں صلاۃ (نماز) کی اہمیت کو پھر اجاگر کر دیا گیا۔ یہ گھر کے کام کاج کا معاملہ اس وقت تک ہے جب تک کہ صلاۃ کا وقت نہیں ہو جاتا جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکی بندگی کیلئے بلاوا آ جائے تو پھر اولیت اللہ تعالیٰ کے فرائض کو ہے اللہ کی بندگی سب سے افضل ہے اور اللہ کی عبادت کا حق گھریلو خدمات سے کئی درجے فائق ہے۔

تواضع کا ایک انداز - مسافروں کی دلجوئی

عَنْ أَبِي رِفَاعَةَ تَمِيمِ بْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَجُلٌ " غَرِيبٌ " جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَةً حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَأَتَى
بِكُرْسِيِّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّ آخِرَهَا .

ترجمة الحديث:

حضرت ابو رفاعہ تمیم بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے بیان فرمایا میں
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے پس میں نے عرض کی
یا رسول اللہ! میں ایک مسافر آدمی ہوں اپنے دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہوں۔ یہ
مسافر نہیں جانتا کہ اس کا دین کیا ہے؟ (حضرت ابو رفاعہ فرماتے ہیں کہ میرا تنازعہ عرض کرنا تھا

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے خطبہ ارشاد فرمانا ترک کر دیا یہاں تک کہ میرے پاس تشریف لے آئے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ایک کرسی منگوائی گئی تو آپ اس پر جلوہ افروز ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو تعلیم دی تھی اس میں سے مجھے بھی تعلیم دی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خطبہ کی طرف آئے اور اسے آخری حصہ تک مکمل فرمایا۔

-☆-

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر پر تاج نبوت سجائے ہوئے کس درجہ متواضع اور منکسر مزاج تھے آپ کی طبیعت مبارکہ میں درشتی اور سختی نام کی کوئی چیز نہ تھی۔ آپ ہر چھوٹے بڑے کی بات بڑے غور سے سنتے تھے۔ غرباء و مساکین کا بڑا خیال رکھتے مسافروں کی دلجوئی آپ کے اخلاق کریمانہ کی شان تھی۔ اس حدیث پاک میں ایک مسافر دوران خطبہ آجاتا ہے وہ خطبہ کے آداب سے ناواقف ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی بات کا ذرا ملال نہیں کرتے بلکہ اپنا مبارک خطبہ چھوڑ کر اس کی بات سنتے ہیں اس کی تشفی فرماتے ہیں اور اس کو دین کی تعلیم سے روشناس کرتے ہیں لوگ اس سارے منظر کو دیکھ رہے ہیں بلکہ عالم بالا کے مکین عجب رنگ سے دیکھ رہے ہونگے اور اس دل انور کے کیف کا اندازہ لگا رہے ہونگے جو اس درجہ شفیق و رحیم ہے کہ اس سے بڑھ کر شفقت و رحمت کا تصور نہیں۔

اس نو وارد مسافر کی دلجوئی کے بعد آپ دوبارہ منبر پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور اپنا خطبہ مکمل کرتے ہیں۔

اے آسمان پر چمکنے والے سورج! تو نے بڑے بڑے مبلغ دیکھے ہونگے لیکن یہ تو بتا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی مبلغ دیکھا

تو نے بڑے بڑے دلجوئی کرنے والے شفقت و پیار کرنے والے دیکھے ہونگے لیکن

یہ تو بتا آ منہ کے لال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر بھی کوئی شفیق و رحیم دیکھا

تو نے بڑے بڑے متواضع دیکھے ہونگے عجز و انکساری کرنے والے دیکھے ہونگے لیکن

یہ تو بتا سرانور پر نبوت کا تاج سجائے رسالت کی خلعت زیبازیب تن کیے ہوئے محبت الہی کے

حلہ میں ملبوس ختم نبوت کا دوشالہ لیئے ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر

کسی تو واضح و عاجزی کرنے والے کو دیکھا

ہزاروں رحمتیں اور برکتیں ہوں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کی

کرم نوازیوں کے سبب ہم نعمت ایمان سے مالا مال ہیں

لاکھوں درود و سلام ہوں شاہسوار بیکراں براق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کی رحمتوں

کے تصدق ہم اس عالم رنگ و بو میں سانس لے رہے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مَنْ بَعَثْتَهُ إِلَى الْخَلْقِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا

وَجَعَلْتَهُ سِرَاجًا مُنِيرًا.

معمولی ہدیہ قبول کرنا - علامت انکساری

عنه (ای عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال:

لَوُدُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أَهْدَى إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ
لَقَبِلْتُ

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۲۹)	جلد ۲	صفحہ ۹۰۸
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۸۸۳)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۸۵
المعجم الكبير للطبرانی	رقم الحدیث (۱۱۲۳۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۲۰
فتح الباری	رقم الحدیث (۲۵۶۸)	جلد ۵	صفحہ ۱۹۹
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۶۷۱۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۰
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۶۱۶۳)	جلد ۴	صفحہ ۸۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۱۶۳)	جلد ۹	صفحہ ۴۱۸
قال حمزه احمد الزین:	اشادہ صحیح		
تفتہ اشرف	رقم الحدیث (۱۳۳۰۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۸۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر مجھے بکری کے پائے یا بازو کھانے کی دعوت دی جائے تو میں ضرور قبول کر لوں گا اور اگر مجھے بکری کے بازو یا پائے ہدیے کے طور پر دیے جائیں تو میں ضرور قبول کروں گا۔

-☆-

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس درجہ سادہ اور متواضع تھے۔ معمولی دعوت کو قبول کرنا اور معمولی ہدیہ کو قبول کرنا تواضع کی واضح دلیل ہے۔

آجکل بڑی بڑی دعوتوں کو قبول کیا جاتا ہے امراء اور سرمایہ داروں کی دعوتوں پر بخوشی جایا جاتا ہے لیکن اگر کوئی غریب دعوت دے دے تو اسے قبول کرنے سے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا جاتا ہے اسی طرح اگر کوئی قیمتی تحفہ دیا جائے تو اسے فوراً قبول کیا جاتا ہے اور اگر معمولی نوعیت کی کوئی چیز ہدیہ دی جائے تو اسے واپس کر دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق نہیں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مبارک کہ یہ ہے کہ معمولی دعوت کو قبول کیا جائے اور معمولی تحفہ بھی قبول کیا جائے اس سے ایک فائدہ تو یہ ہوگا کہ قبول کرنے والا تکبر سے دور رہے گا اس کی طبیعت میں انکساری آئے گی اور متواضع المزاج ہوگا اور دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ دینے والے کی دلجوئی ہوگی اور کسی غریب و مسکین کی دلجوئی بہت بڑی نیکی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کی نیکیوں میں اضافہ فرمائے اور ہمارے اعمال نامہ کو گناہوں کی سیاہی سے محفوظ فرمائے۔

ہاں وہ آدمی بڑا خوش قسمت ہے جو اللہ کو راضی کیا کرتا ہے کسی اللہ والے سے کسی نے

پوچھا اللہ کو راضی کرنا مشکل ہے یہ آسان اس نے فوراً جواب دیا اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا بڑا آسان اور سہل ہے۔

وہ کیسے؟

اللہ تعالیٰ کے کسی بندے کو راضی کر دو اللہ تعالیٰ خود بخود راضی ہو جائے گا اور جو مسلم بھائی معمولی تحفہ لے کر آیا ہے نہ معلوم وہ کس خلوص سے لیکر آیا ہے اگر اسے قبول نہ کیا تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا اور اگر قبول کر لیا تو ہو سکتا ہے وہ اس درجہ خوش ہو کہ اس کے خوش ہونے سے مالک و خالق جل جلالہ راضی اور خوش ہو جائے۔

علامتِ تواضع -

گراہو القمہ اٹھا کر صاف کر کے کھا جانا

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ : وَقَالَ :
إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا
لِلشَّيْطَانِ وَأَمْرَانَا أَنْ نَسُوتَ الْقِصْعَةَ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمْ
الْبَرَكَاتُ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۳۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۶
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۴۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۷۹
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۱۰)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۵
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۰۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۰۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۸۴۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۰۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۲

ترجمة الحديث:

خادم رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا تناول فرماتے تو اپنی تین انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ نیچے گر جائے تو اسے صاف کر کے کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑ دے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی حکم دیا کہ ہم کھانے کا برتن اچھی طرح صاف کریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نہیں جانتے کہ کس کھانے میں برکت ہے۔

-☆-

سبحان اللہ! یہ عاجزی کا اعلیٰ نمونہ ہے جو آدمی اپنے گمراہ ہوئے لقمے کو اٹھا کر اسے صاف کر کے کھا جائے تو وہ یقیناً تواضع کی دولت سے مالا مال ہے کیونکہ متکبر ایسا نہیں کرتا بلکہ

فتح المنان (المسند الجامع) / رقم الحدیث (۲۱۵۹)	جلد ۸	صفحہ ۱۴۴
اسنن الکبریٰ للبیہقی	جلد ۷	صفحہ ۴۵۴
رقم الحدیث (۱۴۶۱۷)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۹۶
حلیۃ الاولیاء	جلد ۱	صفحہ ۳۱۵
تاریخ بغداد	جلد ۷	صفحہ ۳۱
ارواء الغلیل	جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۶
قال البانی:		
حدیث اسناد صحیح		
رقم الحدیث (۱۱۹۰۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۱۶
سند الامام احمد		
قال نزہۃ الدین		
اسناد صحیح		

اس طرح لقمہ اٹھانے کو وہ اپنی اہانت سمجھتا ہے لیکن اسے یہ علم نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس دین کو لے کر آئے اس دین میں نعمت کی کتنی قدر کا حکم ہے۔ نعمتوں کے ناقدرے کو نعمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

آج کھانا کھاتے اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ پیالے کے آخر میں کچھ سالن چھوڑ دیا جاتا ہے اسے وہ مہذب ہونے کی علامت تصور کرتے ہیں ایک مسلمان کو ایسی تہذیب سے کیا سروکار جو تکبر کا درس دے وہ تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہے اس کی سوچ اور فکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ مبارک کے ارد گرد گھومتی ہے وہ محمدی تہذیب کا دلدادہ ہے جس میں صفائی و نظافت کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور برکت کے حصول کی ترغیب دی گئی ہے اور یہ وہ مبارک تہذیب ہے جو ہر قدم پر تکبر پر ضرب کاری لگاتی ہے غرور سے اسے نفرت ہے یہ تو عجز و انکساری کا درس دیتی ہے اور نفس کے منہ زور گھوڑے پر اطاعتِ خداوندی کی لگا میں ڈالتی ہے۔

آئیے اس سنت پر یوں عمل کریں بلکہ اس کی اپنے احباب کو یوں ترغیب دیں کہ ایک مسلمان اس پر عمل کرتے ہوئے روحانی خوش محسوس کرے زمانہ فتنہ فساد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا دامن تھا منا معمولی نیکی نہیں۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فِسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ.

جس نے فساد امت کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کیلئے ایک

سو شہید کا اجر و ثواب ہے۔

اس حدیث پاک سے ایک سبق یہ بھی ملتا ہے کہ کھانا ضائع نہیں کرنا چاہیے اگرچہ وہ

مقدار میں کتنا ہی کم کیوں نہ ہو۔ آجکل شادی بیاہ کی تقریبات میں جس بے دردی سے کھانا

ضائع کیا جاتا ہے اسے دیکھ کر ڈر لگتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی گرفت میں نہ آ جائیں۔ جو مرد مومن ایک ایک لقمہ کی قدر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی خصوصی رحمتوں سے نوازتا ہے اور اس پر رزق کا دروازہ بند نہیں کرتا۔

اس دنیا میں ایسے بے شمار لوگ دیکھے جاسکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے رزق دیا اور وافر مقدار میں دیا لیکن انہوں نے اس کی قدر نہ کی بلکہ اللہ کا دیا ہوا مال بے درخ لٹایا اسے جھوٹی نام و نمود میں خرچ کیا یوں اسراف سے خرچ کیا کہ شاید اسراف بھی انگشت بندھاں ہو ذرا سی سر درد ہوئی دیا غیر میں علاج کرایا جا رہا ہے ذرہ سی تکلیف پہنچی تسکین کیلئے کئی ملکوں کا سفر کیا جا رہا ہے اور اللہ کی امانت کو بے دریغ ضائع کیا جا رہا ہے پھر دنیا نے دیکھا کہ وہ پانی پانی کے محتاج ہو گئے۔

اللَّهُمَّ نَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَبَطْشِكَ اللَّهُمَّ لَا تَكِلْنَا إِلَى أَنْفُسِنَا
طُرْفَةَ عَيْنٍ بِمَنْكَ وَكَرَمِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

تکبر کیا ہے؟

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ
فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً إِنَّ
اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ الْكِبَرُ بَطْرُ الْحَقِّ وَغَمَطُ النَّاسِ .

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۱)	جلد	صفحہ
الترمذی	رقم الحدیث (۲۰۰۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۲
قال الترمذی:	هذا حدیث صحیح		
الحاکم		جلد ۱	صفحہ ۲۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۱
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۲۴)	جلد ۱	صفحہ ۴۶۰
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۵۳۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۳
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۹۹۹)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۶۲۶)	جلد ۴	صفحہ ۱۶۵
قال الالبانی:	صحیح		



ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 جس آدمی کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو اوہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔
 ایک آدمی نے عرض کی
 آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں اور اس کا جوتا بھی اچھا ہو۔

سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۰۹۱)	جلد ۴	صفحہ ۲۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۰۹۱)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۴۱۷۳)	جلد ۴	صفحہ ۴۹۸
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۳۳۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۳۶۴
قال الالبانی:	صحیح		
فتح الباری		جلد ۱۰	صفحہ ۲۵۹
شرح مشکل الآثار	رقم الحدیث (۵۵۵۸، ۵۵۵۷)	جلد ۱۴	صفحہ ۱۸۴، ۱۸۵
قال شعیب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۵۲۸۹)	جلد ۹	صفحہ ۱۹۲
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۳۱۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۱۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
شرح الزیلعی للبخاری	رقم الحدیث (۳۵۸۷)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۶۵
قال المحقق:	حدیث صحیح ازربہ علم		

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا)

بیشک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور وہ جمال کو پسند فرماتا ہے۔

تکبر - حق بات کو ہٹ دھرمی سے نہ ماننا اور لوگوں کو (اپنے سے) حقیر سمجھنا ہے۔

-☆-

ذرہ چھوٹی چوٹی کو کہتے ہیں۔ یعنی جس شخص کے اندر چھوٹی چوٹی کے مقدار تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا اور ذرہ سے مراد وہ مادہ بھی ہے جو سورج کی شعاعوں میں روزن دیوار سے چمکتا اور اڑتا ہوا نظر آتا ہے۔ یعنی جس میں معمولی سے معمولی بھی کبر ہوگا وہ جنت نہیں جائے گا۔

قربان جائیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کہ جنہوں نے استفسار کر کے ہمارے لئے نجات کا سامان مہیا کر دیا۔ عرض کی جاتی ہے یا رسول اللہ! انسان یہ چاہتا ہے کہ اسکے کپڑے اچھے ہوں اسکا جوتا اچھا ہو تو کیا یہ بھی کبر میں شامل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ یعنی یہ چیزیں انسان کی نفاست طبع پر دلالت کرتی ہیں اور اسلام نفاست و طہارت کا حکم دیتا ہے یہ چیزیں ہرگز تکبر کے زمرے میں نہیں آتیں بلکہ جمیل اللہ ان چیزوں کو پسند فرماتا ہے۔

تکبر تو حق بات کو نہ ماننا اور لوگوں کو حقیر جاننا ہے۔

حق حق ہے اسے ماننا ہر ایک پر فرض و لازم ہے یہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور اسکی شریعت ہے مخلوق خالق کے حکم سے سرتابی کیوں کرے؟ مخلوق مخلوق ہے اس پر لازم ہے حق کو قبول کرے اس کا انکار نہ کرے۔ حق کا انکار اپنے آپ کو بڑا جاننا ہے نہ ماننے والے میں کبر کا مادہ موجود ہے

جس کے باعث وہ حق کو قبول نہیں کر رہا اگر وہ عاجزی کے وصف سے متصف ہوتا انکساری کو اپنائے ہوئے ہوتا تو فوراً حق قبول کر لیتا۔

انسانوں کو حقیر جاننا بھی تکبر ہے۔ سب انسان اللہ کے پیدا کیے ہوئے ہیں ان سب کا خالق و مالک اللہ ہے اب انہیں حقیر جاننا اپنے آپ سے کم تر جاننا قدرت خداوندی کا انکار ہے اور یہی تکبر ہے۔ بلکہ ایک مومن کا وصف جمیل یہ ہوتا ہے کہ وہ انسانیت کا احترام کرتا ہے کسی کو حقیر نہیں جانتا ہے بلکہ ہر ایک کو اپنے آپ سے بہتر جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتا رہتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے آپ کو بہتر جاننے سے اور مخلوق کو حقیر سمجھنے سے خالق و مالک ناراض ہو جائے اور سب سے حقیر وہ ہے جس سے اس کا خالق و مالک ناراض ہے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ وَبِاسْمِكَ الْكَرِيمِ مِنْ غَضَبِكَ وَبَطْشِكَ
وَعَذَابِكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحِقٌ.

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
إِيَّاكُمْ وَالْكَبْرَ فَإِنَّ الْكَبْرَ يَكُونُ فِي الرَّجُلِ وَإِنَّ عَلَيْهِ الْعِبَاءَ .

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٢٢٤٥)	جلد ٣	صفحہ ٥٣٣
مجمع الزوائد		جلد ١٠	صفحہ ٢٢٩
مجمع الزوائد	رقم الحديث (١٤٦٨٢)	جلد ١٠	صفحہ ٣٨٨
فتح الباری		جلد ١٠	صفحہ ٣٩١

ترجمہ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 تم تکبر سے بچو! متکبر آدمی ہوتا ہے اس حال میں کہ اس پر عباہ ہو۔

-☆-

اچھا اور نفیس لباس پہننا شریعت اسلامیہ میں ممنوع نہیں ہے بلکہ اگر اللہ کے انعامات کے شکر یہ کے طور پر پہنا جائے تو محمود و مستحسن ہے لیکن یہی لباس اگر نیت صالح نہ ہو تو انسان سے آہستہ آہستہ عاجزی کا وصف چھین لیتا ہے اور اسے متکبرین کی فہرست میں داخل کر دیتا ہے۔ اپنے اوپر قیمتی و عمدہ لباس کو دیکھ کر نفس خوش ہوتا ہے اور یہ خوشی اس کے اندر کبر کا مادہ پیدا کر دیتی ہے اگر کوئی ایسا شخص نظر آ گیا کہ اس پر عمدہ لباس نہیں تو انسان اسے حقارت سے دیکھتا ہے یہی حقارت سے دیکھنا علامت تکبر ہے لیکن اگر مومن ایمان کی حلاوت رکھتا ہو تو یہ چیز اس میں تکبر کا باعث نہیں بنتی کیونکہ وہ ہر حال میں اللہ جلا جلالہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرنے والا متکبر نہیں ہوا کرتا بلکہ اگر کوئی ایسا نظر آ جائے کہ اس پر عمدہ لباس نہ ہو تو مومن اللہ تعالیٰ کی بے نیازی سے ڈرتا ہے اور اس کے دل سے دعا نکلتی ہے کہ اے خالق و مالک اس آدمی کو بھی اپنے انعامات سے سرفراز فرما اور جو شخص اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا رہتا ہے اللہ اسے تکبر و غرور سے محفوظ رکھتا اور اسے تواضع و انکساری کی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔

شر العباد

وَعَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ قَالَ :

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ عِبَادِ اللَّهِ؟ أَلْفُظُ الْمُسْتَكْبِرِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ عِبَادِ اللَّهِ؟

الضَّعِيفُ الْمُسْتَضْعَفُ ذُو الطَّمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں ایک جنازہ میں شریک

تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ کے بندوں میں سب سے شریک کون ہیں؟

مسند الامام احمد جلد ۵ صفحہ ۴۰۷

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۴۲۸۴) جلد ۳ صفحہ ۵۳۷

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۲۳۳۳۹) جلد ۱۶ صفحہ ۶۳۲

قال حمزہ احمد الزین: اسناد حسن

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۱۷۹۱۶) جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۵

سخت مزاج متکبر

کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ کے بندوں میں سب سے بہتر کون ہیں؟
وہ ضعیف جسے لوگ ذلیل اور کمزور جانیں دو بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے جس کو کوئی
اہمیت نہ دی جائے (لیکن اس کی شان یہ ہے کہ) اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دے تو اللہ
تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرتا ہے۔

-☆-

ازل سے خیر و شر کی جنگ جاری ہے خیر کے اپنے اثرات ہیں اور شر اثرات بدرکھتی ہے
وہ انسان کتنا شر میں لپٹا ہوا ہے جسے حضور عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شر العباد کہہ دیں وہ سخت
مزاج متکبر ہے۔

جب انسان تند مزاج اور متکبر ہو جائے تو وہ مجسم شر بن جاتا ہے پھر اس سے ہر خوبی
رخصت ہو جاتی ہے نیکی نام کی کوئی چیز اس کے ہاں نہیں رہتی بلکہ وہ شر کے پنجرے میں یوں
مقید ہو جاتا ہے کہ پھر وہ اس سے باہر نکل ہی نہیں سکتا۔

مجسم شر معصیتوں میں بہت دور نکل جاتا ہے جھوٹ اور غلط بیانی چغلی وغیبت، اتہام
بازی، طعنہ زنی یہ سب کچھ اس کی فطرت ثانیہ بن جاتے ہیں پھر اس کا اٹھنا بیٹھنا چلنا پھرنا سب
کا سب شر میں لپٹا ہوتا ہے آخر وہ غضب الہی میں گرفتار ہو کر جہنم کا کونکہ بن جاتا ہے۔

خیر خیر سے رغبت رکھتی ہے خیر کا کام خیر کو اپنی طرف کھینچنا ہے حضور سید العالمین صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جسے خیر العباد کہا اس کے سراپا خیر ہونے میں کسے کلام ہے۔

ہر وہ ضعیف جسے لوگ بھی ضعیف سمجھتے ہوں دو بوسیدہ چادروں میں ملبوس ہو اور اس کی

کوئی پرواہ کرنے والا نہ ہوا اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو ضرور پورا کرتا ہے۔

یہ مجسم خیر ہے اور خیر کا دلدادہ ہے اس کے چاروں طرف خیر ہی خیر ہے صدقِ مقال اور رزقِ حلال اس کا مقدر ہے لوگوں کی دلجوئی کرنا اس کا شیوہ ہے اگر دنیا دار اس کی پرواہ نہیں کرتے تو کوئی بات نہیں دنیا و آخرت کا خالق تو اس کا خیال رکھتا ہے اس کی زبان سے نکلی ہوئی بات کو ضرور پورا کر دیا کرتا ہے۔

صلاۃ خیر ہے صوم خیر ہے یہ صوم و صلاۃ کا پابند ہوتا ہے ذکر الہی سے شاد کام رہتا ہے اس کا سینہ انوار کا گنجینہ ہوا کرتا ہے یہ عجز و انکساری کا پیکر ہر ایک کو دل سے دعائیں دیتا ہے مخلوق کو راحت میں دیکھ کر اسے راحت ملتی ہے اور انہیں پریشان دیکھ کر اس کا دل بھی پسچ جاتا ہے۔ ایسے خیر العباد کا وجود اس دنیا کیلئے رحمت الہی ہوا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کو خیر کے اوصاف حمیدہ سے متصف فرمائے۔

مبغوض الہی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ الْبَيَّاعُ الْخَلَّافُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِي

وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۸۷)	جلد ۳	صفحہ ۵۲۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲ (بالفاظ مختلف)
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۵۷۲)	جلد ۵	صفحہ ۸۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۵۵۸)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۶۸
تاریخ بغداد	رقم الحدیث (۴۹۲۴)	جلد ۹	صفحہ ۳۵۸
مسند الشہاب	رقم الحدیث (۳۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۱۳
اتحاف السادة المتقين		جلد ۷	صفحہ ۵۱۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۹۳۶۱)	جلد ۱۱	صفحہ ۷۰۶
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۹۹۲)	جلد ۹	صفحہ ۳۸۰

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
چار ایسے اشخاص ہیں جن پر اللہ غضب نازل فرماتا ہے

۱۔ قسمیں اٹھا اٹھا کر مال بیچنے والا

۲۔ متکبر فقیر

۳۔ عمر رسیدہ بدکار

۴۔ ظالم حکمران

-☆-

گناہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے لیکن کبھی کبھی رحمت الہی و سببگیری کرتی ہے کہ معصیت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ توبہ و انابت کی توفیق عطا فرماتا ہے پھر وہ گریہ و زاری سے اپنے معبود حقیقی کو راضی کرنے کی سعی کرتا ہے سجدوں میں آنسو بہا کر اپنے خالق و مالک کو خوشنودی کا طلبگار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے سے راضی ہو جاتا ہے پھر اس کے باطن سے گناہ کی سیاہی دور کر دیتا ہے اور اسے اپنا بنا کر اپنی عبادت کا ذوق و کیف عطا فرماتا ہے۔

زیر نظر حدیث پاک میں چار ایسے اشخاص ہیں جن کے کرتوتوں کے سبب ان پر غضب الہی نازل رہتا ہے۔ یہ غضب الہی توبہ کی توفیق چھین لیتا ہے پھر اس کے مقدر میں سوائے حراماں نصیبی کے اور کچھ نہیں ہوا کرتا۔

۱۔ البیاع الحلاف :

قسمیں اٹھا اٹھا کر مال بیچنے والا رزق اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے وہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے جس پر کرم کرتا ہے رزق کے دروازے اس کیلئے کھول دیتا ہے

اس اللہ نے تجارت و کاروبار کا حکم دیا ہے تو اس کے کچھ ضابطے بھی مقرر فرمائے ہیں لیکن جو ان ضابطوں کو پس پشت ڈال دے اور اللہ کے مقرر کیے ہوئے طریقے چھوڑ دے تو پھر غضب الہی کا سزاوار ہوگا۔

قسمیں اٹھا اٹھا کر وہ مال کیوں بیچتا ہے شاید اس لیے کہ ایسا کرنے سے اسے زیادہ رزق ملے گا یا در ہے رزق تو اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے مقدر میں ہے لیکن اس طرح قسمیں اٹھانے سے ایک قباحت یہ ہے کہ اس کے رزق سے برکت کو محو کر دیا جاتا ہے پھر چاہے جتنے پیسے بھی اس کے پاس ہوں وہ بے برکت ہونگے۔ جب برکت ہی نہ رہی تو اس سرمایہ کا کیا فائدہ۔

دوسری قباحت یہ ہے کہ ایک سادہ لوح انسان اس کی چرب زبانی سے متاثر ہو کر اس کی زبان سے اللہ کا نام سن کر دھوکہ کھا جاتا ہے اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو دھوکہ دینے کیلئے اللہ تعالیٰ کا پاک نام استعمال کرتا ہے۔

۲. الْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ :

فقیر جس کے پاس کوئی مال و دولت نہیں وہ سرمایہ سے خالی ہے آخر وہ تکبر کیوں کرتا ہے؟ اسباب تکبر سے تہی دامن ہو کر تکبر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کے دل سے خوف خدا بالکل معدوم ہو چکا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں جو اب دہی کو شاید تسلیم ہی نہیں کر رہا ہے ایسے شخص پر غضب الہی نازل ہوتا ہے اور اسے اللہ الکریم کی رحمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۳. الشَّيْخُ الزَّانِي :

بدکاری فعل قبیح ہے یہ کبیرہ گناہوں میں سے بلکہ یہاں تک وعید ہے کہ فرمایا: لَا يَزْنِي

الزَّائِبِيُّ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ“.

بدکار بدکاری کرتے وقت ایمان سے محروم ہوتا ہے۔

لیکن یہی فعل ایک بوڑھے سے بدتر ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کی حرمت کا بالکل پاس کرنے والا نہیں بلکہ عملاً اس کے احکامات کا استہزاء کرنے والا ہے اس کا باطن اس درجہ خراب ہو چکا ہے کہ خوف و خشیت الہی نام کی کوئی چیز اس کے اندر نہیں رہی۔

۴. اَلْاِمَامُ الْجَائِرُ :

اللہ جسے تخت پر بٹھاتا ہے وہ اس لیے کہ اس کی مخلوق پر رحم کرے ظلم و عدوان کو ختم کرے جو ظالم ظلم کی طرف آمادہ ہو حاکم کا آہنی ہاتھ اسے ظلم سے روکدے تو اگر یہی حکمران عدل و انصاف کا خون کرنے لگے ظلم و عدوان کا بازار گرم کرنے لگے تو رعایا کس کے پاس جا کر فریادی ہو گویا ایسا حکمران اللہ سے بالکل نہیں ڈر رہا اگر ذرہ بھر خوف الہی ہوتا تو مخلوق پر کبھی بھی ظلم نہ کرتا اس کے ظلم نے غضب الہی کو دعوت دی اور غضب الہی ظالم حکمران کا مقدر ٹھہرا۔

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ تَعَطَّمَ فِي نَفْسِهِ أَوْ اخْتَالَ فِي مَشِيَّتِهِ لَقِيَ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ.

المستدرک للحاكم رقم الحديث (٢٠٨) جلد ١ صفحہ ٢٣٣
قال الحاكم: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين
الشيخين بذييل المستدرک جلد ١ صفحہ ٦٠
قال الذهبي: على شرط مسلم

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور فرما رہے تھے:
جس نے اپنے آپ کو بڑا جانا یا اتر کر چلا تو وہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس حال میں
ملے گا کہ اللہ اس پر ناراض ہوگا۔

-☆-

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جس سے راضی ہوگا اسے ابدی و سرمدی انعامات سے نوازا
جائے گا یہ ہر ایمان والے کی خواہش ہے کہ اس کا اللہ اس سے راضی ہو لیکن وہ آدمی جو زمین پر
اترا کر چلتا ہے غرور و تکبر کا پیکر بن کر رہتا ہے اور اللہ کی مخلوق کو حقیر جان کر اپنے آپ کو بڑا

مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۳
قال الحثمی:	رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۵۹۹۵)	جلد ۵	صفحہ ۳۳۵
قال المحقق:	اسنادہ صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۴۹)		صفحہ ۱۹۳
الجامع الصغیر للسیوطی	رقم الحدیث (۸۵۹۸)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۲۱
قال المحقق:	صحیح		
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۵۴۳)	جلد ۲	صفحہ ۸۱
قال الالبانی:	صحیح علی شرط الشیخین		

جانتا ہے تو سن لیجئے وہ غضب الہی میں گرفتار ہوگا۔

اللہ کا غضب نعمت ایمان سے محروم کر دیتا ہے (العیاذ باللہ من ذالک) اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کے ایمان کو محفوظ فرمائے اور جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو تو ایمان کی دولت سمیت رخصت ہو۔

جس سے اللہ ناراض ہو اور اس پر اس کا غضب نازل ہو تو اس کیلئے قبر میں بھی عذاب ہے اور میدان حشر میں بھی اس کا برا حال ہے بالآخر اسے جہنم کا ایندھن بنا دیا جائے گا۔

ایک متکبر کی عبرتناک سزا

وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَحْسِبُهُ رَفَعَهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فَتَبَخَّرَ وَاخْتَالَ فِيهَا فَخَسَفَ اللَّهُ بِهِ الْأَرْضَ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی بیان

کیا

ایک آدمی سرخ جوڑا پہنے اتر رہا تھا اور وہ جوڑا پہنے ہوئے تکبر سے چلا تو اللہ نے اسے

زمین میں دھنسا دیا تو وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا جائے گا۔

-☆-

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۲۹۸)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۲
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۸۵۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۴۲۰
قال السیسی:	رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۸۵۳۷)	جلد ۵	صفحہ ۲۲۰



وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي حُلَّةٍ يُعْجِبُهُ نَفْسُهُ مُرَجَّلٌ "رَأْسُهُ يَخْتَالُ فِي مَشِيَّتِهِ

إِذْ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پہلی امتوں میں ایک آدمی حُلّہ پہنے ہوئے سر کا کنگھا کیے ہوئے اپنے آپ کو بڑا جانتے ہوئے چل رہا تھا وہ اپنی چال میں اتر رہا تھا۔

اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا تو وہ اب قیامت تک زمین میں دھنتا

چلا جائے گا۔

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۸۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۴۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸۸)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۱۶
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۲
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۲۲۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۶۲۰
تفتیہ الاشرف	رقم الحدیث (۱۴۳۷۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۲۳



وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنْ كَانَ
 قَبْلَكُمْ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ خُسِيفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.
ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 تم میں سے پہلی امتوں میں ایک آدمی اپنی ازار کو تکبر سے گھیٹ رہا تھا تو اسے زمین
 میں دھنسا دیا گیا تو وہ زمین میں قیامت تک دھنستا جاتا رہے گا۔



صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۲۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۸۳
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۹۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۲
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۳۳۶)	جلد ۸	صفحہ ۲۱۷
صحیح سنن نسائی	رقم الحدیث (۵۳۳۱)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۶
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۶۸۵۸)	جلد ۵	صفحہ ۳۷۷

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی امتوں میں سے ایک متکبر کا تذکرہ کیا کہ اس کے تکبر کی پاداش میں اللہ تعالیٰ نے اسے کیا سزا دی۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: **الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي**

کبر پاء میری چادر ہے اور جو کبر پاء کے سلسلہ میں مجھ سے الجھنا چاہے میں اسے عذاب میں مبتلا کروں گا۔

یہ آدمی عمدہ لباس پہن کر تکبر میں آجاتا ہے اور اتراتا ہوا چلتا ہے

اپنی چادر کو ازراہ تکبر زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے ایسا کر کے اس نے اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دی تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور زمین میں دھنسانے کا عذاب اسے قیامت تک ہوتا رہے گا۔

خوش پوشا کی، عمدہ لباس اللہ تعالیٰ کو پسند ہے یہ اس صورت میں کہ جب ایک انسان اسے پہن کر اللہ کا شکر ادا کرے اسکی زبان قال و حال اللہ کی تعریف میں مگن رہے اور وہ عاجزی و انکساری کا پیکر بن جائے بصورت دیگر یہی چیز اس کیلئے وبال جاں بن جاتی ہے۔ غرور تکبر میں مبتلا انسان اپنے غرور و تکبر میں اندھا ہو جاتا ہے جس سے بسا اوقات وہ اپنی نعمت ایمان ضائع کر دیتا ہے (العیاذ باللہ من ذالک) اللہ تعالیٰ اپنے کرم کے طفیل ہر اہل ایمان کو غرور و تکبر سے محفوظ و مامون فرمائے۔

یہ حدیث پاک ان الفاظ سے بھی مروی ہے:

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں سے ایک آدمی دو سبز چادریں پہنے (گھر سے) نکلا اور ان دو چادروں میں اتر رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو زمین نے اسے پکڑ لیا تو اب قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی امتوں میں سے ایک متکبر کا تذکرہ اس لئے کیا کہ آپ کی امت اس کو پڑھ کر، سن کر عبرت حاصل کرے اور کبھی بھی تکبر کرنے کا نہ سوچے بلکہ ہمیشہ تواضع و انکساری کو اپنا شیوہ بنائے۔

تواضع اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے اور یاد رہے محبوب کو جو چیز پسندیدہ ہو، محبت کو بھی وہی چیز پسند ہوا کرتی ہے۔ تکبر و غرور اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں تو ہمیں بھی غرور و تکبر پسند نہیں۔

مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۳۳۲)	جلد ۹	صفحہ ۳۶۱
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۴۰۳)	جلد ۹	صفحہ ۴۷۹
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۸۱۳)	جلد ۹	صفحہ ۵۸۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		

اللہ سے کلام کرنے سے محروم

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ "شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ" وَعَائِلٌ "مُسْتَكْبِرٌ".

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۶۷۲)	جلد ۲	صفحہ ۸۱۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۸)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۳
سنن النسائی		جلد ۷	صفحہ ۲۳۷
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۲۰۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۴۲
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابوداؤد	رقم الحدیث (۳۳۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۹
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۱۰۷)	جلد ۱	صفحہ ۱۲۲
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۲۸۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۸
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۸۰۶)	جلد ۲	صفحہ ۲۲۳
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۷۰۳
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۵۲۲)	جلد ۹	صفحہ ۳۸۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۳۷۳)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۷
قال الالبانی:	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
تین ایسے بدنصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام تک نہ فرمائے گا اور
نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے:

۱۔ بوڑھا بدکار

۲۔ جھوٹا بادشاہ

۳۔ محتاج متکبر

-☆-

کلام کا ایک اپنا کیف اور مزہ ہوتا ہے کسی بڑے افسر سے انسان ہم کلام ہو وہ اپنے اندر
ایک عجب طرح کا احساس پاتا ہے اگر اپنے محبوب سے ہم کلام ہو تو اس کا کیف اور ہوا کرتا
ہے۔ قیامت کا دن وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ جو احکم الحاکمین ہے اور وہی ہمارا معبود حقیقی اور
محبوب حقیقی ہے ہم اہل ایمان سے کلام فرمائے گا اس کا کیف ایسا ہوگا کہ اس کے سامنے جنت کی
جملہ نعمتیں ہیچ نظر آئیں گی۔ یہ سعادت ہر ایک کے مقدر میں نہ ہوگی بلکہ یہ عزت اسے نصیب
ہوگی جو اس دنیا میں اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مطہرہ پر کار بند رہا
اور آپ کی سنتوں کا گرویدہ رہا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرتا رہا۔
لیکن کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی ان سے ہم کلام نہ ہونے کا
اعلان فرما دیا ہے۔

۱. شیخ "زان" :

بدکاری کسی صورت میں بھی جائز نہیں یہ فعل حرام ہے اور اس کا مرتکب گناہ کبیرہ کا مرتکب ہے چاہے وہ جوان ہو یا بوڑھا لیکن یہی فعل قبیح اگر بوڑھے سے سرزد ہو تو یہ اور برا ہے کیونکہ بڑھاپے میں اس جرم کے سرزد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے آدمی کا مزاج بہت بگڑا ہوا ہے اور اس کا دل اللہ کے خوف سے خالی ہے اسے اپنی قبر بھولی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو فراموش کر چکا ہے۔

۲. مَلِک "کذاب" :

جھوٹ جھوٹ ہے اس کے قبیح ہونے میں کسے کلام ہے اس میں امیر و غریب بادشاہ و رعایا کی کوئی تخصیص نہیں جو بھی جھوٹ بولے گا وہ اللہ کے ہاں کذاب لکھا جائے گا لیکن یہی جھوٹ ایک بادشاہ سے بہت برا ہے کیونکہ بادشاہ ہر قسم کے اختیارات اور وسائل سے بہرہ ور ہے اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت اگر پھر وہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کا مفہوم واضح ہے کہ اس کا مزاج بھی بہت بگڑا ہوا ہے اور اس کا دل بھی خوف و خشیت الہی سے خالی ہے۔

۳. عَائِل "مُتَكَبِّر" :

متکبر مبغوض الہی ہے اللہ تعالیٰ سے جدال کرنے والا ہے اس میں بھی کوئی تخصیص نہیں جو بھی تکبر کا مرتکب ہوگا وہ جہنم کا ایندھن بنے گا لیکن ایک فقیر و محتاج اگر تکبر کرتا ہے تو اس کا واضح مطلب ہے کہ وہ گناہان کبیرہ کے ارتکاب میں اس درجہ آگے جا چکا ہے کہ اس کا دل بھی خوف الہی سے خالی ہے اس کے پاس تکبر کرنے کے اسباب کے فقدان کے باوجود تکبر کو اپنانا اس کے ایمان باللہ کے کمزور ہونے کی علامت ہے اور قیامت کی ہولناکیوں کو بالکل بھول چکا ہے۔

قیامت کے دن نظر الہی سے محروم

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خِيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَهُ ؟ فَقَالَ

لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُهُ خِيَلَاءَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۵۷۸۴)	جلد ۴	صفحہ ۱۸۴۷
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۸۵)	جلد ۴	صفحہ ۳۱۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۰۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۴
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۰۸۵)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۶
قال الالبانی :	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۷۰۲۶)	جلد ۵	صفحہ ۴۱۳
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۷۸۱۶)	جلد ۶	صفحہ ۱۲۳
سنن النسائی	رقم الحدیث (۵۳۳۵)	جلد ۸	صفحہ ۲۲۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۶۶۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۱۲۷
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۶۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۱۴

ترجمہ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جس نے ازراہ تکبر اپنے تہہ بند کوزمین پر کھینچا اللہ اس کی طرف قیامت کے دن نہیں
دیکھے گا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرا تہہ بند لٹک جاتا ہے
مگر یہ کہ میں اس کی مسلسل نگرانی کروں۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اے ابو بکر! تم ان میں سے نہیں ہو جو تکبر کی بنا پر ایسا کرتے ہیں۔

-☆-

ہر آدمی کی دلی تمنا ہے کہ قیامت کے دن اسے عزت و کرامت نصیب ہو۔ جب اولین
وآخرین دوبارہ زندہ ہو کر ایک جگہ اکٹھے ہونگے اسے رفعت و سرفرازی سے نوازا جائے۔
اس روز عزت اسے نصیب ہوگی جس سے اس کا خالق و مالک راضی ہوگا۔ جب وہ
کریم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ رب العزت اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ
عطا فرمائے گا اور اسے ابدی و سرمدی انعامات سے نوازے گا۔ جنت کے دروازے اس کیلئے
کھول دے گا اسے باغات والی جنت عطا فرمائے گا جہاں نہریں رواں دواں ہوں گی اور خدمت
کیلئے افراد مامور ہونگے۔

لیکن متکبر ایسا بد نصیب ہے، اللہ کی مخلوق کو نظر حقارت سے دیکھنے والا ایسا بد بخت ہے

کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے کلام تک نہیں فرمائے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی بین دلیل ہے۔

جس آدمی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگا اسے عرش کا سایہ کہاں بلکہ اس کیلئے میدان حشر میں سورج کی انتہائی تپش میں جھلسنا ہے اور اپنے ہی پسینے میں غوطے لگانا ہے حوض کوثر کا پانی اس کے مقدر میں کہاں؟ غضب الہی کے سبب اس کی زبان منہ سے باہر نکلی ہوگی ابدی و سرمدی نعمتیں کہاں! بلکہ اس کیلئے جہنم کے شعلے دھکائے جائیں گے اور جہنم چنگھاڑتا ہوا اس کی طرف لپکے گا جہاں آگ کے صندوق میں اسے قید کر دیا جائے گا اور جہنمیوں کا عصا رہ اسے پینے کیلئے دیا جائے گا۔ الامان الحفیظ۔

اے خاک کے پتلے! آج تکبر سے باز آ جا اپنے آپ کو بڑا من جان سب بڑائیاں وحدہ لا شریک کو سزاوار ہیں۔ ہٹ دھرمی کے سبب حق کا انکار نہ کر یہ انکار تیرے لیے بڑا مہنگا ثابت ہوگا۔ اللہ کی مخلوق کو حقیر نہ جان مخلوق خدا کو حقیر جاننے والا خود ذلیل و حقیر ہوا کرتا ہے۔

اے قادر و قیوم اللہ! ہمارے باطن سے کبر کا مادہ نکال دے ہمیں ان لوگوں میں سے نہ کرنا ہو تکبر جیسی مہلک بیماری میں مبتلا ہیں بلکہ ہمیں عاجزی و انکساری کا وصف عطا کرنا کیونکہ عاجزی تجھے بڑی محمود ہے۔

عارف باللہ حضرت سلطان العارفین سلطان بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اللہ سے عرض کرتے ہیں اے اللہ! اپنی ذات تک وصول کا اقرب طریقہ عطا فرما۔

ارشاد ہوا اے بسطامی: دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ

اپنے نفس کو چھوڑ دے اور آ جا۔

عجز و انکساری اختیار کر لے نفس کی انانیت کو زائل کرو یہ راستہ دو قدم ہے۔

اللَّهُمَّ احْفَظْنَا مِنْ مَكْرِ النَّفْسِ وَ كَيْدِهِ بِبِرِّكَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

وَعَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتَّى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ

مَا أَصَابَهُمْ.

ترجمة الحديث:

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا جاتا ہے یہاں تک کہ جبارین کی فہرست میں اس کا نام لکھا

جاتا ہے پھر اسے وہی عذاب پہنچے گا جو جبارین کو پہنچتا ہے۔

-☆-

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بڑے کمالات سے سرفراز فرمایا ہے۔ اسے حسن کی دولت عطا

سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۰۰۰) جلد ۴ صفحہ ۳۶۲

قال الترمذی: هذا حديث حسن غريب

تحفة الاشراف رقم الحدیث (۲۵۲۸) جلد ۴ صفحہ ۴۱

الترغيب والترهيب رقم الهدیث (۲۳۰۶) جلد ۳ صفحہ ۵۳۵

قال المحقق: حسن

جامع الاصول رقم الحدیث (۸۲۱۳) جلد ۱۰ صفحہ ۶۱۶

فرمائی، عقل و خرد سے نوازا، معاملہ فہمی کا شعور عطا کیا۔ یہی انسان جب تک ان اشیاء کو اللہ تعالیٰ کا عطیہ سمجھتا رہتا ہے اللہ کی رحمتوں کے حصار میں رہتا ہے لیکن جیسے ہی اس کا رشتہ خالق و مالک سے کمزور ہوتا جاتا ہے اس کی سوچ میں فتور آتا جاتا ہے پھر ان چیزوں کو وہ اپنا ذاتی کمال خیال کرتا ہے۔ جیسے ہی یہ چیز ذہن میں اترتی ہے وہ پٹری سے اترتا جاتا ہے پھر ایک وقت وہ آتا ہے کہ اس کے ذہن سے یہ بالکل محو ہو جاتا ہے کہ جملہ کمالات اللہ کی عطا ہیں۔ اس وقت وہ شیطان کے شکنجے میں پھنس جاتا ہے اس کی سوچ اسکے خیالات اسکے تفکرات پر شیطانی تسلط ہوتا ہے وہ اس درجہ بہک جاتا ہے متکبرین کی صف میں کھڑا دکھائی دیتا ہے پھر جب وہ متکبر بن جاتا ہے تو وہ اسی عذاب کا سزاوار ٹھہرتا ہے جو عذاب متکبرین کے لئے ہے۔

متکبر - عذاب میں

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : الْعِزُّ إِزَارُهُ وَالْكَبْرِيَاءُ رِدَاؤُهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ.

ترجمہ الحدیث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
اللہ عزّ وجلّ فرماتا ہے

عزت میری ازار ہے اور کبریا میری ردا ہے کون ہے جو اس عزت و کبریا میں میرا
شریک ہو سکتا ہے۔ جو ایسا کرے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۶۲۰)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۷۷)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۵
اتحاف السادة المتقين		جلد ۸	صفحہ ۳۳۸
سلسلة الاحاديث الصحیحة	رقم الحدیث (۵۳۱)	جلد ۲	صفحہ ۷۹
الادب المفرد	رقم الحدیث (۵۵۲)		صفحہ ۱۹۴

اس خاک کے پتلے کو عاجزی ہی زیبا ہے اور اسے انکساری ہی اچھی لگتی ہے جو تکبر کرتا ہے اپنے آپ کو بڑا جانتا ہے اور مخلوق کو حقیر جانتا ہے وہ اللہ کے عذاب میں گرفتار ہوگا اور جسے اللہ تعالیٰ عذاب دے اسے کون چھڑا سکتا ہے۔

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ - آپکے رب کی پکڑ بڑی سخت ہے۔

جو رب تعالیٰ کی پکڑ میں آ گیا اس کا پرسان حال کون ہوگا۔ اللہ کریم ہے اللہ ہی رحیم ہے اس کی رحمت کا سحاب ہر وقت برستا ہے اور خوب برستا ہے اسی کے در اقدس سے لو لگائے بیٹھے ہیں اسی کے کرم کے سہارے جی رہے ہیں اگر وہی عذاب دینے پر آ جائے تو پھر انسان کی اس سے بڑھ کر اور بد بختی کونسی ہوگی اگر وہی سزا دینے لگے تو اسے بچانے والا کون ہوگا۔

انسان کو اس رزم گاہ حیات میں سنبھل سنبھل کر چلنا چاہیے منہ سے ایسی کوئی بات نہ نکالے جس کے سبب وہ اللہ کی گرفت میں آ جائے ایسا کوئی کلمہ نہ نکالے جو اللہ کی ناراضگی کا ذریعہ بنے ایسی چال اختیار نہ کرے جس کے سبب وہ عذاب الہی میں مبتلا ہو جائے۔

متکبر اور اترانے والا اللہ تعالیٰ کے سخت عذاب میں گرفتار ہوگا۔

اے رحیم و کریم اللہ! ہمیں تکبر جیسی فتنج عادت سے محفوظ فرما۔ ہمیں عجز و انکساری کی توفیق عطا فرما اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی اتباع کی سعادت ارزانی فرما۔

شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے یہ طرح طرح کے وار کر کے ہم سے ہماری نعمت ایمان چھیننا چاہتا ہے اور ہمارے نفس کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنانا چاہتا ہے شیطان اور نفس امارہ مل کر ابدی سعادتیں چھیننا چاہتے ہیں۔

اے کریم اللہ! اپنی کرم نوازیوں کا واسطہ اپنی عنایات کریمانہ کا واسطہ ہمیں اپنے در سے

دور نہ کرنا ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم تیرے عاجز و ناتواں بندے ہیں اور اسی عجز و انکساری میں رہنا چاہتے ہیں۔

اے کریم! جب تک ہمارا سانس آتا جاتا ہے ہمیں متواضعین میں رکھنا اور جب ہماری زندگی کی تار ٹوٹ رہی ہو تو اپنے لطف و کرم سے ہمارا ایمان بچانا اور روز محشر اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن کرم میں جگہ عطا فرمانا۔

مشکبر - آگ میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِي وَالْعِظْمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَزَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا قَذَفْتُهُ فِي النَّارِ .

سنن ابوداؤد	رقم الحديث (۴۰۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۴۵۶
سنن ابن ماجہ	رقم الحديث (۴۱۷۴)	جلد ۴	صفحہ ۴۹۹
الترغیب والترہیب	رقم الحديث (۴۲۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۵
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحديث (۴۰۹۰)	جلد ۲	صفحہ ۵۱۷
قال الالبانی:	صحیح		
تحفۃ الاشراف	رقم الحديث (۱۲۱۹۲)	جلد ۹	صفحہ ۲۹۷ (مختصر)
مسند الامام احمد	رقم الحديث (۹۳۳۰)	جلد ۹	صفحہ ۱۸۶
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحديث (۲۶۲۰)	جلد ۵	صفحہ ۱۸۵
المسند الحمیدی	رقم الحديث (۱۱۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۴۸۶
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۳۲۸)	جلد ۲	صفحہ ۳۵
قال شعيب الارنؤوط:	حدیث صحیح اسنادہ قوی		
صحیح ابن حبان	رقم الحديث (۵۶۷۱، ۵۶۷۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۴۸۶
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ قوی		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے

کبریاء میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے۔ پس جس نے ان دونوں میں سے کسی

ایک کے ساتھ مجھ سے الجھنا چاہا تو میں اسے آگ میں پھینکوں گا۔

-☆-

بڑائی اور عظمت اللہ کی شانیں ہیں اہل ایمان روزانہ پانچ مرتبہ اقرار کرتے ہیں اللہ

اکبر اللہ اکبر اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اقرار

رکوع و سجود میں کرتے ہیں رکوع کی حالت میں کہتے ہیں سبحان ربی العظیم۔ میرا عظمت والا رب

عیب و نقص سے پاک ہے اور سجدہ میں جا کر کہتے ہیں سبحان ربی الاعلیٰ۔ میرا رب سب سے بڑا

ہر نقص و کجی سے پاک ہے۔

انسان کی کیا حیثیت ہے؟ یہ ماءِ مہین سے پیدا شدہ ہے کس بات پر اترا تا ہے اس کے

صفحہ ۳۱۴

مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۲۳۸۷)

جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۹

شرح النبی للبلغوی رقم الحدیث (۳۵۹۲)

قال المحقق: هذا حدیث صحیح اخرجہ مسلم

پاس جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا عطا فرمودہ ہے اور اللہ کے عطیہ پر اسی کے خلاف کھڑے ہو جانا اسے کسے زیب دیتا ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے کہ کبرائی میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے اس بات کا واضح اعلان ہے کہ جو بھی تکبر کرے گا یا اپنے آپ کو بڑا کہے گا اس کی اللہ تعالیٰ سے لڑائی ہے اور اللہ تعالیٰ سے لڑنے والا جہنم کا ایندھن بنے گا اور اسے سخت ترین عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔

اهل النار

وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
 يَا سُرَاقَةَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ ؟
 قُلْتُ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ : أَمَّا أَهْلُ النَّارِ فَكُلُّ جَعْظَرِيٍّ جَوَاطِئِ مُسْتَكْبِرٍ وَأَمَّا أَهْلُ الْجَنَّةِ
 فَالضُّعَفَاءُ الْمَغْلُوبُونَ .

الترغيب والترهيب	رقم الحديث (٢٢٨٣)	جلد ٣	صفحہ ٥٣٤
مجمع الزوائد	رقم الحديث (١٤٩٢٣)	جلد ١٠	صفحہ ٢٦٤
قال الهيتمي:	رواه الطبرانی في الكبير والاسط واسناد حسن		
الحاكم المستدرک	رقم الحديث (٦٦٥٦)	جلد ٣	صفحہ ٨١٣
قال الحاكم:	اسناده حسن		
الشيخ بذييل المستدرک		جلد ٣	صفحہ ٦١٩
مجمع الزوائد	رقم الحديث (١٤٩٢٣)	جلد ١٠	صفحہ ٢٦٤
قال المحقق:	اسناده حسن		
معجم الكبير	رقم الحديث (٦٥٨٩)	جلد ٤	صفحہ ١٢٩

ترجمة الحديث:

حضرت سراقہ بن مالک بن بَعَثَم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 اے سراقہ! میں تمہیں اہل جنت اور اہل نار کی خبر نہ دوں؟
 میں نے عرض کی یا رسول اللہ! ضرور خبر دیجئے
 سن لو! اہل نار ہر اکڑ کر چلنے والا، مغرور اور متکبر ہے
 لیکن اہل جنت مغلوب و ضعیف ہیں۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں تین ایسے بد نصیبوں کی خبر دی ہے جو
 اہل نار ہیں ان کی مقدر میں آتش دوزخ میں جلنا ہے۔

۱۔ الْجَعْفَرِيُّ:

الْجَعْفَرِيُّ : الْفَطُّ الْغَلِيظُ الْمُتَكَبِّرُ

جعفری بد خلق، درشت مزاج اور متکبر کو کہتے ہیں

سلسلۃ الاحادیث صحیحہ	رقم الحدیث (۱۷۴۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۲۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۸۶۱۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۷۲۱
قال السیسی:	رواہ احمد و رجالہ رجال الصحیح الا ان فیہ راو لم یم		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۷۵۱۵)	جلد ۱۳	صفحہ ۴۲۴

اخلاق کریمانہ کے جمال سے محروم درشت مزاج جہنم کا سزاوار ہے جو بات بات پر تلخی پر اتر آئے گالی گلوچ اس کا شیوہ ہو بد مزاجی اور بد خلقی اس کا عادت ہو ایسا آدمی آدمی ہوتے ہوئے بھی آدمی نہیں وہ تو حیوانات سے بدتر ہے اور ایسا شخص اس قابل ہے کہ اسے جہنم کا ایندھن بنایا جائے۔

۲. الْجَوَاظُ :

الْجَوَاظُ : الْجَمُوعُ الْمَنُوعُ

جواظ مال جمع کرنے والے اور دوسرے کو نہ دینے والے کو کہتے ہیں یعنی ایسا شخص جو بخل جیسے فتیح وصف سے متصف ہو جس کا کام صبح و شام دولت اکٹھا کرنا ہو پھر اسے سنبھال سنبھال کر رکھنا ہو اس کے حقداروں تک نہ پہنچانا بلکہ محروم رکھنا ہو اس کے ماں باپ اس کے جگر پارے اس کے عزیز واقارب اس کے سامنے عسرت کی زندگی گزارتے ہیں لیکن اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی ایسا شخص بھی اس قابل ہے کہ اسے قیامت کو نذر آتش کیا جائے۔

۳. الْمُتَكَبِّرُ :

اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا

اگر اس کے پاس مال و دولت ہے تو اس بنا پر وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے
اگر اس کے پاس علم ہے تو وہ باقی لوگوں کو حقیر جانتا ہے اور علم کی بنا پر اپنے آپ کو ان سے فائق و برتر سمجھتا ہے

اگر اس کی شکل و صورت اچھی ہے تو اسے اپنا ذاتی کمال سمجھتا ہے اور دوسرے لوگوں کو

حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے

اگر اس کا نسب عالی ہے تو اس نسب کی بنا پر اتراتا ہے اور جو افراد اس کی قوم یا قبیلہ کے نہیں انکے برابر بیٹھنا تو ہین سمجھتا ہے

حالانکہ اسے چاہیے تھا کہ اگر اس کے پاس مال و دولت ہے تو اس کے شکرانے میں غرباء و مساکین کی مدد کرتا اور ان کو اپنے مال میں شریک کرتا ان کی بھوک مٹانے کی کوشش کرتا ان کی تنگدستی کے دنوں میں ان کی مدد کرتا تا کہ اللہ تعالیٰ اس پر کرم پر کرم فرمائے اور اس کے مال میں برکت رکھ دے جس سے اس کی کئی نسلیں مستفیض ہوں۔

اسے چاہیے تھا کہ اگر اس کے پاس علم ہے تو علم کے موتی عام کرتا ان کی چمک سے ان لوگوں کے قلوب بھی منور کرتا جو اس نعمت سے خالی ہیں بلکہ ان کو ترغیب دیتا تا کہ وہ بھی اپنا دامن اس نعمت سے مالا مال کر لیتے۔

اگر اس کی صورت اچھی ہے تو اسے سراپا انکساری بن جانا چاہیے تھا کیونکہ صورتیں بنانے والا اللہ ہے جو اللہ تعالیٰ جمال دیتا ہے وہ لے بھی سکتا ہے اگر کریم اللہ کا شکر کیا جائے عاجزی اختیار کی جائے وہ وحدہ لا شریک کرم در کرم فرماتا ہے اور مزید انعامات سے سرفراز فرماتا ہے۔

اگر اس کا نسب عالی ہے تو اسے تواضع اختیار کرنا چاہیے کیونکہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی قدر و منزلت نہیں رکھتی بلکہ اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ.

اللہ کے ہاں تم میں سب سے معزز وہ ہے جو تقویٰ کی دولت سے آراستہ ہے۔

وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتَلٍ جَوَاطِ مُسْتَكْبِرٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے

کیا میں تمہیں اہل نار کے بارے میں نہ بتاؤں؟

ہر بد خلق، اکڑ کر چلنے والا اور متکبر

-☆-

بد خلق کسی بھی ملت میں قابل عزت نہیں۔ بد خلقی انسان کو انسانیت کے مرتبہ سے

گرا دیتی ہے انسانیت کا زیور حسن خلق ہے یہی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصفِ جمیل

ہے اور آپ کے پیروکاروں، اطاعت شعاروں کا شعار ہے۔ اخلاق کریمانہ سے ہی لوگوں

کو قائل کیا جاسکتا ہے اسی وصفِ محمود کی بدولت مقتدا بنا جاسکتا ہے اور جو بد خلق ہے اس کے اندر

تمام عیوب ہیں کیونکہ بد خلقی انسان کو شیطان کا جلیس بنا دیتی ہے اور شیطان ہر فعل بد کی ترغیب

صحیح البخاری رقم الحدیث (۴۹۱۸) جلد ۳ صفحہ ۱۵۷۱

صحیح مسلم رقم الحدیث (۲۸۵۳) جلد ۵ صفحہ ۳۸۲

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۴۲۸۱) جلد ۳ صفحہ ۵۳۶

دیتا ہے بدخلق میں اسکی بد خلقی کے سبب کوئی بھی عادت محمود نہیں رہتی پھر وہ مجسم شر بن کر جہنم کا ایندھن بنتا ہے۔

اکڑ کر چلنے کی عادت اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اکڑ کر چلنے والا اللہ کی عنایات کریمانہ سے محروم رہتا ہے۔

وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا.

زمین میں اتراتے ہوئے نہ چلو کیونکہ ایسا کرنے سے نہ تم زمین کو پھاڑ سکتے ہو اور نہ ہی بلندی میں پہاڑوں کو پہنچ سکتے ہو۔

کیا اکڑ کر چلنے والا زمین پھاڑ سکتا ہے اور کیا وہ بلندی میں پہاڑوں تک پہنچ سکتا ہے یہ کمزور انسان اس میں اتنی قوت و توانائی کہاں؟ جب یہ ایسی قوت و طاقت سے تہی دامن ہے تو پھر اسے اکڑ کر چلنا زیبا نہیں اگر اکڑ کر چلنے سے باز نہ آیا تو جہنم اسے نگلنے کیلئے اپنا منہ کھولے ہوئے ہے۔

تکبر کرنے والا اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا آگ میں جلانے کے قابل ہے اگر وہ بڑا ہے تو اپنے آپ کو بچالے، عذاب کو اپنے سے دور کر دے لیکن اس میں اتنی ہمت کہاں بلکہ قیامت کے دن اس میں تاب گویائی نہ ہوگی جس آدمی کی اتنی حیثیت ہو اسے اپنی اوقات نہیں بھولنی چاہئے اور تکبر کی عادت ترک کرنی چاہئے اگر پھر بھی وہ تکبر کرتا ہے تو جہنم کے شعلے اس کا انتظار کر رہے ہیں۔



آگ کا ایندھن

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

اِحْتَبَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ: فِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتِ
الْجَنَّةُ فِي ضِعْفَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَمَسَاكِينُهُمْ فَقَضَى اللَّهُ بَيْنَهُمَا: إِنَّكَ الْجَنَّةُ
رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءُ وَإِنَّكَ النَّارُ عَذَابِي أُعَذِّبُ بِكَ مِنْ أَشَاءُ
وَلِكُلَيْكُمَا عَلَيَّ مَلُؤُهَا.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۴۷)	جلد ۵	صفحہ ۳۷۹ (مختصراً)
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۸۵)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۶۹۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۲۹
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح			
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۱۳۵۳)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۳۹
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۵۰۶۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۱۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۸۱۱۰)	جلد ۱۰	صفحہ ۵۳۶



حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جنت اور آگ میں بحث ہوئی، آگ نے کہا میرے اندر جابر اور متکبر لوگ ہونگے۔
جنت نے کہا

میرے اندر ضعیف اہل اسلام اور انکے مساکین ہونگے۔

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان فیصلہ فرمادیا

اے جنت! تو میری رحمت ہے تیرے ذریعے میں جسے چاہوں رحم فرمادوں۔

اے آگ! تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعے میں جسے چاہوں عذاب دوں۔

میں نے تم دونوں کو بھرنا ہے۔

-☆-

جنت اور جہنم کے اس بحث و مجادلہ میں یہ بات نکھر کر سامنے آگئی کہ اہل جنت کون
ہیں اور اہل جہنم کون ہیں کون وہ خوش قسمت ہیں جن کے مقدر میں ابدی و سرمدی راحتیں ہیں
انعامات و اکرامات کا لامتناہی سلسلہ ہے اور کون وہ بدنصیب ہیں جن کے مقدر میں عذاب اور
رسوائی ہے۔

متکبر و جابر لوگ آگ کا ایندھن بنیں گے دنیا میں اللہ کی بڑائی کو چھوڑ کر اپنی بڑائی کا
اعلان کرنے والا مخلوق خدا کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھنے والا قیامت کو آگ کی لپیٹ میں
ہوگا۔ یہ آگ اس کے سارے ارمان پورے کر دے گی اور انہیں بتا دے گی کہ غرور و تکبر کس
درجہ مہنگا ہے اور مخلوق کو اپنے سے کمتر جاننا کس درجہ عذاب کی گرفت میں آنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر اہل ایمان کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور تمام مومنین کو غرور و تکبر سے

بری فرمائے۔

ضعیف و مساکین جنت میں اللہ کے انعامات سے شاد کام ہو رہے ہونگے وہ اہل ایمان جسے دنیا حقیر جانے سے کمزور تصور کرے اسے اس بات پر ذرہ برابر ملال نہیں ہونا چاہئے کیونکہ کسی کے حقیر جاننے سے ایمان والا حقیر نہیں ہوتا بلکہ اس کے خالق و مالک کی رحمت کو جوش آتا ہے تو اس کا نام ازلی سعید روحوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔ قیامت کو جنت ان کا ٹھکانا ہوگی اہل چشمے بل کھاتی نہریں خدمت پر کمر بستہ خدام اس کے اشارہ ابرو کے منتظر غلمان یہ سب کچھ کریم اللہ کی کرم نوازی ہے لوگوں کے طعنوں کا بہتر اجر و ثواب ہے۔

اس بحث میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتا ہے

اے جنت تو میری رحمت ہے میں نے تجھے بھرنا ہے اور اے جہنم تو میرا عذاب ہے میں نے تجھے بھی بھرنا ہے۔

اے اللہ! اپنی رحمتوں اور شفقتوں کا صدقہ اپنی کرم نوازیوں کا واسطہ ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جن پر تیری دائمی رحمت اور ابدی کرم ہوگا۔

چہرے کے بل جہنم میں

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ :
 اتَّقَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
 عَلَى الْمَرُورَةِ فَتَحَدَّثَا ثُمَّ مَضَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو وَبَقِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِي
 فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : مَا يَبْكِيكَ يَا أبا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ : هَذَا يَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو
 - زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
 مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرِ كَبَّةِ اللَّهِ تَعَالَى لَوَجَّهَهُ فِي
 النَّارِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا

مسند الامام احمد	جلد ۲	صفحہ ۲۱۵
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۲۹۱)	جلد ۳ صفحہ ۵۴۰
مجمع الزوائد	جلد ۱	صفحہ ۱۰۳
قال البیہقی:	رجالہ رجال الصحیح	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۰۱۵)	جلد ۶ صفحہ ۴۴۹
قال احمد محمد شاكر	اسنادہ صحیح	

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم جبل مروہ پر ایک دوسرے سے ملے تو ان دونوں نے آپس میں باتیں کیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما وہیں رہے اور رونا شروع کر دیا۔

ایک آدمی نے اس سے کہا

اے ابو عبد الرحمن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

انہوں نے کہا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) انہوں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور فرما رہے تھے: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو تو اللہ اسے اس کے چہرے کے بل آگ میں پھینکے گا۔

-☆-

جہنم اللہ تعالیٰ کے غضب اور اسکی ناراضگی کا مقام ہے اس قدر مذلت میں مغضوب علیہم کو پھینکا جائے گا۔ متکبر حق کو ہٹ دھرمی کی بنا پر نہ ماننے والا اور مخلوق خدا کو حقیر جاننے والا اس جہنم میں چہرے کے بل پھینکا جائے گا۔ اس طرح پھینکا جانا اللہ تعالیٰ کے شدید ناراض ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کس درجہ پاک باطن تھے انکا دل ہر وقت اللہ کے خوف سے کانپتا رہتا تھا۔ جب بھی کوئی ایسا تذکرہ سن لیتے تو فوراً ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری ہو جاتیں۔ یہ پاک باطن اصحاب کسی بھی لمحہ بے فکر نہ ہوتے تھے بلکہ ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے اور اخلاق حسنہ سے متصف رہتے نتیج عادات سے ہمیشہ متنفر رہتے اور تکبر جیسی عادات کے تو بالکل قریب نہ جاتے۔ انکا چلنا پھرنا ان کا اٹھنا بیٹھنا

اس بات کا واضح اعلان تھا کہ یہ اصحاب سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک ڈوبے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان پاک باطن اصحاب رضی اللہ عنہم کے طفیل ہمارے باطن کو اجلا اور مصطفیٰ فرمائے اور اپنے عرفان کی دولت سے سرفراز فرمائے اور لذتِ گریہ نیم شمی کی دولتِ مرحمت فرمائے۔

قیامت کے دن متکبر کی عبرت ناک صورت

عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ :

يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الذَّرَفِيِّ صُورِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمْ
الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ : بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ
الْأَنْيَارِ يُسْقُونَ مِنْ عُصَارَةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةَ الْخَبَالِ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۹۳)	جلد ۴	صفحہ ۶۵۵
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۲۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۵۲۱
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۸۸۰۰)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۷
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۵۰۰)	جلد ۴	صفحہ ۲۲۱
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۳۹۲)	جلد ۲	صفحہ ۶۰۲
قال الالبانی:	حسن		
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۵۱۱۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۷۷)	جلد ۶	صفحہ ۲۳۱
قال احمد محمد شاكر/ احمد الزين: اسنادہ صحیح			

ترجمة الحديث:

متکبرین کو قیامت کے دن چیونٹیوں جتنا کر کے آدمیوں کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔ ہر طرف سے انہیں ذلت و رسوائی نے گھیرا ہوگا۔ انہیں جہنم کے ایک قید خانہ میں ہانک کر لے جایا جائے گا جسے ”بؤلس“ کہا جاتا ہے۔ ان کے اوپر آگوں کی آگ چڑھے گی انہیں طینۃ النجبال یعنی اہل نار کا لہو اور پیپ پلائی جائے گی۔

-☆-

انسان کو اللہ تعالیٰ نے حسین صورت عطا فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے انسان کے حسن صورت کا تذکرہ بایں الفاظ کیا ہے:

وَالتَّيْنِ وَالزَّيْتُونَ وَطُورِ سَيْنِينَ وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ.

قسم ہے انجیر کی اور قسم ہے زیتون کی، قسم ہے طور سینا کی اور قسم ہے اس امن والے شہر کی یقیناً ہم نے انسان کو حسین تر صورت میں تخلیق فرمایا۔

قیامت کے دن اہل ایمان کے سروں پر عزت و کرامت کے تاج سجائے جائیں گے اور انکے چہروں کی رونق قابل دید ہوگی لیکن متکبرین کو سزا یہ ملے گی اللہ انہیں چیونٹیوں جتنا

المسند المیدی	رقم الحدیث (۵۵۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۷۲
جامع الأصول	رقم الحدیث (۸۲۱۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۱۶
تنقیح الاثراف	رقم الحدیث (۸۸۰۰)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۷

کردے گا اس سے بڑھ کر ذلت و رسوائی اور کیا ہوگی کہ انسان کو چونٹی جتنا کر دیا جائے۔ پھر اسے جہنم کے ایک قید خانہ میں مقید کر دیا جائے گا۔ چاروں طرف آگ ہوگی اور آگ کی جیل میں انہیں بند کر دیا جائے گا۔

اہل جنت تو انعامات الہیہ سے شاد کام ہو رہے ہونگے لیکن جہنم کے باسی متکبرین کو پینے کیلئے جہنمیوں کا لہو اور پیپ پیش کی جائے گی۔

العیاذ باللہ من ذالک

اللهم احفظنا من بلاء الدنيا وعذاب الآخرة

یا اللہ! یا ارحم الراحمین! ہم نفسانی بندے ہیں نفس اور شیطان کے شکنجے میں کسے ہوئے ہیں اپنے ہی عزت و جلال کا واسطہ ہمارے ایمان کی حفاظت فرما اور ایک لمحہ کیلئے بھی ہمیں ہمارے نفس کے حوالہ نہ کرنا۔

اے کریم اللہ! اپنے نام کریم کا واسطہ اور اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا واسطہ ہمیں تکبر جیسی قبیح عادت سے محفوظ فرما ہمیں سراپا عجز و انکساری بنا اور تواضع اپنانے کی توفیق ارزانی فرما۔

اے ارحم الراحمین! قیامت کی ہولناکیوں سے خوف آتا ہے تیرے عذاب سے ڈر لگتا ہے تجھے اپنی رحمت کاملہ کا واسطہ ہمیں قیامت کے دن اپنے غضب سے مامون و محفوظ فرما اپنی رحمتوں اور اپنی نوازشات سے مالا مال فرما ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما کر اپنی کرم نوازیوں سے سرفراز فرما۔



جہنم کا کوئلہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :

لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا إِنَّمَاهُمْ فَحْمُ جَهَنَّمَ
أَوْ لَيَكُونَنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْجُعْلِ الَّذِي يُدْهَدُهُ الْخُرَّءُ بِأَنْفِهِ إِنْ اللَّهُ
أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُيْبَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَرَهَا بِالْآبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ "تَقِيٌّ" وَفَاجِرٌ
"شَقِيٌّ" النَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمَ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ.

سنن الترمذی	رقم الحدیث (۳۹۵۵)	جلد ۵	صفحو ۷۳۳
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن غریب		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۱۶)	جلد ۲	صفحو ۷۵۲
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۱۶)	جلد ۳	صفحو ۲۵۸
قال الالبانی:	حسن		
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۴۳۰۸)	جلد ۳	صفحو ۵۴۶
قال المحقق:	حسن		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۰۷۴)	جلد ۹	صفحو ۵۰۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۷۲۱)	جلد ۸	صفحو ۴۰۳
قال احمد محمد شاہ	انناہ صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 تو میں اپنے فوت شدہ آباء و اجداد پر فخر کرنے سے باز رہیں بیشک وہ (فوت شدہ
 مشرک) جہنم کے کونے ہیں ورنہ وہ اللہ کے ہاں غلاظت کے اس کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل
 ہونگے جو اپنی ناک سے غلاظت لڑھکاتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کا گھمنڈ اور اپنے
 آباء پر فخر تم سے دور کر دیا ہے۔

بیشک اس سے بچ جانے والا متقی مومن ہے

اور

اس میں ملوث ہونے والا بد بخت فاجر ہے۔

تمام لوگ آدم کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔

-☆-

مشرک آباء و اجداد کی وجہ سے فخر و مباہات کرنا اسلام میں کسی طور پر درست نہیں وہ

صفحہ ۵۹۸

جلد ۳

رقم الحدیث (۳۹۵۵)

صحیح سنن الترمذی

حسن

قال الالبانی:

صفحہ ۶۱۷

جلد ۱۰

رقم الحدیث (۸۲۱۵)

جامع الاصول

اللہ کے منکر اللہ کے مقابل کسی کو کھڑا کرنے والے شرک جیسے قبیح وصف سے داغدار مر کر جہنم کا کونکہ بن چکے ان کی خوبیاں بیان کرنا ان کے کارنامے ذکر کر کے خود کو فاضل و فائق سمجھنا کیسے روا ہو سکتا ہے۔

ایک کلمہ گو ایک مسلم کسی مشرک کی وجہ سے فخر نہیں کیا کرتا اسے شرک سے حد درجہ نفرت ہوتی ہے مسلم تو عجز و انکساری کا پیکر پانچوں وقت پاؤں رکھنے کی جگہ سر رکھ کر یعنی سجدہ کی حالت میں سبحان ربی الاعلیٰ کا ورد کیا کرتا ہے ایسا مؤحد کیسے غرور و تکبر میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

جُعل - غلاظت کے سیاہ کیڑے کو کہتے ہیں جو غلاظت میں پیدا ہوتا ہے غلاظت ہی اسکی غذا ہے جو آدمی اپنے مشرک آباء و اجداد کی بنا پر فخر کرتا ہے وہ اللہ کے ہاں جُعل سے بھی زیادہ حقیر ہے۔

یدھدہ الخراء بأنفہ - یہ غلاظت والا کیڑا اپنی غلاظت کو ناک کے ذریعے لڑھکاتا رہتا ہے۔

متکبر آدمی غرور کا پیکر اس غلاظت میں پرورش شدہ کیڑے سے زیادہ برا ہے۔ گویا متکبر بھی ہمہ وقت غلاظت میں رہتا ہے اس کا اوڑھنا بچھونا ہی غلاظت ہے لیکن غرور کرتے وقت اس کا شعور ختم ہو چکا ہوتا ہے۔



جنت میں داخلہ ممنوع

وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

ثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ - الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ وَالْعَائِلُ

الْمَرْهُوُّ.

ترجمة الحديث:

حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی جنت میں داخل نہ ہونگے:

الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۲۸۹)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۹
قال المحقق:	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳)	جلد ۶	صفحہ ۲۸۲
قال الحیثمی:	رواہ البزازی ورجالہ رجال الصحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۰۵۳۶)	جلد ۶	صفحہ ۳۸۸
قال الحیثمی:	رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح		

- ۱۔ عمر رسیدہ زانی
- ۲۔ جھوٹا امام
- ۳۔ تنگ دست متکبر

-☆-

گناہ کا ارتکاب دل پر اپنے اثرات چھوڑتا ہے۔ گناہ سے دل میں ظلمت کا بسیرا ہوتا ہے اگر صغیرہ گناہ بار بار کیا جائے تو وہ بھی صغیرہ نہیں رہتا بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے تو اگر کبیرہ بار بار کیا جائے تو کبیرہ کا مسلسل ارتکاب نعمتِ ایمان سے محروم کر دیتا ہے۔ جس کے پاس ایمان نہیں وہ کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔

حدیث پاک میں مذکور تینوں اشخاص گناہ کی دلدل میں اس درجہ نیچے جا چکے ہیں کہ اب انکی واپسی مشکل نظر آتی ہے تو ان تینوں اشخاص میں جو ارتکاب گناہ میں اس درجہ منہمک ہو گیا کہ اس سے ایمان ہی رخصت ہو گیا تو ایسا شخص جنت کیسے جاسکتا ہے اس کیلئے جنت میں داخلہ ممنوع ہے۔

اے ارحم الراحمین! ہمیں ایک لمحہ کیلئے بھی ہمارے نفس کے حوالے نہ کرنا۔
 اے کریم اللہ! ہم سب کو شیطان کے تسلط سے نجات عطا فرما کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ بد نصیبی کے نیچے ہمارے دلوں میں گاڑ کر ہمیں تیری بارگاہ سے بہت دور لے جائے۔
 اے رحیم و کریم اللہ! اپنے عزت و جلال کا واسطہ ہمیں اپنے غضب سے محفوظ فرما اور اپنی شفقتوں اور رحمتوں سے سدا مالا مال فرما۔

اے رحمان و رحیم اللہ! ہمیں اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں کا اس

درجہ گرویدہ بنا کہ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے علاوہ کچھ نظر ہی نہ آئے بلکہ آپ کے انوار میں اس درجہ مستغرق کر دے کہ ہمارے بدن، ہمارے گھر، ہماری قبریں اور ہمارا حشر سب کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انوار سے جگمگا اٹھے۔

وَمَا ذَاكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ .

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ فِي السُّوقِ وَعَلَيْهِ حُزْمَةٌ
مِنْ حَطَبٍ فَقِيلَ لَهُ : مَا يَحْمِلُكَ عَلَى هَذَا وَقَدْ أَغْنَاكَ اللَّهُ عَنْ هَذَا ؟ قَالَ :
أَرَدْتُ أَنْ أَدْفَعَ الْكِبَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ مِنْ كِبَرٍ .

ترجمہ الحدیث:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بازار سے گزرے اس حال میں کہ آپ پر لکڑیوں کا ایک گٹھا تھا۔ تو آپ سے عرض کی گئی
آپ لکڑیوں کا گٹھا کیوں اٹھاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا کرنے سے غنی
کر دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۲۲۹۳) جلد ۳ صفحہ ۵۴۰

مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۱۰۴

قال البیهقی: رواه الطبرانی فی الکبیر و اسنادہ حسن

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۳۵۴) جلد ۱ صفحہ ۲۸۳

مجمع الزوائد رقم الحدیث (۳۶۱) جلد ۱ صفحہ ۲۸۳

قال البیهقی: رواه الطبرانی فی الکبیر و اسنادہ حسن

میرا ارادہ ہے کہ میں تکبر کو اپنے آپ سے حسب سابق دفع رکھوں میں نے سنا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہو اوہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

-☆-

تکبر کتنی قبیح چیز ہے اور اللہ تعالیٰ کو ایک انسان کا تکبر کرنا کس درجہ ناپسند ہے کہ جس کے اندر تکبر کا ذرہ بھی ہو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل نہ ہونے دے گا۔ تکبر کا انجام بہت خوفناک ہے یہ اللہ تعالیٰ سے ٹکر لینا ہے اور جو خالق سے لڑائی لیتا ہے خالق اس کی قیمتی متاع ایمان چھین لیتا ہے جس میں ایمان نہ رہا وہ جنت کا حقدار کیسے ہوگا۔

اللہ ہر اہل ایمان کو تکبر سے بچائے کیونکہ تکبر کا ذرہ بھی نعمت ایمان سے محروم کرنے کیلئے کافی ہے۔

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم نے اپنے صحابہ کے باطن کو کس درجہ پاک کر دیا کہ ان کے دلوں میں تکبر نام کی کوئی چیز نہ رہی بلکہ ان کی زندگی ایسے اعمال سے لبریز نظر آتی ہے جن کے سبب غرور و تکبر کا قلع قمع ہو اور وہ تواضع و فروتنی کی عمدہ مثال بنے۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں ان کے جنتی ہونے کی گواہی خود حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ان کا من کس درجہ اجلا ہے وہ جنگل میں لکڑیاں سر پر اٹھا کر لانے میں عار محسوس نہیں کرتے بلکہ نفس سرکشی توڑنے کا علاج کرتے ہیں نفس کی انانیت کو بالکل زائل کرتے ہیں اور عملی طور پر اہل

اسلام پر واضح کرتے ہیں کہ تواضع و انکساری کو شیوہ بناؤ اور غرور و تکبر سے اپنے آپ کو بچاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ غرور کے سبب غیب الہی میں گرفتار ہو کر نعمت ایمان سے محروم ہو جاؤ اور پھر تمہارا داخلہ جنت میں بند کر دیا جائے۔

العیاذ باللہ من ذالک.

اللَّهُمَّ رَبَّنَا احْفَظْنَا مِنَ الْأَخْلَاقِ الرَّذِيْلَةِ وَجَنِّبْنَا مِنَ الْكِبْرِ وَالرِّيَاءِ
وَالسُّمْعَةِ وَزَيِّنْ قُلُوبَنَا بِالتَّوَّاضِعِ وَالْإِخْلَاصِ بِمَنْكَ وَبِمَنْ نَبِيِّكَ الْكَرِيمِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.





السلام علیکم

(فضائل و مسائل)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ
 وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ .
 ہر قوم اور ہر ملت میں ملتے وقت کسی نہ کسی لفظ کا تبادلہ کیا جاتا ہے اس سے اس قوم
 و ملت کے مزاج سے آگاہی ہوتی ہے اور یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اس قوم و ملت کے افراد کس رشتہ
 سے منسلک ہیں۔

اسلام دین رحمت ہے اس کی تعلیمات یک جہتی نہیں بلکہ ہمہ جہتی ہیں یہ دین تمام افراد
 انسانیت کیلئے سراپا شفقت ہے یہ دین اپنے ماننے والوں کو درس محبت دیتا ہے اس دین نے
 بوقت ملاقات جن الفاظ کا انتخاب کیا ہے وہ اس کے اسی مزاج کے آئینہ دار ہیں ان الفاظ میں جو
 جامعیت و کمال ہے وہ کہیں اور نظر نہیں آتا۔
 السلام علیکم - تم پر سلامتی ہو۔

جب ایک مسلم بھائی اس جملہ کو زبان سے ادا کرتا ہے تو اس میں کتنی مٹھاس اور چاشنی
 ہے۔ یہ ایک بھائی کا اپنے دوسرے بھائی کیلئے بوقت ملاقات کتنا عمدہ تحفہ ہے۔

السلام علیکم - اللہ تمہیں سلامتی سے سرفراز فرمائے۔

یہ اپنے بھائی سے اندرونی محبت و چاہت کا اظہار ہے۔

ملاقات کے وقت ایک بھائی کو ”السلام علیکم“ اور دوسرے بھائی کو اس کے جواب میں

وعلیکم السلام کہنا چاہئے۔

السلام علیکم کی اشاعت کرو

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَفْشُوا السَّلَامَ كَيْ تَعْلَمُوا .

ترجمة الحديث:

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: السلام علیکم کی اشاعت کرو تا کہ تمہیں رفعتوں سے سرفراز کیا جائے۔
کتنی عمدہ تعلیم ہے السلام علیکم کی اشاعت کرو یعنی جب بھی کسی سے ملاقات ہو تو سب سے پہلے تمہاری زبان پر ”السلام علیکم“ ہونا چاہیے تاکہ اس ملاقاتی کو ہر قسم کا تحفظ مل جائے اور وہ اپنے آپ کو امن و سلامتی کے گہوارے میں محسوس کرے۔
كَيْ تَعْلَمُوا : تاکہ تمہیں علونصیب ہو۔

ترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۳۹۸۷)	جلد ۳	صفحہ ۴۱۵
قال المنذرى:	رواه الطبرانی باسناد جيد۔		
وقال المحقق:	حسن		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۲۷۳۳)	جلد ۸	صفحہ ۶۵
قال الصیسی:	رواه الطبرانی باسناد جيد		

ہر انسان رفعت و بلندی کا خواہش مند ہے اور اسکی دلی تمنا ہوتی ہے کہ اللہ سے پستیوں سے نکال کر رفعتوں میں جگہ دے ذلت سے اٹھا کر عزت کے مقام پر فائز کرے۔ اس چیز کے حصول کیلئے کتنا سہل نسخہ ہے اس پر عمل کیجئے رفعت و بلندی خود بخود آپکے نصیب میں ہوگی۔

اس عُلُوّ کا مفہوم ان الفاظ سے بھی ادا کیا گیا ہے

تَسْمُو وَتَرْقَىٰ اخْلَاقُكُمْ وَتَزْدَادُ الْمَوَدَّةَ وَالْأُلْفَةَ ۖ

تمہارے اخلاق کو بلندی و برتری نصیب ہوگی اور مودت و الفت میں اضافہ ہوگا۔

-☆-

عَنْ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْشُوا السَّلَامَ تَسَلَّمُوا.

		الادب المفرد البخاری	رقم الحدیث (۹۷۹)
		صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۷۵۰)
	صفحہ ۳۷۶	قال الالبانی:	صحیح
		الارواء	رقم الحدیث (۷۷۷)
		الصحيح	رقم الحدیث (۱۳۹۳)
	صفحہ ۲۳۲	صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۹۱)
		قال شعيب الانووط:	اسنادہ حسن
	صفحہ ۲۰۱	مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۸۳۳۹)
	صفحہ ۱۳	قال حمزه احمد الزين:	اسنادہ صحیح
	صفحہ ۲۳۷	مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۱۶۸۷)
	صفحہ ۳	قال حسين سليم اسد:	اسنادہ حسن
		(۱) تعلیق الترغیب والترہیب از مصطفیٰ محمد عمارہ/ جلد ۴: صفحہ ۲۰۵	

ترجمہ الحدیث:

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو تمہیں سلامتی نصیب ہوگی۔

السلام علیکم کہنا وہ سنت ہے جسے آہستہ آہستہ ترک کیا جا رہا ہے اور اس جانب بہت کم توجہ دی جا رہی ہے حالانکہ یہ شعائر اسلام سے ہے اور اس کا احیاء بہت ضروری ہے۔ السلام علیکم کہنے سے باہمی محبت و مودت میں اضافہ ہوتا ہے اور آپس میں چاہت و پیار کو جلا ملتی ہے۔

”السلام“ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے بھی ہے جب بار بار یہ اسم مبارک زبان پر آئے گا تو اس اسم مبارک کے انوار سے روح جگمگا اٹھے گی اور اس سے انسانی باطن طیب و طاہر ہو جائیگا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج بالا ارشاد میں ایک نوید سنائی ہے کہ السلام علیکم کا تبادلہ کرو تمہیں سلامتی نصیب ہوگی۔ اب ٹھنڈے دل سے غور کیجئے کہ سلامتی نہیں چاہئے اگر انسان خلوص دل سے اور احیاء سنت کے جذبہ سے اس ”السلام علیکم“ کی اشاعت کرے گا تو اسے جملہ امراض باطنی و قلبی سے نجات ملے گی اور وہ حقیقی سلامتی سے ہمکنار ہوگا۔ کیونکہ اگر انسان کا باطن اور دل سلامت ہے تو اس کے جملہ اعضاء بھی سلامت ہیں اگر دل سلامتی کی نعمت سے مالا مال ہے تو بقیہ اعضاء سے ایسی کوئی حرکت سرزد نہیں ہوگی جو انسانیت کے چہرے پر بدنماداغ بنے۔

السلام علیکم کی اشاعت نشان بندگی

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
أَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ .

سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۶۹۳)	جلد ۴	صفحہ ۲۳۱
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۲۹۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۲۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۶۹۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۷۲
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۱)		صفحہ ۳۳۰
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۱)		صفحہ ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل		جلد ۳	صفحہ ۲۳۹
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۸۵۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۸۷
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۲
قال شعيب الارنؤوط:	حدیث صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عبادت کرو رحمان کی اور السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔

-☆-

السلام علیکم کا عبادت الہی کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے کیونکہ عبادت کرنے سے اللہ وحدہ لا شریک کا قرب نصیب ہوتا ہے انسان اسی وحدہ لا شریک کے وصال کی لذت سے ہمکنار ہوتا ہے تو السلام علیکم کہنے سے مخلوق کا قرب نصیب ہوتا ہے مخلوق کے دل میں محبت موجزن ہوتی ہے اور یہی اللہ کی مخلوق ایسے آدمی کو اچھے لفظوں سے یاد کرتی ہے تو جو انسان مخلوق سے پیار کرے اور

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۰
قال شعيب الارنؤوط:	حدیث صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۸۶۳۱)	جلد ۶	صفحہ ۲۹۸
المسند الجامع	رقم الحدیث (۸۶۱۶)	جلد ۱۱	صفحہ ۲۱۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۸۴۸)	جلد ۶	صفحہ ۳۳۲
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۸۷)	جلد ۶	صفحہ ۱۶۱
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
فن الدارمی	رقم الحدیث (۲۰۸۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۸

مخلوق اس سے محبت کرے ایسا شخص اللہ کی محبت سے خالی نہیں رہتا بلکہ وہ وقت بھی آتا ہے کہ خالق و مالک اس آدمی سے محبت فرماتا ہے اور جس سے اس کا خالق و مالک اس کا رازق محبت کرے یقیناً وہ آدمی دونوں جہاں میں سرخرو ہے اور تاج کرامت اس کے سر کی زینت ہے۔

السلام علیکم کی ابتداء

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا وَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ :

فَسَلَّمَ عَلَيَّ أَوْلَيْكَ ، نَفَرٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٍ ” فَاسْتَمِعَ مَا يُجِيبُونَكَ
فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَزَادُوهُ : وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ
يَزَلْ يَنْقُصُ الْخَلْقُ حَتَّى الْآنَ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۵۹
جامع الاصول	رقم الحدیث (۲۰۰۵)	جلد ۳	صفحہ ۳۱۵
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۸۴۱)	جلد ۵	صفحہ ۳۷۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۱۵۶)	جلد ۸	صفحہ ۲۱۹
قال احمد محمد شاكر:	هذا صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۷۰۲)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۹۹
مصانح السنہ	رقم الحدیث (۳۵۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۶
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۴۶۲۸)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱۵
قال الابانی	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور انکی قد ساٹھ ذراع تھا۔ پس جب انہیں پیدا فرمایا تو ارشاد فرمایا جاؤ اور ان فرشتوں کی جماعت کو جو بیٹھی ہے سلام کرو جو وہ جواب دیں گے اسے غور سے سننا کیونکہ یہ تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا۔

پس حضرت آدم علیہ السلام نے ان فرشتوں سے کہا السلام علیکم

تو انہوں نے جواباً کہا وعلیک السلام ورحمة اللہ

ان فرشتوں نے رحمة اللہ کا اضافہ کیا

جو بھی جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا یعنی اس کا قد ساٹھ ہاتھ

ہوگا پس تخلیق آدم سے انسان کا قدم ہونا شروع ہوا اور اب یہاں تک پہنچا ہے۔

-☆-

السلام علیکم سے دس نیکیاں

السلام علیکم ورحمة اللہ سے بیس نیکیاں

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ سے تیس نیکیاں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ " ثُمَّ جَاءَ آخِرُهُ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ . فَقَالَ عَشْرُونَ . ثُمَّ جَاءَ آخِرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ : ثَلَاثُونَ .

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۸۵۵)	صفحہ ۳۲۵
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۹۸)	صفحہ ۳۱۵ جلد ۴
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب	
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۶۸۹)	صفحہ ۷۳ جلد ۳
قال الالبانی:	صحیح	
عمل الیوم والیلۃ للنسائی / رقم الحدیث (۳۳۷)		صفحہ ۲۸۷
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۹۵)	صفحہ ۳۸۹ جلد ۴

ترجمة الحديث:

حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ایک آدمی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو اس نے کہا السلام علیکم۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب مرحمت فرمایا پھر وہ بیٹھ گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا دس نیکیاں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب دیا وہ (بھی) بیٹھ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیس نیکیاں۔ پھر ایک اور آیا تو اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب عنایت فرمایا تو وہ (بھی) بیٹھ گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیس نیکیاں۔

-☆-

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۹۵)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۵
قال الالبانی:	صحیح		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۸۷۴)	جلد ۸	صفحہ ۱۹۸
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۹۸۳۳)	جلد ۱۵	صفحہ ۸۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن الداری	رقم الحدیث (۲۶۸۲)	جلد ۳	صفحہ ۱۷۲۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۲۸۰)	جلد ۱۸	صفحہ ۱۳۴
موارد النظمین	رقم الحدیث (۱۹۳۱)		صفحہ ۴۷۶

سلام کے کلمات کتنے مبارک ہیں۔ جتنے زیادہ زبان پر آئیں گے اتنا ہی زیادہ اجر و ثواب ملے گا اور انسان کے نامہ اعمال میں اتنی ہی زیادہ نیکیاں ہوں گی۔
غور فرمائیے!

ایک آدمی کسی سے ملتے وقت السلام علیکم کہتا ہے تو اللہ ذوالجلال والا کرام اسے دس نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ زبان سے صرف پاک کلمہ ادا ہوا جس سے اہل ایمان سے محبت کی مہک آتی ہے تو رحمن و رحیم اللہ اسے نیکیوں سے نواز رہا ہے پھر اگر آنے والا السلام علیکم کے ساتھ ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیتا ہے تو اسے کریم اللہ کی جناب سے دس کی بجائے بیس نیکیاں ملتی ہیں کیونکہ آنے والے نے اپنے بھائیوں کو سلامتی کی دعادی ہے اور اسکے کے ساتھ اللہ کی رحمتوں سے لبریز ہونے کی بھی دعادی ہے جو اہل ایمان کیلئے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر خصوصی لطف و کرم فرماتا ہے۔
اگر کوئی آنے والا کسی مجلس میں آئے اور آتے ہوئے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے الفاظ ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تیس نیکیوں سے سرفراز فرماتا ہے۔ اس نے اپنے دینی بھائیوں کو سلامتی کی دعادی امن و سلامتی کی دعادی ہے تو اس سے اس کا اپنا سینہ اہل ایمان کی محبت سے لبریز ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ اس نے سلامتی کی دعا کے ساتھ رحمتہ کی دعادی گویا وہ اہل ایمان کی سلامتی کے ساتھ انہیں اللہ کی رحمتوں سے لبریز دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ بھی اس کے باطن کے پاک ہونے کی دلیل ہے اور جب وہ برکاتہ کے الفاظ کا اضافہ کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے اس کا سینہ اہل اسلام کے متعلق ہر قسم کی کدورتوں سے پاک ہے۔ یہ حسد و کینہ وغیرہ امراض سے بری ہے یہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حقیقی خیر خواہ ہے اور جو اس امت کی بھلائی سوچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمتوں کی بارش فرماتا ہے۔

سلام کا جواب دینا واجب ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 خَمْسٌ "تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ : رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ
 وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ ."

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۶۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۰
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۲
مصابیح السنہ قال المحقق:	رقم الحدیث (۱۰۸۴) متفق علیہ	جلد ۱	صفحہ ۵۱۳
مشکاۃ المصابیح قال الالبانی:	رقم الحدیث (۱۵۲۲) متفق علیہ	جلد ۱	صفحہ ۴۸۳
صحیح ابن حبان قال الارنؤوط:	رقم الحدیث (۲۳۱) اسنادہ صحیح علی شرط البخاری	جلد ۱	صفحہ ۴۷۶
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۶۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۴۲
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۲۹۹)		صفحہ ۳۰۳
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۷۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۵۲
شرح السنہ للبعوی قال المحقق:	رقم الحدیث (۱۳۰۴) هذا حدیث متفق علی صحته	جلد ۵	صفحہ ۲۰۹
مسند الامام احمد قال حمزه احمد الزین:	رقم الحدیث (۱۰۹۰۸) اسنادہ حسن	جلد ۹	صفحہ ۶۱۸

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مسلم کیلئے اس کے بھائی پر پانچ چیزیں واجب ہیں

۱۔ السلام علیکم کا جواب وعلیکم السلام دینا

۲۔ چھینک مارنے والا جب الحمد للہ کہے

تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا

۳۔ دعوت قبول کرنا

۴۔ مریض کی عیادت کرنا

۵۔ جنازوں میں شریک ہونا۔

أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ : أَنَّ أَبَاهُ رَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ

خَمْسٌ : رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ

وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۱۲۳۰)	جلد ۱	صفحہ ۳۷۲
مصانح السنن	رقم الحدیث (۱۰۸۴)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۳
قال المحقق:	متفق علیہ		
مشكاة المصابيح	رقم الحدیث (۱۵۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۳
قال البانی:	متفق علیہ		

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے
مسلم بھائی کے مسلم بھائی پر پانچ حق ہیں۔

السلام علیکم کا جواب دینا۔ مریض کی تیمارداری کرنا۔ جنازوں میں شریک ہونا۔ دعوت کو قبول کرنا۔ چھینک مارنے والا جب الحمد للہ کہے تو اس کا جواب میں یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہنا۔

-☆-

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۶۲)	جلد ۴	صفحہ ۳۷۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۲۳۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۷۶
قال الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط البخاری		
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۶۶۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۵۳۲
مسند ابی داؤد الطیالسی	رقم الحدیث (۲۲۹۹)		صفحہ ۳۰۳
المصنف لعبدالرزاق	رقم الحدیث (۱۹۶۷۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۵۲
شرح السنن للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۰۳)	جلد ۵	صفحہ ۲۰۹
قال المحقق:	هذا حدیث متفق علی صحته		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۹۰۸)	جلد ۹	صفحہ ۶۱۸
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ حسن		

اسلام جامع اور کامل دین ہے اسکی تعلیمات زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہیں یہ دین حق بڑے بڑے مسائل حل کرتا ہے اور ساتھ ہی ان معاملات پر بھی روشنی ڈالتا ہے جن کے بارے میں عام نکتہ نظر یہ ہوتا ہے کہ یہ معمولی بات ہے آئیے اس حدیث پاک میں بھی غور کریں حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلم بھائیوں کے آپس کے تعلقات کو کس قدر اہمیت دی ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ چیزیں ذکر فرمائیں اور انہیں مسلم کا ایسا حق قرار دیا جس کا ادا کرنا اس پر لازم ہے۔

رَدُّ السَّلَامِ :

سلام کا جواب دینا یعنی اگر کوئی مسلم بھائی السلام علیکم کہتا ہے تو اس کے جواب میں وعلیکم السلام کہنا واجب ہے اور اس بھائی پر ایسا حق ہے جو اسے بہر حال ادا کرنا ہے حالانکہ السلام علیکم کہنا سنت ہے۔

السلام علیکم کے جواب کو واجب کیوں قرار دیا؟ اس کا سادہ جواب یہ ہے کہ ایک مسلم بھائی آپ کے پاس آئے اور بڑی محبت و چاہت سے آپ کو السلام علیکم کہے آپ اس کا جواب تک نہ دیں تو اس کے دل میں کیسی کیسی بدگمانیاں پیدا ہوں گی۔

اس کے دل میں خیال آئے گا یہ شخص بڑا متکبر ہے کہ جواب دینا اہانت سمجھتا ہے اس کے دل میں میرے لئے محبت کے جذبات نہیں یہ مجھ سے شاید نفرت کرتا ہے اس لئے جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

اس کے علاوہ بھی کئی قسم کی بدگمانیاں اس کے دل میں گھر کر سکتی ہیں اس لئے جواب دینا واجب قرار دیا تاکہ محبت پر وان چڑھے اور نفرت کے بیج دل میں پیوست ہی نہ ہو سکیں۔

عِيَادَةُ الْمَرِيضِ :

عموماً دوستی اور تعلق اس وقت تک ہوتی ہے جب تک انسان کے پاس روپیہ پیسہ رہے اور صحت و عافیت سے ہو جیسے ہی دولت ختم ہوتی ہے دوستی بھی ختم ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ یہی حال صحت و عافیت کا ہے۔ صحت مند انسان کے دوست ہوتے ہیں لیکن جب وہ بیمار ہو جائے اور بیماری طول پکڑ جائے تو دوستی اور تعلق مانند پڑ جاتے ہیں۔ پہلے وہی دوست ہر وقت اس کے ساتھ رہتے اس کا ہر طرح سے خیال رکھتے لیکن اب یہی دوست حال تک پوچھنے نہیں آتے گویا ان کا اور مریض کا تعلق تھا ہی نہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس دین رحمت کو لے کر آئے اس میں ایسی بے وفائیوں کی اجازت نہیں بلکہ عیادۃ مریض ایک مسلم پر لازم قرار دیا تاکہ ان تکلیف کے اوقات میں اسے احساس ہو کہ میری دوستی اور میرا تعلق کسی بھی مطلب و غرض سے پاک ہے اور یہ تعلق محبت و وقت گزرنے کے ساتھ مزید گہرا ہوتا جا رہا ہے۔

عیادت مریض کی اہمیت کو سمجھنے کیلئے ایک ارشاد گرامی ملاحظہ ہو

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عُوَدُوا الْمَرَضِيَّ ، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ تَذَكُّرُكُمْ الْآخِرَةَ .

صفحہ ۵۷۲

تہذیب الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۱۸۴)

صفحہ ۵۳۲

جلد ۳

سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۶۵۷۸)

صفحہ ۲۲۱

جلد ۷

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۲۹۵۵)

قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ قوی رجال ثقات

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مریضوں کی عیادت کرو اور جنازوں میں شرکت کرو ایسا کرنا تمہیں آخرت یاد دلائے گا۔

جسے ایک تیمارداری کرنے سے آخرت یاد آ جائے اور اسے یہ بھی احساس ہو کہ ایک دن وہ بھی مبتلائے مرض ہو سکتا ہے اور اسکے کوچ کا دن بھی آ سکتا ہے تو یہ بات اس کیلئے باعثِ سعادت

۱۰۳ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۱۲۰۹)	مسند الامام احمد قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
۷۶ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۱۱۲۳)	مسند الامام احمد قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
۱۵۱ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۱۱۳۸۳)	مسند الامام احمد قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
۳۶۳ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۱۱۹)	مسند ابو یعلیٰ الموصلی قال المحقق: اسنادہ حسن
۴۲۴ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۲۲۲)	مسند ابو یعلیٰ الموصلی قال المحقق: اسنادہ حسن
۳۷۸ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۱۵۰۳)	شرح السنۃ للبقوی
۵۷۲ صفحہ	جلد ۲	رقم الحدیث (۱۱۸۳)	الموطا امام مالک
۲۳۵ صفحہ	جلد ۳		المصنف ابن ابی شیبہ
۱۸۳ صفحہ		رقم الحدیث (۵۱۸)	ادب المفرد

ہے۔ ہو سکتا ہے ایسی سوچ اس کو بقیہ زندگی میں گناہوں سے چھٹکارا دلا دے اور نیکیوں کی جانب مزید راغب کر دے۔

اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ :

جنازوں میں شرکت مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے۔ جس کے ساتھ ساری زندگی تعلق رہا ہو اٹھنا بیٹھنا اس کے ساتھ ہو کئی طرح سے تعلق ہو جب اس پر موت آ جائے تو اس کے جنازے میں شرکت ضروری ہے۔ انسانیت کا تقاضہ ہے بھلا اسے بھی انسانوں کی فہرست میں شمار کیا جاسکتا ہے کہ جس کا قریبی دوست و تعلق والا دنیا سے چلا جائے اور وہ بلا عذر اس کے جنازے میں شرکت نہ کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ :

مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ " وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ

فَلَهُ قِيرَاطَانِ قِيلَ : وَمَا الْقِيرَاطَانِ ؟ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ .

صفحہ ۵۷۹

تہذیب الترغیب والترہیب / رقم الحدیث (۱۱۹۶)

صفحہ ۴۴۵

جلد ۱

رقم الحدیث (۱۲۶۱)

صحیح البخاری

صفحہ ۳۴۳

جلد ۲

رقم الحدیث (۹۴۵)

صحیح مسلم

صفحہ ۱۴۸

جلد ۳

رقم الحدیث (۳۱۶۸)

سنن ابی داؤد

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جنازہ میں شریک ہو ایہاں تک کہ صلاۃ الجنازہ ادا کر دی گئی تو اس کیلئے ایک قیراط اجر و ثواب ہے اور جس نے جنازہ میں شرکت کی وہ وہیں رہا یہاں تک کہ اسے دفن کر دیا گیا تو اس کے اجر و ثواب دو قیراط ہیں۔

عرض کی گئی دو قیراط کتنے بڑے ہیں؟

صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۳۱۶۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۹۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۴۲)	جلد ۲	صفحہ ۳۲۳
قال الترمذی:	حدیث ابی ہریرہ حدیث حسن صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۱۰۴۰)	جلد ۱	صفحہ ۵۳۰
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۴۹
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۵۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۸
قال الالبانی:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۴۴۵۳ مفصلاً)	جلد ۴	صفحہ ۲۶۶
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
تفتیۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۳۲۶۶)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۸

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
دو عظیم پہاڑوں کی مثل۔

-☆-

سبحان اللہ! مسلم بھائی کے جنازہ میں شرکت کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس شرکت کرنے والے کیلئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور اسے ایک پہاڑ جتنا اجر و ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک شریک رہے اسے دو پہاڑوں جتنا اجر و ثواب ملتا ہے۔ گویا جنازہ میں شریک ہونے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس قدر مالا مال ہوتا ہے کہ دنیاوی پیمانوں میں اسکی رحمت کو جو بطور اجر و ثواب ہے تو لا نہیں جاسکتا۔ جو اللہ تعالیٰ ایک جنازہ میں شرکت پر اتنا ثواب عطا فرماتا ہے۔ جب وہ دینے پر آجائے تو پھر اس کے اجر و ثواب کے اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو رشتہ محبت و اخوت میں پرودیا ہے۔ آپکی جملہ تعلیمات محبت و خیر خواہی کے گرد گومتی ہیں۔ آپ کی ہر بات اور آپ کی تعلیمات میں سے ہر سبق درس محبت ہے۔

کسی مسلم بھائی کی دعوت کو قبول کرنا اسے نیکی قرار دیا گیا بلکہ اہل ایمان پر اس کا قبول کرنا اخلاقی فرض قرار دیا کیونکہ امراء اور احباب ثروت کی دعوت تو بخوشی قبول کی جاتی ہے لیکن غرباء کی دعوت کی طرف توجہ نہیں دی جاتی غرباء کی دعوت اخلاص و مروت پر مبنی ہوتی ہے اور اسکا قبول کرنا بندے کے من کے پاک ہونے کی دلیل ہے اور یہ وصف و صف عاجزی بھی ہے۔ غرباء کی دعوت قبول کرنے والا تکبر جیسی قبیح اور مہلک مرض سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم

سب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

تَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ :

چھینک آنا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اس سے کئی بند مسام کھل جاتے ہیں جن کا کھلنا انسان کی صحت کیلئے بہت ضروری ہے۔ اسی مناسبت سے حکم ہے کہ جب چھینک آئے تو ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ کہو اور جو مسلم بھائی اس وقت پاس موجود ہو اس پر لازم ہے کہ اسکے جواب میں ”یَرْحَمُكَ اللَّهُ“ اللہ آپ پر رحمت کرے، کہے۔ یہ بھی اس کی گہری محبت و یگانگت کی دلیل ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ : بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتُ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۳۵)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۶۲
مصباح السنہ	رقم الحدیث (۱۰۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۵۱۳
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۵۲۶)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۳
قال الالبانی:	متفق علیہ		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۰۶۶)	جلد ۴	صفحہ ۲۹۸
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۰۴۰)	جلد ۷	صفحہ ۳۱۲
قال شعیب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط مسلم			
الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۲۳)		صفحہ ۳۱۸
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۲۳)		صفحہ ۳۲۳
قال الالبانی:	صحیح		

۱۰۱ صفحہ		مسند ابی داؤد الطیالسی رقم الحدیث (۷۳۶)
۱۱۷ صفحہ	جلد ۵	سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۸۰۹)
		قال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح
۱۵۶ صفحہ	جلد ۶	سنن الکبریٰ للبیہقی رقم الحدیث (۱۱۵۰۸)
۱۰ صفحہ	جلد ۷	سنن النسائی رقم الحدیث (۳۷۸۳)
۵۶ صفحہ	جلد ۴	سنن النسائی رقم الحدیث (۱۹۳۵)
۴۰ صفحہ	جلد ۲	صحیح سنن النسائی رقم الحدیث (۱۹۳۸)
		قال الالبانی: صحیح
۳۷۲ صفحہ	جلد ۱	صحیح البخاری رقم الحدیث (۱۲۳۹)
۷۳۳ صفحہ	جلد ۲	صحیح البخاری رقم الحدیث (۲۲۳۵)
۱۶۶۵ صفحہ	جلد ۳	صحیح البخاری رقم الحدیث (۵۱۷۵)
۱۸۰۲ صفحہ	جلد ۴	صحیح البخاری رقم الحدیث (۳۶۳۵)
۱۸۰۹ صفحہ	جلد ۴	صحیح البخاری رقم الحدیث (۵۶۵۰)
۱۸۶۷ صفحہ	جلد ۴	صحیح البخاری رقم الحدیث (۵۸۶۳)
۱۹۶۲ صفحہ	جلد ۴	صحیح البخاری رقم الحدیث (۶۲۳۵)
۱۹۵۶ صفحہ	جلد ۴	صحیح البخاری رقم الحدیث (۶۲۲۲)
۱۹۳ صفحہ	جلد ۱۳	مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۳۱۵)
		قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح
۲۳۳ صفحہ	جلد ۱۳	مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۸۵۵۱)
		قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح

ترجمة الحديث:

- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
- حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا:
- ۱- مریض کی عیادت کرنا۔
 - ۲- جنازوں میں شریک ہونا۔
 - ۳- چھینک مارنے والا جب الحمد للہ کہے تو اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا۔
 - ۴- کمزور کی دستگیری کرنا۔
 - ۵- مظلوم کی مدد کرنا۔
 - ۶- السلام علیکم کی خوب اشاعت کرنا۔
 - ۷- قسم پوری کرنا۔
- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي بَكْرٍ، فَيَمُرُّ عَلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ،
 فَيَقُولُونَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَيَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ،
 فَيَقُولُونَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَضَّلْنَا النَّاسَ
 الْيَوْمَ بِزِيَادَةِ كَثِيرَةٍ .

صفحہ ۳۳۲

رقم الحدیث (۹۸۷)

الادب المفرد

صفحہ ۳۷۹

صحیح الادب المفرد

صحیح الاسناد

قال الالبانی:

ترجمة الحديث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھا تھا پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جس قوم کے پاس سے گزرتے اگر السلام علیکم کہتے تو وہ جواباً السلام علیکم ورحمة اللہ کہتے اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ السلام علیکم ورحمة اللہ کہتے تو وہ جواباً السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ کہتے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آج لوگ ہم سے بہت زیادہ فضل و شرف لے گئے۔

سلام کا جواب سلام سے احسن ہونا چاہئے یا سلام کی مثل

إِذَا حُيِّتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوْهَا ۗ

جب تمہیں سلام دیا جائے کسی دعائیہ کلمہ کے ساتھ تو تم سلام کا جواب دو اس سے بہتر جملہ کے ساتھ یا اسی دعائیہ کلمہ سے سلام کا جواب دو۔

-☆-

اس آیت کریمہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اگر کوئی السلام علیکم کہے تو اس کا جواب دینا ضروری ہے اور یہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہر مسلم پر لازم ہے۔ یہاں اہل ایمان کو ان کا محبت و اخوت کی لڑی میں پرویا جانا یاد دلایا جا رہا ہے۔ یہی وہ انعام ہے جس سے اہل ایمان کو مشرف کیا گیا ہے۔ اگر کوئی آنے والا تمہارا کلمہ گو بھائی تمہیں دعائیہ کلمہ سے سلام کہتا ہے تو تم پر لازم ہے کہ اس سے بہتر دعائیہ کلمہ سے اس کا جواب دو اگر اس سے بہتر جواب نہیں دے سکتے تو کم از کم وہی دعائیہ کلمہ دہراؤ و تا کہ اہل ایمان کے دلوں میں جو محبت و پیار کے بیج ہیں وہ پروان چڑھ سکیں اور وہ جہاں سے بھی گذریں محبت کی مہکت ہر ایک کو معطر کرتی چلی جائے۔



غور فرمائیے!

ایک مسلم بھائی کسی مجلس میں آیا یا کسی بھائی سے ملا تو اس نے آتے ہی کہا السلام علیکم (اللہ تعالیٰ تمہیں سلامتی سے نوازے) یہ اس کے دل کی آواز ہے جو اس کی زبان پر آئی ہے۔ اس کے بھائی پر لازم ہے کہ اس سے بہتر جملہ سے اسے دعا دے اگر وہ اس سے بہتر جملہ سے دعا نہیں دیتا تو کم از کم وہی جملہ دہرا دے وہ جواباً کہے وعلیکم السلام حالانکہ بہتر یہ ہے کہ جواب دینے والا کہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي بَكْرٍ ، فَيَمُرُّ عَلَى الْقَوْمِ
فَيَقُولُ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، فَيَقُولُونَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَيَقُولُ :
السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ، فَيَقُولُونَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : فَضَّلْنَا النَّاسَ الْيَوْمَ بِزِيَادَةِ كَثِيرَةٍ .

ترجمہ الحدیث:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک ہی سواری پر بیٹھا تھا پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جس قوم کے پاس سے گزرتے اگر السلام علیکم کہتے تو وہ جواباً السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے اگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تو وہ جواباً السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہتے تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آج لوگ ہم سے بہت زیادہ فضل و شرف لے گئے۔

صفحہ ۳۲۲

رقم الحدیث (۹۸۷)

الادب المفرد

صفحہ ۳۷۹

صحیح الادب المفرد

صحیح الاسناد

قال الالبانی:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں بیٹھنے والے کس درجہ ہدایت یافتہ تھے اور کس درجہ رمز آشنائے اسلام تھے کہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گزرتے ہیں انہیں سلام فرماتے ہیں لیکن وہ سلام کا جواب بہتر دیتے ہیں۔

اگر وہ السلام علیکم فرماتے تو جواباً اہل اسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے۔

اگر وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرماتے تو جواباً اہل اسلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنے ہی دینی بھائیوں سے یہ کلمات سن کر کس درجہ خوش ہوئے ہونگے اور ان کی مسرت کا عالم کیا ہوگا جب وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے اور اپنے کانوں سے سن رہے ہونگے کہ اہل ایمان نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبق مبارک کو کیا خوب یاد کیا ہے اور آپ کی سنت مبارک پر کس درجہ عمل کیا ہے۔

آخر میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرما دیا

فَضَّلْنَا النَّاسُ الْيَوْمَ بِزِيَادَةٍ كَثِيرَةٍ.

آج یہ لوگ بہت زیادہ شرف و فضل لے گئے۔

ہاں واقعی وہ بڑے شرف والا ہوا کرتا ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر دل و جاں سے عمل کرتا ہے اور سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سایہ مبارک میں وقت گزارتا ہے اور وہ اپنا ہر عمل اور ہر کام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ مبارک کے مطابق کرتا ہے اور وہ آدمی یقیناً بڑے شرف و کمال والا ہے جس کے اعمال نامہ میں نیکیوں کی کثرت ہوگی اور اسکی نیکیوں کے انوار سے اس کا نامہ اعمال جگمگا رہا ہوگا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عمل مبارک

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ هَذَا جَبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۸۵۶)	صفحہ ۳۲۵
قال النووي:	متفق عليه	
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۷۸۲)	صفحہ ۲۲۹ جلد ۱
قال محمد حسن:	اسناده صحیح	
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۷۵۰)	صفحہ ۷۰ جلد ۸
قال الشیخ:	هو فی الصحیح باختصار (رواه الطبرانی فی الاوسط ورجالہ رجال الصحیح)	
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۳۰۴۵)	صفحہ ۱۱۷۷ جلد ۳
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۲۴۷)	صفحہ ۲۸ جلد ۵
سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۹۶۰)	صفحہ ۷۲ جلد ۷
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۳۹۶۳)	صفحہ ۶۱ جلد ۳
قال الالبانی:	صحیح	
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۱۷۷۶۶)	صفحہ ۳۶۳ جلد ۱۲
عمل الیوم والیلة	رقم الحدیث (۳۷۵)	صفحہ ۳۰۱
اتحاد السادة المتقين		صفحہ ۲۱۷ جلد ۲



ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے
حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا
(اے عائشہ!) یہ جبریل ہیں تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے جواباً کہا
وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کس درجہ پاک دل و پاک باطن ہیں
اور انکا تعلق باللہ کس درجہ مستحکم ہے کہ نوریوں کے سردار حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام انہیں
سلام فرماتے ہیں۔

یہ نوری فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے
لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ.

یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔

اس حدیث پاک سے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مرتبہ و مقام کو
سمجھنا چاہیے کہ اس طیبہ و طاہرہ کا خالق ارض و سما کے ہاں کیا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ وحی لانے والے فرشتے جبریل امین کو حکم دیتا ہے کہ جاؤ اور عائشہ صدیقہ
کو سلام کہو اور جسے اللہ تعالیٰ کا مقرب فرشتہ جبریل امین السلام علیکم (تم سلامت رہو) کہے پھر
اس کی سلامتی کا عالم کیا ہوگا تو گویا ان کی کتاب زندگی کا ہر ورق ہر قسم کے داغ سے سلامت

ہے ایسا کیوں نہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا یہی منظور تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد مخلوق خدا کو ہدایت دیتی رہیں اور ایک عالم ان کی تعلیمات و ارشادات سے راہِ حق پاتا رہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جب جبریل امین کے سلام کا جواب دیتی ہیں تو صرف **وعلیہ السلام** نہیں کہتیں بلکہ **وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** کہتی ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات پر سب سے پہلے آپ کا گھرانہ عمل کرتا ہے۔

کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سے زیادہ الفاظ استعمال کرنے کی اجازت نہیں؟

أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ،
ثُمَّ زَادَ شَيْئًا عَلَى ذَلِكَ أَيْضًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ السَّلَامَ انْتَهَى إِلَى الْبِرْكَاتِ.
ترجمہ الحدیث:

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو سلام کیا تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد کچھ اور بھی کہہ دیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا سلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پر جا کر ختم ہو جاتا ہے۔

ہمیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرنا چاہیے اور خلاف سنت امور کو چھوڑ دینا چاہیے دونوں جہاں کی سلامتی اسی میں ہے۔ یاد رہے سنت مطہرہ کے ساتھ خلاف سنت امور کی پیوند کاری اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں محبوب ہے اور نہ ہی ہماری اسلاف کے ہاں لیکن ذخیرہ احادیث میں غور کیا جائے تو ہمیں ایک اور حدیث پاک ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سے زیادہ دعائیہ الفاظ استعمال کرنے کی گنجائش ہے گنجائش ہی نہیں بلکہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت مبارکہ ہے۔

جلد ۲ صفحہ ۳۸۱

جلد ۲ صفحہ ۷۳۱

تعلیق زاد المعاد (ازالارنوط)

الموطا امام مالک رقم الحدیث (۲)



عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ
كُنَّا إِذَا سَلَّمْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا قُلْنَا:
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت زید بن ارقم کا ارشاد گرامی ہے
جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں سلام فرماتے تو ہم جواباً عرض کرتے
وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ.

-☆-

اس حدیث پاک میں برکاتہ کے بعد و مغفرتہ کا اضافہ ہے اور یہ اضافہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول مبارک تھا اور یہ معمول حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان الفاظ کو سن کر سکوت اختیار کرنا اس کے جواز پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے۔

رقم الحدیث (۱۳۳۹) جلد ۳ صفحہ ۲۳۳

الصحیح

هذا اسناد جید رجالہ ثقات کلہم من رجال "التہذیب"

قال الالبانی:



اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کاملہ کے صدقے ہم سب کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر دل و جان سے عمل کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے صحابہ جو ہدایت کے تارے ہیں انہوں نے جو آپ سے فیضان لیا ہے اس سے اپنے دامن کو معمور اور اپنے سینوں کو منور کرنے کی سعادت ارزانی فرمائے۔

آمِينَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ بِرُكَّةِ سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ
أَطْيَبُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَزْكَاهَا.



السلام علیکم میں پہل کرنے والا بہتر ہے

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ ، يَلْتَقِيَانِ : فَيُصَدُّ هَذَا وَيُصَدُّ
هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۳۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۶۳
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۶۶۹)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۸۴
قال شعيب الارنوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین			
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۰۷۷)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۱۸
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۵۶۰)	جلد ۵	صفحہ ۱۴۴
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۹۱۱)	جلد ۲	صفحہ ۹۶۹
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۴۹۱۱)	جلد ۳	صفحہ ۲۰۴
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۲۰۲۹)	جلد ۷	صفحہ ۹۲ (مختصراً)
قال الالبانی:	صحیح		
شرح السنن للبقوی	رقم الحدیث (۳۵۲۱)	جلد ۱۳	صفحہ ۱۰۰
قال المحقق:	هذا حدیث متفق علی صحته		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا
 کسی مسلم کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلم بھائی کو ناراضگی کے بنا پر تین دن سے زائد
 چھوڑ دے کہ وہ ملیں تو ایک نے ادھر چہرہ پھیر لیا ہو تو دوسرے نے ادھر پھیر لیا ہو۔
 ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں پہل کرتا ہے۔

-☆-

۱۳۴ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۳۹۵۰)	المعجم الکبیر الطبرانی
۸۱ صفحہ		رقم الحدیث (۵۹۲)	مسند ابی داؤد الطیالسی
۳۲۷ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۱۹۳۲)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن صحیح	قال الترمذی:
۱۰۸ صفحہ	جلد ۱۰	رقم الحدیث (۲۰۰۲۷)	السنن الکبریٰ للبیہقی
۲۷ صفحہ	جلد ۱۷	رقم الحدیث (۲۳۳۲۰)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۴۲ صفحہ	جلد ۱۷	رقم الحدیث (۲۳۳۷۵)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۳۹ صفحہ	جلد ۱۷	رقم الحدیث (۲۳۳۶۶)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:

حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین کا تاج سرانور پر سجائے اس عالم رنگ و بو میں تشریف لائے آپ نے اپنی امت کو وہ شفقت و پیار دیا کہ یہ امت خود رحمت و مودت کا پیکر بن گئی۔ اس امت کا سب سے بڑا رشتہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رشتہ ہے درگزر کرنا اس امت کا شیوہ ہے اور معاف کر دینا اس کا نشان ہے۔

شیطان شیطان ہے وہ ہمارا ازلی دشمن ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ کتنا واضح ہے۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا.

شیطان تمہارا دشمن ہے اور اسے دشمن جانو۔

شیطان کا کام دشمنی ہے یہ کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ اس کی خواہش بلکہ

کوشش ہے کہ یہ امت آپس میں پیار و محبت کو خیر باد کہہ دے۔ وہ ہمیشہ نفرت و حقارت کے بیج

بونے کی سعی میں لگا رہتا ہے۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ کبھی کبھی کوئی دو مسلم بھائی آپس میں الجھ

جاتے ہیں نوبت قطع تعلقی تک پہنچ جاتی ہے۔ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت

کی آپس میں قطع تعلقی انتہائی ناپسند کیا ہے اور تین دن سے زائد قطع تعلقی کی اجازت نہیں دی۔

انسان غیظ و غضب میں ہو تو اسے کوئی ہوش نہیں رہتا وہ مدہوش ہو کر کوئی غلط فیصلہ کر لیتا

ہے جس کے نتیجے میں اسے ندامت اٹھانا پڑتی ہے۔ انسان ذہن کے راہ راست پر آنے کیلئے

تین دن کی مہلت بہت مہلت ہے۔ اس مدت میں انسانی سوچ کا دھارا صحیح سمت میں بہنے لگتا

ہے۔ اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن سے زائد آپس میں ناراضگی کی اجازت



نہیں دی۔ اب ہر مسلم بھائی کو چاہیے کہ اگر کہیں اس کی ناراضگی ہوگئی ہے تو اسے تین دن کے اندر اندر ختم کر دے۔ اس کے دو فائدے ہوں گے۔

ایک فائدہ یہ کہ ناراضگی دشمنی کا روپ نہیں دھارے گی جو مسلم کے رشتہ اسلام کیلئے زہر قاتل ہے۔

دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پر عمل کا اجر و ثواب ملے گا۔ یاد رہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع و اطاعت سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اور بڑی عمدہ بات ارشاد فرمائی کہ ان دو ناراض بھائیوں میں بہتر وہ ہے جو السلام علیکم کہنے میں پہل کرتا ہے۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ السلام علیکم کہنے میں پہل کرنے والا عاجزی کے وصف سے متصف ہے اس کے دل میں مخلوق خدا کیلئے خصوصاً اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے کسی قسم کے نفرت کے جذبات نہیں ہیں۔ اس کا سینہ حقارت و نفرت کے جراثیم سے پاک ہے اور جس کا سینہ پاک و صاف ہے وہ یقیناً افضل و برتر ہے۔



السلام علیکم میں پہل کرنے والے کو اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ الْأَعْرَبَ (وَهُوَ رَجُلٌ) مِنْ مُزَيْنَةَ فَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) كَانَتْ لَهُ أَوْسَقُ مِنْ تَمَرٍ عَلَى رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ اخْتَلَفَ إِلَيْهِ مِرَارًا. قَالَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ مَعِيَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ فَكُلُّ مَنْ لَقِينَا أَسْلَمُوا عَلَيْنَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
 أَلَا تَرَى النَّاسَ يَبْدَأُونَكَ بِالسَّلَامِ فَيَكُونُ لَهُمُ الْأَجْرُ؟
 ابْدَأْهُمْ بِالسَّلَامِ يَكُنْ لَكَ أَجْرٌ
 يُحَدِّثُ هَذَا ابْنُ عُمَرَ عَنْ نَفْسِهِ.

صفحہ ۳۴۱

رقم الحدیث (۹۸۴)

الادب المفرد

صفحہ ۳۷۸

رقم الحدیث (۹۸۴)

صحیح الادب المفرد

حسن

قال الالبانی:

صفحہ ۲۶۷

جلد ۳

التعلیق الرغیب

حسن

قال الالبانی:

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ

قبیلہ مزینہ کے ایک آدمی جنہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا کی چند وسق کھجوریں بنی عمرو بن عوف کے ایک آدمی کے پاس تھیں وہ کئی مرتبہ اس کے پاس گئے (تا کہ اپنا مال حاصل کر سکیں لیکن کامیابی نہ ہوئی)

وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ راستہ میں ہمیں جو بھی احباب ملتے وہ ہمیں السلام علیکم کہہ دیتے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ لوگ السلام علیکم کہنے میں تم سے پہل کر جاتے ہیں اور زیادہ اجر بھی وہی لے جاتے ہیں۔ اب جو بھی تم سے ملے تم السلام علیکم کہنے میں پہل کرو تا کہ تمہیں اجر زیادہ ملے۔

-☆-

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کتنے ہدایت یافتہ تھے اور جذبہ اخوت و محبت سے کس درجہ لبریز تھے۔ جو بھی ملتا اسے فوراً السلام علیکم کہہ دیتے انہیں معلوم تھا السلام علیکم کہنے سے

- ۱- اجر و ثواب ملتا ہے
- ۲- محبت و اخوت میں اضافہ ہوتا ہے
- ۳- اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل ہوتا ہے اور یقیناً اللہ اور اس کے

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے والا کامیاب و کامران ہوا ہی کرتا ہے۔
 آج ہمیں بھی ان نورانی تعلیمات پر عمل کرنا چاہئے۔ جو بھی ملے اسے السلام علیکم
 کہدیں تاکہ نیکیوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے۔ آج تو ان نیکیوں کی قدر و منزلت معلوم نہیں کل
 جب میدان حشر میں علیم و خبیر اللہ کی بارگاہ میں حاضری ہوگی تب معلوم ہوگا کہ ایک ایک نیکی کی
 کیا قیمت ہے۔



بہترین اسلام
جس سے شناسائی ہے اسے بھی
جس سے شناسائی نہیں اسے بھی
السلام علیکم کہنا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا
أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ
تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

		رقم الحدیث (۱۰۱۳)	الادب المفرد
		رقم الحدیث (۳۸۸)	صحیح الادب المفرد
		صحیح	قال الالبانی:
صفحہ ۱۹۶۲	جلد ۴	رقم الحدیث (۶۲۳۶)	صحیح البخاری
صفحہ ۲۶۶	جلد ۳	رقم الحدیث (۳۵۷۹)	مصنوع السنہ
		متفق علیہ	قال المحقق:
صفحہ ۱۳۱۵	جلد ۳	رقم الحدیث (۴۶۲۹)	مشكاة المصابيح
		متفق علیہ	قال الالبانی:

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۳۹)	جلد ۱	صفحہ ۹۵
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۵)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۸
قال الارنوط:	اسنادہ صحیح علی شرط الشیخین		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۱۳)		صفحہ ۳۵۰
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۱۳)		صفحہ ۳۸۸
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۷۷۱
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۴
قال الالبانی:	صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۳۲۵۳)	جلد ۴	صفحہ ۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث متفق علیہ		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۳۲۵۳)	جلد ۵	صفحہ ۶
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
شرح السنہ للبعثی	رقم الحدیث (۳۳۰۲)	جلد ۱۲	صفحہ ۲۶۰
قال المحقق:	هذا حدیث متفق علی صحۃ		
تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۸۹۲۷)	جلد ۶	صفحہ ۳۷۹
المسند الجامع	رقم الحدیث (۸۳۱۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۵
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۵۸۱)	جلد ۶	صفحہ ۱۵۳
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		

- ایک شخص نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی
یا رسول اللہ! کونسا اسلام بہتر ہے (یعنی اسلامی اعمال سے کونسا عمل بہتر ہے) تو حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
- ۱- تم اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ
 - ۲- جس سے جان پہچان ہو اس کو بھی اور جس سے جان پہچان نہ ہو اس کو بوقت ملاقات
السلام علیکم کہو۔

-☆-

- حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درج بالا ارشاد مبارک میں دو چیزوں کو
خیرالاعمال قرار دیا:
- ۱- کھانا کھلانا
 - ۲- السلام علیکم کہنا
- جس آدمی سے شناسائی ہو اس کو ملاقات کے وقت السلام علیکم کہنا ہر عقیل و فہیم کی عادت
ہوا کرتی ہے لیکن جس سے شناسائی نہ ہو کسی قسم کی جان پہچان نہ ہو اس کو السلام علیکم کہنا صرف
اسی آدمی کا خاصہ ہو سکتا ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ تکبر جیسی فتنج بیماری سے محفوظ رکھا ہو۔

گھر داخل ہوتے وقت اہل خانہ کو السلام علیکم کہنا

فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبْرَكَةً طَيِّبَةً
كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝۱

ترجمہ:

پس جب تم گھروں میں داخل ہو تو السلام علیکم کہا کرو اپنوں کو یہ دعاء ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے جو بڑی بابرکت، پاکیزہ ہے۔ ایسے ہی کھول کر بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے احکامات کو تاکہ تم (ان احکامات کو) سمجھ سکو۔

-☆-

انسان گھر میں داخل ہوتا ہے تو وہاں اپنوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ ماں باپ بہن بھائی اہلیہ اور بیٹے بیٹیاں وغیرہ دکھائی دیتی ہیں دین فطرت اسلام کہتا ہے جب تم داخل ہو تو تمہارے داخلے سے انہیں سکون و اطمینان ملنا چاہئے تمہیں دیکھ کر انہیں یک گونہ فرحت نصیب ہونی چاہئے۔

جب داخل ہوتے ہی تم کہو گے ”السلام علیکم“ تم پر سلامتی ہو تو موجود افراد کو کتنا قرار

(۱) سورۃ النور ۲۴/۶۱

آئے گا۔ لمبے سفر سے واپسی کئی قسم کے خدشات ساتھ لاتی ہے جن سے اہل خانہ اندرونی طور پر ترساں رہتے ہیں واپسی پر جب فوراً ہی سلامتی کی دعا دے دی تو تمام خدشات فوراً کافور ہو گئے۔

گھر کی دہلیز سے باہر قدم رکھتے ہی کوئی مکروہ چیز لاحق ہو سکتی ہے جس سے انسان کی حالت و کیفیت میں تبدیلی آ سکتی ہے لیکن اگر گھر داخل ہوتے ہی ”السلام علیکم“ تم پر سلامتی ہوگی اطمینان بخش آواز اہل خانہ کو آئے تو یقیناً وہ اہل خانہ کو سکون و شادمانی سے لبریز کر دیتی ہے۔ اس سلام کو جو اہل خانہ کو کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مُبَارَكَةٌ طیبۃً کہا ہے یعنی یہ بڑا باعثِ برکت اور طیب و طاہر ہے۔

ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ.

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۸۶۶)	صفحہ ۳۲۳
وقال النووي:	رواه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح	
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۰۷)	صفحہ ۳۲۰ جلد ۴
قال الترمذی:	هذا حدیث حسن صحیح غریب	
مشكاة المصابیح	رقم الحدیث (۴۶۵۲)	صفحہ ۱۳۱۹ جلد ۳
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۹۵)	صفحہ ۴۵۹ جلد ۲
قال المحقق:	حسن	
صحیح الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۱۶۰۸)	صفحہ ۲۶۶ جلد ۲
قال البانی:	صحیح	



ترجمة الحديث:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے میرے پیارے بیٹے! جب تم اہل خانہ کے ہاں جاؤ تو السلام علیکم کہو یہ سلام برکت ہوگا تجھ پر اور تیرے اہل بیت پر۔

-☆-

ایک مرد مومن جب گھر میں داخل ہوتا ہے اپنے اہل بیت پر السلام علیکم کہے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ یہ سلام اس پر اور اسکے اہل بیت پر برکت ہوگا۔ مال کی کثرت برکت کے بغیر نعمت نہیں بلکہ اصل نعمت برکت ہے اگرچہ مال قلیل ہی کیوں نہ ہو۔

کیونکہ جس مال میں برکت ہوتی ہے اگرچہ وہ تعداد میں قلیل ہی کیوں نہ ہو اسی میں انسان کیلئے راحت و سکون ہے وہ تھوڑا مال جو تمام اہل بیت کو کفایت کر جائے اس کثیر مال سے بہتر ہے جو اہل بیت کیلئے کافی نہ ہو۔ وہ تعداد میں تھوڑے جانور جو تمام اہل خانہ کیلئے کافی ہوں ان جانوروں سے ہزار درجہ بہتر ہیں جو اگرچہ تعداد میں کثیر ہوں لیکن گھر والوں کو کفایت نہ کریں۔

برکت نام ہی اس کا ہے کہ تھوڑی چیز زیادہ افراد کو کافی ہو جاتی ہے وہ برکت سے لبریز تھوڑا کھانا جو تمام اہل خانہ کو کفایت کر جائے اس زیادہ اور بے برکت کھانے سے کئی درجہ اچھا ہے جو گھر والوں کی ضرورت پوری نہ کر سکے۔

اب قرآن کریم کے ارشاد گرامی کو اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان مبارک کو دوبارہ پڑھیے:



گھر میں داخل ہو کر اپنے گھر والوں کو السلام علیکم کہنے والا خود بھی برکت سے لبریز ہوتا ہے اور اسکے اہل خانہ بھی مبارک ٹھہرتے ہیں۔ گویا صرف گھر داخل ہو کر سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جذبہ سے لبریز ہو کر السلام علیکم کہنے والا اپنے گھر والوں سمیت برکت کے انوار سے لبریز ہو جاتا ہے پھر اسے کسی قسم کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ گھر کے تمام امور بخیر و عافیت چلتے رہتے ہیں اور گھر کا سارا نظام طعام و سکون سمیت گھر کے ہر فرد کے مقدر میں ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ کے احیاء کے جذبہ سے معمور جب ایک بندہ مومن گھر والوں کو السلام علیکم کہتا ہے تو ان کے اعمال میں برکت ہو جاتی ہے پھر وہ گھر میں نوافل ادا کریں۔ قرآن کریم کی تلاوت کریں ذکر و فکر سے اپنے باطن کو مزید اجاگر کریں تھلیل و تسبیح سے اپنی زبان مبارک کو معطر کریں ان کا ہر عمل بابرکت ہوگا اور یہ اعمال بارگاہ ذوالجلال والا کرام میں مقبول و منظور ہونگے اور بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں محبوب و مستحسن ہونگے۔



کسی اور کے گھر داخل ہونے سے پہلے
السلام علیکم کہنا

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى
أَهْلِهَا ذَٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۖ
ترجمہ:

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں داخل نہ ہو کرو جب
تک تم اجازت نہ لے لو اور السلام علیکم نہ کہہ لو ان گھر والوں پر یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم
نصیحت حاصل کرو۔

-☆-

کسی کے گھر میں بے اجازت داخل ہونا نامناسب ہے اور کوئی بھی سلیم الطبع اسے پسند
نہیں کرتا۔

اسلام اخوت و مودت کا دین ہے اور یہ دین اپنے ماننے والوں کو ایسی تعلیمات دیتا ہے
جس کے سبب اخوت میں اضافہ ہوتا ہے محبت پر وان چڑھتی ہے۔ یہ نفرت کو مکروہ جانتا ہے اور
اسے جڑ سے اکھیڑنا چاہتا ہے اور ہر اس کام سے منع کرتا ہے جو نفرت کا سبب بنے اسلام فساد کو ہی

ختم نہیں کرتا بلکہ ان ذرائع کو مٹاتا ہے جو فساد و بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔

انسان بیرونی مشاغل سے فراغت کے بعد جب گھر آتا ہے اور راحت و آرام کا متمنی ہوتا ہے بیرونی تکلفات کو باہر ہی چھوڑ دیتا ہے اور گھر کی چار دیواری میں بے تکلف وقت گزارتا ہے تاکہ جسم کو سکون مل سکے۔ اگر گھر میں بھی لوگوں کی بے روک ٹوک آمد رہے تو وہ بے تکلف نہیں رہ سکتا۔ جب بے تکلف نہ ہوگا تو اس کا ذہن و جسم سکون نہ پاسکے گا اور بے سکونی کی کیفیت انسان کو بیمار ہی نہیں بلکہ ذہنی مریض بھی بنا دیتی ہے۔ یہ دین حق کتنا دین فطرت ہے اس کی تعلیمات کتنی اجلی اور شفاف ہیں اس کی کوئی بھی پابندی ناروا نہیں بلکہ وہ حکمتوں سے لبریز ہے اور ان میں وہ حسن و دلکشی ہے جس نے انسانیت کے حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔

اسلام عفت و عصمت کا دین ہے یہ دین گھر کی چار دیواری کے تقدس کا بڑا خیال رکھتا ہے اور یہ بہو بیٹیوں کی عزت و حرمت کا پاسبان ہے۔ اگر گھر میں بے روک ٹوک ہر ایک کو آنے کی اجازت ہو تو معاشرہ کن کن برائیوں کی لپیٹ میں آجائے گا۔ ہر گھر کی عزت و حرمت پامال ہوگی۔ بنتِ حوا کی عزت دین حق کی جان ہے یہ دین کسی کو اپنی جان سے کھیلنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

انسان دنیا میں گپیں لگانے اور وقت ضائع کرنے کے لیے نہیں آیا بلکہ عروس گیتی کو سنوارنے کیلئے آیا ہے پھر سمیع و بصیر اور علیم و قدیر اللہ نے ہر انسان میں مختلف صلاحیتیں رکھی ہیں ان کے ذوق ان کی جستجو میں تنوع ہے یہی انسانیت کا حسن بھی ہے

بعض افراد

گھر کی چار دیواری میں کتاب حکمت قرآن کریم کو کھولے اس سے ہمکلام ہو رہے

ہوتے ہیں اور قرآن اپنے حسن و جمال کا ایک ایک پردہ ان کیلئے سرکار ہا ہوتا ہے اور ان کے دل میں نزول کتاب کی سی کیفیت ہوتی ہے یہ لمحات ان کیلئے حاصل زندگی ہوا کرتے ہیں اگر کوئی بے دھڑک ان کے پاس آ جائے اور ان کے اس رشتہ کو توڑ دے تو بتائیے ان کے دل پر کیا گزرے گی۔

مطالعہ روم میں تحقیق و جستجو سے لبریز انسان مشاغل دنیا سے بے خبر بے تعلق کسی نتیجہ پر پہنچ رہا ہوتا ہے اور اس کی یہ تحقیق ملک و ملت کیلئے قیمتی سرمایہ ہے اچانک کوئی اس کے اس کام میں دخل دے دے اس کے عرصہ کی محنت جب اسکی نگاہوں کے سامنے ضائع ہو رہی ہو تو اس کے اندرونی جذبات کیا ہوں گے۔ قوم کا اجتماعی درد رکھنے والے افراد اس صورت حال کو برداشت نہیں کر سکتے۔

الغرض بیسیوں کام ہیں جو گھر کی چار دیواری میں کیے جاتے ہیں اور ان کیلئے تنہائی یکسوئی ضروری ہے اس دین رحمت نے ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے بے اجازت کسی کے گھر داخل ہونے سے منع فرما دیا ہے۔

بے اجازت داخلہ تو بڑی بات ہے بے اجازت کسی کے گھر جھانکنا بھی ممنوع ہے۔



أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبْنٍ وَلَبَّاءٍ وَجِدَايَةَ وَضَغَابِيْسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسَلِّمْ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَدْخُلْ؟ قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ "حَسَنٌ غَرِيبٌ".

زاد المعاد			
رواه الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۱۰)	جلد ۲	صفحہ ۳۷۹
مسند الامام احمد		جلد ۵	صفحہ ۶۴
قال احمد محمد شاكر	اسنادہ صحیح	جلد ۳	صفحہ ۴۱۴
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۵۳۶۳)	جلد ۱۲	صفحہ ۱۷۰
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۷۶)	جلد ۲	صفحہ ۷۶۶
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۹
قال الالبانی:	صحیح		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۸۴)		صفحہ ۳۷۲ (مفصلاً)
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۰۸۴)		صفحہ ۴۱۸
قال الالبانی:	صحیح		
ما تیات الاما بیث السنینہ / رقم الحدیث (۸۱۹)		جلد ۲	صفحہ ۴۸۱



ترجمة الحديث:

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں عام دودھ، ولادت کے فوراً بعد کا دودھ ہرن کا بچہ اور ککڑیاں ہدیہ بھیجیں۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعلیٰ الوادی میں تھے

یہ سامان لے جانے والا بیان کرتا ہے کہ

میں جس مکان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے میں وہاں داخل ہو گیا نہ میں نے

السلام علیکم کہا اور نہ اجازت لی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

واپس مکان سے باہر جاؤ اور کہو

السلام علیکم! کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟

-☆-

مجلس میں آتے وقت السلام علیکم
اور مجلس سے جاتے وقت السلام علیکم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي
مَجْلِسٍ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ "عَشْرُ حَسَنَاتٍ"

فَمَرَّ رَجُلٌ "آخِرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ "عِشْرُونَ
حَسَنَةً" وَمَرَّ رَجُلٌ "آخِرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ "ثَلَاثُ
ثُونَ حَسَنَةً"

فَقَامَ رَجُلٌ "مِنَ الْمَجْلِسِ وَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا أَوْشَكَ مَا نَسِيَ صَاحِبِكُمْ! إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمْ الْمَجْلِسَ فَلْيُسَلِّمْ
فَإِنْ بَدَأَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ وَإِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ مَا الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ.

صفحہ ۳۳۲

الادب المفرد رقم الحدیث (۹۸۶)

صفحہ ۳۷۸

صحیح الادب المفرد رقم الحدیث (۹۸۶)

قال ابی ہریرۃ:

الاصحیح رقم الحدیث (۱۸۳)

قال ابی ہریرۃ:



ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

ایک آدمی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا اس نے ”السلام علیکم“ کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے دس نیکیاں حاصل کر لیں۔

پھر ایک آدمی گزرا اس نے ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ“ کہا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اس آدمی نے بیس نیکیاں حاصل کر لیں۔

پھر ایک آدمی گزرا اس نے ”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ“ کہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے تیس نیکیاں حاصل کر لیں۔

ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے اٹھا اس نے اٹھتے وقت ”السلام علیکم“ نہ کہا حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۷۰۶) جلد ۵ صفحہ ۶۲

قال الترمذی: هذا حدیث حسن

صحیح ابن حبان رقم الحدیث (۴۹۳) جلد ۲ صفحہ ۲۳۶

قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح

تمہارا یہ ساتھی ”السلام علیکم“ کہنا بھول گیا ہے جب تم میں سے کوئی مجلس میں آئے تو ”السلام علیکم“ کہے اور جب تم میں سے کوئی جانے لگے تو پھر بھی ”السلام علیکم“ کہے۔ مجلس میں آتی مرتبہ ”السلام علیکم“ کہنا مجلس سے جاتی مرتبہ ”السلام علیکم“ کہنے سے زیادہ حقدار نہیں۔

-☆-

ایک مسلم جب اپنے ہی بھائیوں کے کسی اجتماع میں شریک ہو تو اسے چاہئے کہ جب وہ اس جگہ پہنچے تو پہلے السلام علیکم کہے انہیں سلامتی کی دعا دیکر یہ احساس دلانے کہ میرا آنا تمہارے لیے باعث خیر ہے اور میں دل کی گہرائیوں سے تمہاری سلامتی اور خیر کا متمنی ہوں۔

نو وارد یا تو خیر لاتا ہے یا شر۔ اس کا آنا اہل مجلس کیلئے باعث اطمینان ہوتا ہے یا باعث کراہت و پریشانی اس لیے ایک مسلم کو یہ ہدایت دی گئی کہ جب بھی کسی محفل میں آئے تو السلام علیکم کہے تاکہ تمام اہل مجلس کو علم ہو جائے کہ آنے والا سراپا خیر آیا ہے اس کے آنے سے ہمیں مزید اطمینان ہوا ہے اور اس کی آمد سے پریشانی کی کوئی بات نہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات میں یہ بھی ہے کہ جب مجلس سے جانے لگے تو پھر السلام علیکم کہہ کر جائے کیونکہ اس کا جانا بھی اہل محفل کیلئے باعث سکون ہے۔ گویا وہ جب السلام علیکم کہہ کر مجلس سے جا رہا تھا تو اہل مجلس تو اطمینان دل رہا ہے کہ میری موجودگی میں جو گفتگو ہوئی ہے میں اس کا امین ہوں اور اسے ان لوگوں تک نشر نہیں کروں گا جن تک بات کا پہنچنا باعث فتنہ و فساد ہو۔

اور جاتی مرتبہ السلام علیکم کہہ کر گویا یہ بھی اعلان کرتا جا رہا ہے کہ میرے دل میں آپ سب کیلئے جذبات خیر و بھلائی ہیں اور میں آپ کی کسی بات کو غلط رنگ نہیں پہناؤں گا۔



جب بھی ملاقات کرو السلام علیکم کہو

إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ صَاحِبَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ
ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا.

زاد المعاد	جلد ۲	صفحہ ۳۷۷
قال شعيب الارنؤوط: رواه ابوداود باسنادين احدهما موقوف وسنده صحيح		
سنن ابى داود	جلد ۲	صفحہ ۷۷۲
صحیح سنن ابى داود	جلد ۳	صفحہ ۲۷۶
قال الالبانى: صحيح		
سلسلة الاحاديث الصحيحه / رقم الحديث (۱۸۶)	جلد ۱	صفحہ ۳۱۲
الادب المفرد		صفحہ ۳۳۹
صحیح الادب المفرد		صفحہ ۳۸۷
قال الالبانى: صحيح		
مشكاة المصابيح	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱۹
مصانح السنن	جلد ۳	صفحہ ۲۷۳

ترجمة الحديث:

جب تم میں سے کوئی اپنے ساتھی سے ملے تو اسے چاہئے کہ السلام علیکم کہے اور اگر چلتے چلتے درمیان میں درخت یا دیوار آگئی پھر وہ آپس میں ملے تو پھر بھی چاہئے کہ السلام علیکم کہے۔

-☆-

السلام علیکم کی اشاعت کے بارے میں یہ کتنا واضح اور بلیغ ارشاد مبارک ہے دو دوست اکٹھے جا رہے ہیں چلتے چلتے راستہ میں کوئی درخت وغیرہ آ گیا جس سے وہ لمحہ بھر کیلئے جدا ہوئے ایک درخت کی دائیں جانب سے گزرا تو دوسرا درخت کی بائیں جانب سے گزرا معا پھر وہ اکٹھے ہو گئے۔ ارشاد گرامی ہے اب جب تم دوبارہ اکٹھے ہوئے ہو تو پھر ایک دوسرے کو سلام کہو۔

سبحان اللہ! اس سلام میں نہ معلوم کتنی برکات ہیں کہ اسے بار بار زبان سے ادا کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ بار بار سلام کرنے سے اندرونی محبت و الفت کا اظہار ہوتا ہے۔ کسی مسلم بھائی سے محبت کرنا معمولی نیکی نہیں اور یہ محبت صرف دین حق کے رشتہ کی وجہ سے ہے۔ یہ پیار فقط اس لیے کہ ہم ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں ہماری زبان قلب و قالب کلمہ طیبہ کے ورد میں مگن ہے اور ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور غلامی کے اسیر ہیں۔ اللہ کی رضا کیلئے یہ رشتہ معمولی نہیں۔ انشاء اللہ قیامت کے دن اسی نسبت اور تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کا پروانہ ملے گا اور جسے روز حشر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی مل جائے وہ بہت بڑا سعید و نیک بخت ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے دائمی انعامات کی جگہ جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔

جب بھی ملاقات ہو اس وقت سلام کہنے کا طریقہ شاید متروک ہو چکا ہے اور جب اس ارشاد گرامی پر عمل کریں گے تو دو ہر اجر و ثواب ملے گا۔ ایک تو حضور سید العالمین محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتِ مطہرہ پر عمل کا ثواب ملے گا دوسرا احیاء سنت کا بھی اجر و ثواب ملے گا۔ اگر بار بار السلام علیکم کہنے سے اپنے احباب و اعزہ میں اس متروک سنت کا احیاء ہو جائے تو یہ بہت بڑی نیکی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال نامہ کو نیکیوں و خیرات سے بھر پور فرمائے۔

وَقَالَ أَنَسٌ: "كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَتَمَاشُونَ، فَإِذَا اسْتَقْبَلَهُمْ شَجَرَةٌ "أَوْ أَكْمَةٌ"، تَفَرَّقُوا يَمِينًا وَشِمَالًا، وَإِذَا التَّقَوَّا مِنْ وَرَائِهَا سَلَّمَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ."

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام جب کسی مہم پر روانہ ہوتے اگر چلتے چلتے راستہ میں درخت حائل ہو گیا یا کوئی ٹیلہ آ گیا تو وہ کچھ دائیں اور کچھ بائیں چلتے اور جب وہ

زاد العاد	جلد ۲	صفحہ ۳۷۷
قال المحقق:	أخرجه ابن السني (۲۳۵) من حديث انس وسنده صحيح	
الادب المفرد	رقم الحديث (۱۰۱۱)	صفحہ ۳۴۹
صحیح الادب المفرد	رقم الحديث (۱۰۱۱)	صفحہ ۳۸۷
قال الالبانی:	صحیح	
الترغیب والترہیب	رقم الحديث (۴۰۰۷)	صفحہ ۲۲۳
قال المحقق:	حسن (بالفاظ مختلفة)	
مجمع الزوائد	رقم الحديث (۱۲۶۵)	جلد ۸ صفحہ ۷۵

اس درخت یا ٹیلہ کو پیچھے چھوڑ کر پھر ملتے تو بعض بعض کو السلام علیکم کہتے۔

-☆-

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس دین کو لے کر آئے وہ امن و سلامتی کا دین ہے۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کو سدا سلامت دیکھنا چاہتے ہیں اور اپنی امت کو ایسی تعلیمات سے سرفراز فرماتے ہیں جس میں سلامتی ہی سلامتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سلامتی سے اس درجہ محبت ہے کہ اپنی امت کی زبان سے بکثرت سلامتی کا لفظ نکلتا دیکھنا چاہتے ہیں۔

درج بالا حدیث پاک میں غور کیجئے چند مسلمان اکٹھے سفر کر رہے ہیں راستہ میں درخت حائل ہو جاتا ہے دیوار آ جاتی ہے اسے عبور کر کے جب پھر ملتے ہیں تو السلام علیکم کا تبادلہ کرتے ہیں۔ یہی وہ نور بھری تعلیمات ہیں جن کی بناء پر بھی اسلام کو باقی تمام ادیان پر فوقیت و برتری حاصل ہے۔

سلام ہو اس بنی عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ہر لمحہ سلامتی کا درس دیتے رہے۔
سلام ہو اس معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جس نے خون کے پیاسوں کو سلامتی کا پیامبر بنا دیا۔

سلام ہو اللہ کے اس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جن کی نگاہ کرم نے بیگانوں کو اس درجہ طیب و طاہر کر دیا کہ ان کی ہر ادا سے یگانگت کی مہک آتی ہے۔

حق الطريق - ہر السلام علیکم کہنے والے کو جواب دینا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطَّرِيقَاتِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بَدَّ، فَنَحَدِّثُ فِيهَا فَقَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ. قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصْرِ، وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۲۹)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۶۰
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۹۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۵۶
قال شعيب الارنؤوط: اسنادہ صحیح علی شرط الشيخین			
صحیح البخاری	رقم الحدیث (۲۳۶۵)	جلد ۲	صفحہ ۷۳۹
شرح السنن للبیہقی	رقم الحدیث (۳۳۳۸)	جلد ۱۲	صفحہ ۳۰۴
قال المحقق:	هذا حدیث متفق علی صحته		
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۲۰۲۰۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۱۶۱
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۲۱)	جلد ۴	صفحہ ۳۴۰
الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۱۵۰)		صفحہ ۳۹۳

ترجمة الحديث:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۱۱۵۰)	صفحہ ۴۴۳
قال الالبانی:	صحیح	
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۳۵۱۳)	صفحہ ۱۴۴ جلد ۷
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۸۱۵)	صفحہ ۶۷۱ جلد ۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۸۱۵)	صفحہ ۱۸۳ جلد ۳
قال الالبانی:	صحیح	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۱۲۴۸)	صفحہ ۱۱۵ جلد ۱۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح	
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۵۰۹)	صفحہ ۶۳۲ جلد ۳
قال المحقق:	صحیح	
مصانح السنہ	رقم الحدیث (۳۵۹۰)	صفحہ ۲۷۰ جلد ۳
قال المحقق:	متفق علیہ	
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۴۶۴۰)	صفحہ ۱۳۱۷ جلد ۳
قال الالبانی:	متفق علیہ	
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۰۶۷۳)	صفحہ ۱۲۵ جلد ۸
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۹۷۵)	صفحہ ۴۷۵ جلد ۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۴۱۶۴)	صفحہ ۳۰۶ جلد ۳
جامع الاصول	رقم الحدیث (۴۳۹۸)	صفحہ ۶۳۵ جلد ۵

راستوں میں بیٹھنے سے بچو

انہوں نے عرض کی

یا رسول اللہ! وہاں بیٹھے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

جب تمہیں راستہ میں بیٹھنا ہی پڑے تو راستہ کا حق ادا کیا کرو

عرض کی

یا رسول اللہ! راستہ کا حق کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

آنکھیں پست کرنا

تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹانا

السلام علیکم کا جواب و علیکم السلام کی صورت میں دینا

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

-☆-

اس حدیث پاک سے علم ہوتا ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راستوں

میں بیٹھنے کو پسند نہیں فرمایا۔ اگر راستہ میں بیٹھے بغیر گزارہ نہ ہو تو راستہ کا حق ادا کرنا چاہئے۔ حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فرمان مبارک میں حق الطریق درج ذیل چیزوں کو قرار دیا ہے۔

غَضُّ الْبَصْرِ:

راستہ میں ہر قسم کے لوگ گزرتے ہیں مرد اور عورتیں بھی گزرتی ہیں۔ اہل اسلام

کو چاہئے کہ جب خواتین کا گزر ہو اپنی نگاہوں کو پست کریں کیونکہ جس کی نگاہ پست ہوگی کسی ممنوع جگہ اٹھے گی نہیں تو یقیناً اس کا دل بھی پاک و صاف ہوگا دل کا پاک ہونا سعید ہونے کی علامت ہے۔

عفت مآب خواتین کو غلط نگاہوں سے دیکھنا شریعتِ اسلامیہ میں محمود نہیں۔ یہ دین دین رحمت ہے اس دین میں خواتین کی عزت و ناموس کا بڑا خیال رکھا گیا ہے۔ یہ دین صرف برائی کو ختم نہیں کرتا بلکہ ان راستوں کو بھی ختم کر دیتا ہے جہاں سے برائی آیا کرتی ہے تو جب ایک مسلم کو نیچی نگاہ رکھنے کا حکم ہے اور اسے کسی غیر عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے سے منع کر دیا گیا ہے تو یقیناً وہ مسلم فتنج برائیوں سے محفوظ و مامون رہے گا جب برائیوں اور گناہوں کے داغوں سے دامن معرا ہوگا تو اللہ کی رحمت بے پایاں کا سزاوار ہوگا۔

وَكَفَّ الْأَذَى :

تکلیف وہ چیز کو راستہ سے دور کر دینا یہ بھی حق الطریق ہے۔ جو مسلم راستہ سے تکلیف وہ چیز کو دور کر دیتا ہے اور یہ کام اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کرتا ہے تو اسے یقین رکھنا چاہئے کہ اس کے راہِ جنت میں جو جو رکاوٹیں حائل ہیں اللہ تعالیٰ اپنی شانِ کریمی سے انہیں دور کرتا جائے گا اور اس مومن و مسلم کو جنت کا حقدار قرار دیا جائے گا۔

رَدُّ السَّلَامِ :

اگر کوئی راہ چلتا مسافر قریب سے گزرا اور اس نے السلام علیکم کہہ دیا تو راستہ میں بیٹھے ہوؤں پر لازم ہے کہ اس کا جواب و علیکم السلام سے دیں۔ السلام علیکم کا جواب نہ دینا انتہائی بے

مروتی ہے جس مومن کو سلام کا جواب نہ ملے گا اس کے دل میں طرح طرح کے خدشات جنم لیں گے اور وہ مختلف وساوس میں گرفتار ہوگا کبھی اسے خیال آئے گا کہ یہ آدمی تکبر سے بھرا ہوا ہے جس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا یا یہ خیال آئے گا کہ یہ آدمی مجھے حقیر سمجھتا ہے مجھ سے نفرت کرتا ہے اس وجہ سے سلام کا جواب نہیں دیا تو ان پیش آنے والی تمام صورتوں کے تدارک کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی حکم دے دیا کہ جو راستہ میں بیٹھا ہے اسے السلام علیکم کہنے والے کو وعلیکم السلام سے جواب دینا لازمی و ضروری ہے۔

الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ :

حق طریق یہ بھی ہے کہ نیکی کا حکم دیا جائے اور برائی سے روکا جائے۔ جب ایک مسلم کے سامنے کوئی غلط کام ہونے لگے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق اسے روکے اگر ہاتھ سے روک سکتا ہے تو قبھا ورنہ زبان سے تو روک دے اگر زبان سے روکنا بھی مشکل نظر آتا ہو تو دل تو اس کے قابو میں ہے دل ہی کو استعمال کرے بہر حال راستہ میں بیٹھنے والے پر لازم ہے کہ وہ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب بھائیوں کو نیکی سے رغبت و محبت عطا فرمائے اور برائیوں سے نفرت و کراہت دے تاکہ ہمارا دین ایمان قبر کی دہلیز تک سلامت رہے۔



عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ جُلُوسٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ :

إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعْلَيْنَ فَاهْدُوا السَّبِيلَ وَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ.

۲۶۴ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۱۷۱۷)	مسند ابی یعلیٰ الموصلی
		اسنادہ صحیح	قال حسین سلیم اسد:
۱۸۷ صفحہ	جلد ۱۴	رقم الحدیث (۱۸۳۹۵)	مسند الامام احمد
		اسنادہ صحیح	قال حمزہ احمد الزین:
۳۳۳ صفحہ	جلد ۴	رقم الحدیث (۲۷۳۵)	سنن الترمذی
		هذا حدیث حسن غریب	قال الترمذی:
۹۰ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۷۲۶)	صحیح سنن الترمذی
		صحیح	قال الالبانی:
۹۷ صفحہ		رقم الحدیث (۷۱۱)	مسند ابی داود الطیالسی
۱۷۳۷ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۲۶۹۷)	سنن الدارمی
		اسنادہ منقطع ولكن الحدیث صحیح	قال حسین سلیم اسد:
۱۵۶ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۱۷۰)	شرح مشکل الآثار
			قال شعیب الارنؤوط: رجال ثقات

ترجمة الحديث:

حضرت البراء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستہ میں بیٹھی ہوئی ایک قوم کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا
اگر تم نے راستہ میں ضروری بیٹھنا ہے تو
گم کردہ راہ کو راہ بتاؤ
جو تمہیں السلام علیکم کہے اسے وعلیکم السلام کہہ کر جواب دو
اور مظلوم کی مدد و اعانت کرو۔

-☆-

راستہ اور گزرگاہ میں بیٹھنا کوئی عمدہ کام نہیں لیکن اگر بامر مجبوری بیٹھنا پڑ جائے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق تین کام کرنے ضروری ہیں

إِهْدُوا السَّبِيلَ :

کوئی مسافر اپنی منزل کھو چکا ہے اور وہ پریشان ہو کر آتا ہے تو اسے اس کی منزل کی نشان دہی کر دو۔ بھولے ہوئے کو راہ بتانا شیوہ مسلمانانہ ہے۔ اہل اسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے گم کردہ راہ مسافروں کو راستہ بتایا کرتے ہیں اور انہیں صحیح منزل کی نشان دہی کرتے ہیں۔

یہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے جن سے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

یہ ہدایت کے روشن ستارے صرف ظاہری راستہ ہی نہ بتاتے تھے بلکہ اگر کوئی بھولا ہوا

آجائے تو اسے راہِ جنت بھی بتاتے تھے ان کے فیضِ صحبت سے فیض یاب ہونے والا حقیقی کامیابی سے ہمکنار ہوا کرتا ہے اور ابدی سعادتوں کو اپنے دامن میں سمیٹتا ہے۔

رُدُّوْا السَّلَامَ :

راستہ میں بیٹھے ہوئے افراد کو اگر کوئی گزرنے والا السلام علیکم کہہ دے تو ان پر لازم ہے کہ اسے وعلیکم السلام کہہ کر جواب دیں۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ راستہ سے ہر کوئی گزرتا ہے۔ گزرگاہ سے گزرنے والے امیر بھی ہوتے ہیں اور غریب بھی، شناسا بھی ہوتے ہیں اور نا آشنا بھی تو ان میں سے جو بھی السلام علیکم کہے اس کا جواب وعلیکم السلام سے دینا ضروری ہے جب بلا تفریق ہر مسلم کے سلام کا جواب دیا جائے گا تو اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ انسان کے اندر کبر کا مادہ ختم ہوتا جائے گا۔ وصفِ عاجزی نمایاں ہونا شروع ہوگا پھر اللہ کے کرم سے وہ ایک مومن متواضع ہوگا وہ مومن جو پیکرِ تواضع ہو وہ اللہ الکریم کی رحمت جیت لیا کرتا ہے۔

أَعِينُوا الْمَظْلُومَ :

راستہ میں بیٹھے ہوئے احباب کے سامنے اگر کسی پر ظلم ہو جائے اور وہ لا پرواہ ہو کر بیٹھے رہیں تو ہو سکتا ہے جب مظلوم کی آہ اثر کرے تو اس کی لپیٹ میں وہ بھی آجائیں۔ اس لیے راستہ میں بیٹھے ہوئے احباب پر لازم ہے کہ اپنے سامنے ظلم نہ ہونے دیں اگر کوئی مظلوم آجائے تو اس کی اعانت و دستگیری کریں۔ مظلوم کی مدد کرنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے لبریز ہوا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیاں اس کے شامل حال ہوا کرتی ہیں۔



سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو پہلے السلام علیکم کہے

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

يُسَلِّمُ الرَّكَّابُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْمَاشِيَانِ أَيُّهُمَا

يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَهُوَ أَفْضَلُ.

۳۷۷ صفحہ	رقم الحدیث (۹۸۳)	الادب المفرد
۳۷۸ صفحہ	رقم الحدیث (۹۸۳)	صحیح الادب المفرد
	صحیح الاسناد موقوفہ فاضل مرثویہ	قال الالبانی:
۱۳۹ صفحہ	رقم الحدیث (۱۱۳۶)	سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ
۷۴ صفحہ	رقم الحدیث (۱۲۷۶۱)	مجمع الزوائد
	رواہ البزار و رجالہ رجال الصحیح	قال البیہقی:
۲۵۱ صفحہ	رقم الحدیث (۲۹۸)	صحیح ابن حبان
	رجالہ ثقات رجال مسلم	قال شعیب الارنؤوط:
۳۰۹ صفحہ	رقم الحدیث (۱۲۲۲۶)	تحفۃ الاشراف
۳۱۸ صفحہ	رقم الحدیث (۱۲۲۵۱)	تحفۃ الاشراف

ترجمة الحديث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے

سوار پیدل چلنے والے کو السلام علیکم کہے پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے تو السلام علیکم کہے اور دو پیدل چلنے والوں میں جو السلام علیکم کہنے میں پہل کرے گا وہ افضل و برتر ہوگا۔

-☆-

سوار کے دل میں برتری کا خیال آ جاتا ہے اور پیدل چلنے والے افراد سے اپنے آپ کو برتر سمجھتا ہے حالانکہ اس میں برتری کی کوئی وجہ نہیں یہ دولت کی تقسیم الہی تقسیم ہے اللہ جسے چاہتا ہے اسے مال و دولت سے نوازتا ہے یہ تقسیم بلا اختیار ہے وہ دنیوی مال اپنوں کو بھی دیتا ہے اور بیگانوں کو بھی دیتا ہے نیک کو بھی دیتا ہے اور بد کو بھی دے دیتا ہے فقط مال کی بنا پر اترانا یا برتری کا ایک گونہ خیال اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے اسلام تو بانگ دھل اعلان کرتا ہے:

لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ كُلُّكُمْ مِنْ آدَمَ وَ آدَمَ مِنْ تَرَابٍ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ اتَّقَاكُمْ.

ترجمہ:

کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں کسی سرخ رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر کوئی برتری نہیں تم تمام آدم کی اولاد ہو اور حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق خاک سے ہوئی ہاں تم میں سے اللہ کے ہاں معزز و محترم وہ ہے جو تم میں زیادہ تقویٰ سے آراستہ ہے۔

-☆-

اسلام کی طرف سے بانی اسلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ایک سوار کو یہ

ہدایات کہ وہ پیدل چلنے والے کو السلام علیکم کہنے میں پہل کرے اس لئے کہ اس کے اندر تکبر کا مادہ تک پیدا نہ ہو اور وہ سراپا عجز بن کر اخوت کی لڑی میں پیوستہ ہو کر تقویٰ کی دولت سے آراستہ رہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صغیر (چھوٹا) کبیر (بڑے) کو سلام کرے، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے افراد زیادہ افراد کو سلام کریں۔

-☆-

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۳۱)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۶۱
مصنوع السنہ	رقم الحدیث (۳۵۸۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۶۸
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۲۶۳۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۱۶
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۷۹۴)	جلد ۱۰	صفحہ ۴۱۱
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۲۲۵)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۵
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۴۶۷۹)	جلد ۱۰	صفحہ ۳۹۴

قال عبد الصمد شرف الدین: صحیح



أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : يُسَلِّمُ الرَّاِكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَاعِدُ عَلَى الْكَثِيرِ .

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۶۲۳۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۹۶۱
سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۹۹)	جلد ۴	صفحہ ۳۹۰
صحیح سنن ابی داؤد	رقم الحدیث (۵۱۹۹)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۶
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۲۱۶۰)	جلد ۴	صفحہ ۳۶۹
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ	رقم الحدیث (۱۱۳۵)	جلد ۳	صفحہ ۱۳۹
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۲۲۲۶)	جلد ۹	صفحہ ۳۰۹
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۵۷۲)	جلد ۹	صفحہ ۵۲۰
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۷۰۳)	جلد ۳	صفحہ ۸۱
قال الالبانی:	صحیح		
سنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۸۷۲۰)	جلد ۹	صفحہ ۳۳۱
قال الالبانی:	رواہ البخاری فی الصحیح		



ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔
پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور
تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں۔

-☆-

سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بچوں کو سلام کہنا

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبِيَّانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَقَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں
السلام علیکم کہا اور ارشاد فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے کیا کرتے تھے۔

بچوں کو السلام علیکم کہنا تو واضح و انکساری کی اعلیٰ مثال ہے جس دین کے لانے والے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس درجہ شفیق و رحیم ہوں کہ بچوں کو بھی اپنی عنایات سے محروم نہ رکھیں تو
ایسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر ہر ادا پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے بلکہ اگر بس میں ہو تو ان کی
ایک ایک خوببارک پرکائناات قربان کر دی جائے۔

ریاض الصالحین رقم الحدیث (۶۰۴)

وقال النووی: متفق علیہ

جلد ۴ صفحہ ۱۹۶۶

رقم الحدیث (۶۲۴۷)

صحیح البخاری

جلد ۴ صفحہ ۳۷۴

رقم الحدیث (۲۱۶۸)

صحیح مسلم



ان بچوں کے نصیبوں کو بھی سلام کرنے کو جی چاہتا ہے جنہیں اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم السلام علیکم کا رحمت بھرا جملہ ارشاد فرماتے ہوئے ہمارا ایمان اور وجدان کہتا ہے کہ جن جن بچوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے السلام علیکم فرمایا وہ زندگی کی ہر منزل سے بامن و سلامتی گزرے ہوئے بلکہ عالم آخرت کی تمام منزلیں سلامتی سے آراستہ ان کی منتظر ہیں۔

آج ہمیں بھی چاہئے کہ بچوں کو السلام علیکم کہیں۔ ملازمین کو السلام علیکم کہنے میں پہل کریں اور وہ افراد جنہیں دنیا حقارت سے دیکھتی ہے انہیں السلام علیکم کہیں اس سے تواضع و انکساری جیسا وصف جمیل پیدا ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کا اجر و ثواب بھی ملے گا۔

السلام علیکم کی اشاعت میں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا طرز عمل

عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَيَعْدُو مَعَهُ إِلَى السُّوقِ قَالَ : فَإِذَا غَدَوْنَا إِلَى السُّوقِ لَمْ يَمْرَ عَبْدُ اللَّهِ عَلَى سَقَاطٍ وَلَا صَاحِبِ بَيْعَةٍ وَلَا مِسْكِينٍ وَلَا أَحَدٍ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ فَجِئْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَبَعَنِي إِلَى السُّوقِ فَقُلْتُ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالسُّوقِ؟ وَأَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلْعِ وَلَا تَسُومُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِي مَجَالِسِ السُّوقِ وَأَقُولُ اجْلِسْ بِنَا نَتَحَدَّثُ فَقَالَ يَا أَبَا بَطْنٍ! وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَابِطِينَ إِنَّمَا نَعْدُو مِنْ أَجْلِ السَّلَامِ فَنَسَلِمُ عَلَى مَنْ لَقِينَا.

ترجمة الحديث:

حضرت طفیل بن ابی بن کعب کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا کرتے تھے بس ان کے ہمراہ بازار جایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

ریاض السالین للذہبی / رقم الحدیث (۸۵۰)

قال النووي: رواه مالك في الموطأ باسناد صحيح

الموطأ امام مالك رقم الحدیث (۶) جلد ۲ صفحہ ۷۳۳

کا گزر کسی کباڑیے کے پاس ہوتا کسی تاجر کسی مسکین کے پاس سے ہوتا یا کسی کے پاس سے بھی ہوتا تو وہ سب کو السلام علیکم کہتے تھے۔ حضرت طفیل کا بیان ہے کہ میں ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے اپنے ہمراہ بازار جانے کو کہا تو میں نے عرض کی آپ کے بازار جانے کا کیا فائدہ ہے؟ آپ کسی تاجر کے پاس نہیں ٹھہرتے نہ کسی سامان کے متعلق دریافت کرتے ہیں اور نہ اس کا بھاؤ کرتے ہیں اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں اس لیے میں تو یہی کہتا ہوں یہاں ہی تشریف رکھیں ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر نے جواباً (خوش طبعی کرتے ہوئے) فرمایا

اے پیٹ والے! (حضرت طفیل کا پیٹ بڑا تھا) ہم تو صرف السلام علیکم کی اشاعت کیلئے بازار جاتے ہیں سو اس لیے ہمیں جو بھی ملتا ہے ہم اسے السلام علیکم کہتے ہیں۔

-☆-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جلیل القدر صحابی ہیں اور امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت مبارکہ سے اور آپ کی خصوصی نظر کرم سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا باطن کس درجہ پاک اور محبت سے لبریز ہو چکا تھا۔ وہ منڈی اور بازار کا رخ کرتے ہیں کس لیے؟ سودا سلف خریدنے کیلئے کوئی چیز فروخت کرنے کیلئے نہیں کسی چیز کا بھاؤ معلوم کرنے کیلئے نہیں بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ارشاد مبارک پر عمل کرنے کیلئے کہ اَفْشُوا السَّلَامَ اے میرے امتیو! اسلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔

یہی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما اسی ارشاد گرامی پر عمل کرتے ہیں تو حق ادا کرنے کی



کوشش کرتے ہیں۔ بازار جہاں اکثر انسان اللہ تعالیٰ کو بھول جاتے ہیں، دنیا و متاع دنیا میں غرق ہو جاتے ہیں یہ جلیل القدر صحابی رضی اللہ عنہ وہاں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کی اشاعت کرتے ہیں اور دنیا میں نگوں لوگوں کو ان کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد کرواتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس امت کے کس درجہ خیر خواہ ہیں وہ ہر آدمی کو سلامتی کی دعائیں دیتے ہیں۔ اس میں تفریق نہیں کہ یہ امیر ہے یا غریب بڑا تاجر ہے یا چھابڑی فروش وہ بلا تفریق ہر ایک کو سلامتی کی دعا دیتے ہیں۔ جس کا مطلب واضح ہے کہ تم سلامت رہو اور حقیقی سلامتی اسے ہی نصیب ہے جس کا ایمان سلامت ہے اور جس کی نسبت غلامی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلامت ہے۔

یہ کتنے منکسر المزاج اور متواضع بھی ہیں کہ مساکین و غربا کو سلام کرتے ہیں ان غرباء کو سلام کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان کے اندر تکبر کا مادہ پیدا نہیں ہوتا بلکہ انکساری اور تواضع کی دولت سے مالا مال رہتا ہے اور جو خوش نصیب تکبر سے کوسوں دور اور تواضع و انکساری کا دلدادہ ہے اسے یقین رکھنا چاہیے کہ اس کا خالق و مالک اس سے راضی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر کلمہ گو کو اپنی رضا کی سعادت سے لبریز فرمائے۔



السلام علیکم کہنا محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَسَلَّمَ

لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُوْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوْ لَا أَدُلُّكُمْ عَلَى
شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمْوَهُ تَحَابَبْتُمْ ”أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۳)	جلد ۱	صفحہ ۱۰۶
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۵۱۹۳)	جلد ۲	صفحہ ۷۷۱
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابی داود	رقم الحدیث (۵۱۹۳)	جلد ۳	صفحہ ۲۷۲
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۶۳
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۶۸)	جلد ۱	صفحہ ۹۱
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۵۷)	جلد ۱	صفحہ ۳۰
قال الالبانی:	صحیح		



ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لے آؤ اور اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہیں جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ

۲۳۷ صفحہ	جلد ۳	رقم الحدیث (۷۷۷) صحیح	ارواء الغلیل قال الالبانی:
۵۲ صفحہ	جلد ۵	رقم الحدیث (۲۶۸۸) هذا حدیث حسن صحیح	سنن الترمذی قال الترمذی:
۴۷۱ صفحہ	جلد ۱	رقم الحدیث (۲۳۶) اسنادہ قوی	صحیح ابن حبان قال الارنؤوط:
۲۵۸ صفحہ	جلد ۱۲	رقم الحدیث (۳۳۰۰) هذا حدیث صحیح	شرح السنۃ للبلغوی قال المحقق:
۳۶۹ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۲۳۶۹)	تحفة الاشراف
۳۷۸ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۱۲۵۱۳)	تحفة الاشراف
۶۵۷ صفحہ	جلد ۱۷	رقم الحدیث (۱۳۲۸۵)	المسند الجامع
۳۴۰ صفحہ		رقم الحدیث (۹۸۰)	الادب المفرد
۳۷۷ صفحہ		رقم الحدیث (۹۸۰) صحیح	صحیح الادب المفرد قال الالبانی:
۹۹ صفحہ	جلد ۹	رقم الحدیث (۹۰۶۱) اسنادہ صحیح	مسند الامام احمد قال ترمذی الزین

بتادوں کہ جب تم اسے کرو تو تم میں باہمی محبت پروان چڑھے؟
آپس میں السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔

-☆-

سنن ابن ماجہ میں یہی حدیث پاک قسم سے شروع ہوئی ہے۔

الفاظ مبارکہ ملاحظہ ہوں:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تَوْمِنُوا حَتَّى
تَحَابُّوا أَوْ لَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ "أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ".
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات یکتا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم جنت میں داخل نہیں
ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک تم کامل الایمان نہیں ہو سکتے جب تک تم آپس
میں محبت نہ کرو۔

کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟
آپس میں السلام علیکم کا خوب تبادلہ کرو۔

-☆-

بسا اوقات معمولی سی چیز کا نتیجہ بہت بڑا نکلتا ہے زبان سے نکلا ہوا کوئی کلمہ ظاہراً
معمولی ہوتا ہے لیکن اپنے اثرات کے اعتبار سے بہت دور تک چلا جاتا ہے اسی طرح السلام علیکم
کے بارے میں غور کیجئے اس کے اثرات و ثمرات کہاں تک جاتے ہیں۔

السلام علیکم کہنے سے باہمی محبت میں اضافہ ہوتا ہے ایک دوسرے سے محبت کا ایسا بیج



دل میں پیوست ہو جاتا ہے کہ وہ آہستہ آہستہ تناور درخت کا روپ دھار لیتا ہے اور یہی محبت کمال ایمان کی نشانی ہے۔ اہل اسلام سے جس قدر انس ہوگا اس قدر ایمان میں قوت و توانائی ہوگی اور یہی ایمان دخول جنت کا ذریعہ ہے اور جنت اللہ تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت درحقیقت اللہ تعالیٰ سے محبت ہے اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے والا کبھی خائب و خاسر نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار رہتا ہے۔ یہی وہ اسلام کی روح ہے جس سے اکثر احباب غافل ہیں۔

السلام علیکم کہنے سے گناہوں کی مغفرت

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ إِنَّ مِنْ مُوجِبَاتِ الْمَغْفِرَةِ: بَدَلَ السَّلَامِ وَحُسْنَ الْكَلَامِ.

ترجمة الحديث:

صحابی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے السلام علیکم کہنا اور اچھا کلام کرنا ہے۔

-☆-

قیامت کی ہولناکیوں کے تصور سے ہی رونگٹے کھرے ہو جاتے ہیں۔ قیامت کے خیال سے ہی بڑے بڑوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔ اس دن کامیاب وہ ہوگا جسے جنت نصیب ہوگی۔

لترغیب والترہیب

روایۃ جیدہ للطبرانی

قال المنذری

رقم الحدیث (۵۰۴)

صحیح ابن حبان

جلد ۲ صفحہ ۲۵۸

اسنادہ جید

قال الارنؤوط:

یہی وہ جگہ ہے جسکے حصول کیلئے بڑی بڑی قربانی بھی دی جاتی ہے۔ تلواروں کے چھاؤں میں اور مصلیٰ پر طویل ساعتیں گزار دی جاتی ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس و اطہر پر قربان جائیں کہ جن کی شفقتوں اور محبتوں نے اس منزل کو بھی آسان بنا دیا۔

اس حدیث پاک میں دو ایسے عمل ارشاد فرمائے جنکے کرنے سے انسان پر اللہ تعالیٰ مغفرت کو واجب کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کیلئے مغفرت کو واجب کرے وہ بلا شک و شبہ جنتی ہے۔

بَدَلُ السَّلَامِ :

ہر مسلم بھائی کو السلام علیکم کہنا۔ ہر کلمہ گو بھائی کو سلام کہنا، سلام کہنے والے کے باطن کے پاک ہونے کی نشانی ہے وہ اپنے دل میں کسی کے خلاف نفرت کے جذبات نہیں رکھتا بلکہ اس کا دل اہل ایمان کی محبت سے لبریز ہوتا ہے وہ کہیں بھی بیٹھا ہو یا کسی سے بھی ہم کلام ہو محبت و پیار کے سوتے اس کی زبان سے پھوٹتے ہیں۔ اصل بات یہی ہے کہ اہل ایمان سے محبت رکھنے والا جنت کا سزاوار ہے اور درجہ جنت اسی کیلئے کشادہ ہے۔

حُسْنُ الْكَلَامِ :

اچھی بات کہنا ایک مسلم کا شیوہ ہے۔ اس کی زبانِ قلب و قالب سے ہمیشہ اچھی باتیں نکلتی ہیں وہ کسی کی دل آزاری نہیں کرتا اتہام بازی سے ہمیشہ بری رہتا ہے۔ غیبت و چغلی اسے کسی طور پر پسند نہیں بلکہ اس کی زبان اس درجہ پاک ہے کہ اس سے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے کلمات نکلتے ہیں اور حضور سید العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کی کثرت کرتا ہے۔



اور جو خوش قسمت ہر لمحہ اور ہر گھڑی اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد کرتا رہے اسکے جنتی ہونے میں کسے شک ہو سکتا ہے۔



السلام علیکم کی اشاعت دخول جنت کا ذریعہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

أَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطِعُوا الطَّعَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَانَ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمان کی عبادت کرو

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۳۸۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۳۲
قال شعيب الارنؤوط:	حدیث صحیح رجالہ ثقات، الا ان عطار بن السائب اختلف باخرة الخ		
الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۱)		صفحہ ۳۳۰
صحیح الادب المفرد	رقم الحدیث (۹۸۱)		صفحہ ۳۷۷
قال الالبانی:	صحیح		
سلسلة الاحادیث الصحیحة	رقم الحدیث (۵۷۱)	جلد ۲	صفحہ ۱۱۵
قال الالبانی:	صحیح		
اروہ الغابیل	رقم الحدیث (۷۷۷)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۹

السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو

اور کھانا کھلاؤ

جنتوں میں داخل ہو جاؤ گے۔

-☆-

اس حدیث پاک میں تین چیزوں کا ذکر ہے اور یہ تینوں اہم ہیں

أَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ:

عبادت الہی سے کسی کو مفر نہیں۔ عبادت الہی ہی انسانیت کا زیور ہے جو فرزند آدم اخلاص و للہیت سے اللہ کی عبادت میں لگن رہتا ہے اس کا چہرہ قابل دید ہوا کرتا ہے۔ اللہ کی رضا کے انوار اس کے بشرے سے ظاہر ہوتے ہیں۔

أَفْشُوا السَّلَامَ:

السلام علیکم کی اشاعت کرنے والا پاک دل ہوا کرتا ہے اس کے باطن میں کسی کے خلاف نفرت کے جذبات نہیں ہوتے وہ حسد و کینہ جیسی بیماریوں سے پاک ہوتا ہے اور تکبر سے کوسوں دور رہتا ہے اور اگر السلام علیکم کی اشاعت سے انسان میں عاجزی کا وصف آ جائے تو یہ بہت بڑی دولت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو عجز و انکساری کی نعمت عطا فرمائے۔

أَطْعِمُوا الطَّعَامَ:

کھانا کھلانے والا اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیوں سے معمور رہتا ہے۔ اس کے دروازے پر بھیڑ رہتی ہے مساکین اپنا پیٹ بھر کر اسے دعائیں دیتے ہیں مہمان اس سے خوش و خرم واپس

پلٹتے ہیں غرباء و مساکین، اعزہ و اقرباء کی دعائیں سریع الاجابہ ہوتی ہیں اور اس انسان کو مزید برکتوں سے معمور کر دیتی ہیں۔

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ.

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو

کھانا کھلاؤ

تم بھائی بھائی بن جاؤ جیسے اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

-☆-

جلد ۱۷ صفحہ ۳۳۰

جلد ۶ صفحہ ۱۶

الفتح الربانی بترتیب مسند الامام احمد

قال الساعاتی تخریج (م و مذجہ)

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۶۳۵۰)

قال احمد محمد شاكر: اسنادہ صحیح



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ!
 أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ إِذَا عَمِلْتُهُ - أَوْ عَمِلْتُ بِهِ - دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ أَفْشِ السَّلَامَ
 وَمَاطِعِ الطَّعَامِ وَصَلِ الْأَرْحَامَ وَقُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ" تَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.
ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کی

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۸)	
تعلیق صحیح ابن حبان	جلد ۲	صفحہ ۲۶۱
قال المحقق:	اسنادہ صحیح رجالہ رجال الشیخین غیر ابی میمونہ وھوثقہ	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۷۹۱۹)	جلد ۸ صفحہ ۵۳
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۸۲۷۸)	جلد ۸ صفحہ ۲۶۹
قال احمد محمد شاکر:	اسنادہ صحیح	
المستدرک الحاکم	رقم الحدیث (۷۲۵۶)	جلد ۵ صفحہ ۱۷۹
قال الحاکم:	ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجا	
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۷۸۶۵)	جلد ۵ صفحہ ۷
قال البیہقی:	رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح	

یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے کہ جب میں اس پر عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔ اللہ کے بندوں کو کھانا کھلا وصلہ رحمی کرو رات کو قیام کرو یعنی صلاۃ تہجد ادا کرو اس حال میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

-☆-

عَنْ أَبِي يُوسُفَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.

ترجمة الحديث:

حضرت ابو یوسف عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے

اے لوگو! السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو۔ اللہ کے بندوں کو کھانا کھلاؤ رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو صلاۃ التہجد ادا کرو، تو اللہ کی جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

سنن الترمذی رقم الحدیث (۲۴۸۵)

قال الترمذی: صحیح

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۳۹۸۷)

قال المنذری رواہ الترمذی وقال حدیث

تعلیق الترغیب والترہیب

قال المحقق سن

السلام علیکم کی اشاعت سے جنت میں داخلہ سلامتی کے ساتھ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
يَعْنِي الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَكُنْتُ فِيْمَنْ انْجَفَلَ ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ
عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ أَفْشُوا السَّلَامَ
وَاطْعَمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ " تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ .

جامع الاصول	رقم الحدیث (۷۲۹۵)	جلد ۷	صفحہ ۲۸۶
سنن الترمذی	رقم الحدیث (۲۴۸۵)	جلد ۴	صفحہ ۲۵۲
قال الترمذی:	هذا حدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۱)	رقم الحدیث (۱۳۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۱۳۴
قال محمود محمد محمود:	الحدیث صحیح		
سنن ابن ماجہ (۲)	رقم الحدیث (۱۳۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۴۶۸
قال بشار عواد معروف:	اسنادہ صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۱۰۵)	جلد ۱	صفحہ ۳۹۷
قال الالبانی:	صحیح		
ارواء الغلیل	رقم الحدیث (۷۷۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۳۹
قال الالبانی:	حدیث حسن صحیح		



ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جلدی سے
 حضور کی طرف بھاگے ان بھاگ کر جانے والوں میں میں بھی تھا۔
 جب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کے سامنے ظاہر ہوا تو میں نے جانا
 کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور کسی کذاب کا چہرہ نہیں۔
 سب سے پہلا ارشاد مبارک میں نے سنا حضور ارشاد فرما رہے تھے
 السلام علیکم کی خوب اشاعت کرو

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ / رقم الحدیث (۵۶۹)	جلد ۲	صفحہ ۱۰۹
شرح السنن للبخاری	جلد ۴	صفحہ ۴۰
رقم الحدیث (۹۲۶)	جلد ۴	صفحہ ۳۵۴
تحفۃ الاشراف	جلد ۴	صفحہ ۳۳۳
رقم الحدیث (۵۸۹۱)	جلد ۸	صفحہ ۱۲۰
مسند الامام احمد	جلد ۱۷	صفحہ ۱۲۰
قال حمزہ احمد الزین: اسنادہ صحیح		
رقم الحدیث (۱۳۶۰)	جلد ۱	صفحہ ۴۰۵
سنن الدارمی	جلد ۱	صفحہ ۴۰۵
رقم الحدیث (۷۲۵۶)	جلد ۵	صفحہ ۱۷۹
المستدرک الحاکم	جلد ۵	صفحہ ۱۷۹
قال الحاکم: ہذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ		
رقم الحدیث (۵۰۸)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۱
صحیح ابن مبان	جلد ۲	صفحہ ۲۶۱
قال ابن مبان: اسنادہ صحیح		



کھانا کھلاؤ

صلہ رحمی کرو

اس وقت بھی صلاۃ ادا کیا کرو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔

تو جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

-☆-

السلام علیکم کی اشاعت سے جنت کے بلوریں محلات

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرَى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا
اللَّهُ لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَفْشَى السَّلَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۵۰۹)	جلد ۲	صفحہ ۲۶۲
قال المحقق:	اسنادہ قوی وابن معائن - واسمہ عبداللہ - ذکرہ المؤلف فی الثقات ۳۶/۵		
تعلیق ابن حبان		جلد ۲	صفحہ ۲۶۲
			ووثقہ العجلی صفحہ ۲۸۰ وروی عنہ غیر واحد باقی رجالہ ثقات
المصنف عبدالرزاق	رقم الحدیث (۲۰۸۸۳)	جلد ۱۱	صفحہ ۴۱۸
المعجم الکبیر للطبرانی	رقم الحدیث (۳۳۶۶)	جلد ۳	صفحہ ۳۰۱
السنن الکبری للبیہقی	رقم الحدیث (۸۳۷۹)	جلد ۴	صفحہ ۴۹۵
شرح السنن للبیہقی	رقم الحدیث (۹۲۷)	جلد ۴	صفحہ ۴۱
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۶۶۱۵)	جلد ۶	صفحہ ۱۸۰
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۳۵۳۳)	جلد ۲	صفحہ ۵۲۵
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۲۷۸)	جلد ۱	صفحہ ۲۶۳
قال الحاکم	حدیث صحیح علی شرطہ الشیخین		

ترجمة الحديث:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں کچھ بالا خانے ایسے بھی ہیں کہ ان کا ظاہر اس کے باطن سے دیکھا جاسکتا ہے اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے دیکھا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں تیار کیا ہے ان خوش نصیب افراد کیلئے جو اس کے بندوں کو کھانا کھلائیں السلام علیکم کی خوب اشاعت کریں اور رات کو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو صلاۃ تہجد ادا کریں۔

-☆-

جنت کتنی حسین ہے اسکے محلات اس کے باغات، باغات کے نیچے جاری شیریں نہریں کتنے عمدہ ہیں لیکن ان میں سے کچھ ایسی اشیاء بھی ہونگی جن کا حسن و جمال اس رنگ و نور میں دھلی ہوئی جنت میں بھی نمایاں ہوگا۔ ایسے محلات جو شفاف موتی سے بنے ہونگے اندر بیٹھ کر باہر کا نظارہ ہوگا اور اندر کا حسن، باطن کی دلفریبی چھن چھن کر باہر آرہی ہوگی۔ یہ بلوریں محل ان افراد کیلئے ہوگا جو اللہ کی مخلوق کو کھانا کھلاتے ہیں۔ السلام علیکم کی خوب اشاعت کرتے ہیں اور تہجد کے عادی ہیں۔



عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ يُؤَجِبُ لِي الْجَنَّةَ ؟

قَالَ طِيبُ الْكَلَامِ وَبَدَلُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ .

ترجمة الحديث:

حضرت ابو شریح نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے ایسی چیز کی خبر دیجئے جو میرے لیے جنت کو واجب کر دے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمدہ کلام کرنا، السلام بدلنا اور کھانا کھلانا۔

الترغیب والترہیب رقم الحدیث (۳۹۸۵)

وقال المنذرى رواه الطبرانی وابن حبان فى صحيحه والحاكم وصححه ۳/۴۱۴

جلد ۳ صفحہ ۴۱۴

تعلیق الترغیب والترہیب

قال المحقق: حسن

الترغیب والترہیب

روایت جیدہ للطبرانی

قال المنذرى

جلد ۲ صفحہ ۲۵۸

رقم الحدیث (۵۰۴)

صحیح ابن حبان

اسنادہ جید

قال الرزوى



اہل قبور کو السلام علیکم کہنا

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ.

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۷۶۳)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۲
وقال الخطيب التبريزي / رواه مسلم			
مشد الامام احمد	رقم الحدیث (۲۴۸۸۱)	جلد ۱۶	صفحہ ۲۸۹
قال حمزه احمد الزين : اسنادہ صحیح			
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۹۷۵)	جلد ۲	صفحہ ۳۶۵
سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۵۴۷)	جلد ۲	صفحہ ۲۵۳
قال محمود محمد محمود :	الحدیث صحیح		
صحیح سنن ابن ماجہ	رقم الحدیث (۱۲۶۷)	جلد ۲	صفحہ ۳۰
قال الالبانی :	صحیح		
ارواء الغلیل		جلد ۳	صفحہ ۲۳۵
السنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۷۲۱۲)	جلد ۴	صفحہ ۱۳۲
تحفۃ الاشراف	رقم الحدیث (۱۹۳۰)	جلد ۲	صفحہ ۷۱
سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۳۶)	جلد ۴	صفحہ ۹۶
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۲۰۳۹)	جلد ۲	صفحہ ۷۰
قال الالبانی :	صحیح		

ترجمة الحديث:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو کہا کریں

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ
بِكُمْ لَلْحَقُّونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ.

السلام علیکم اے مومن و مسلم اہل الدیار! انشاء اللہ ہم آپ سے ملنے والے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

-☆-

جو اہل اسلام اس دنیا کو چھوڑ کر چلے گئے اور منوں مٹی کے نیچے دفن ہو گئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑا بلکہ زندہ رہنے والے اہل اسلام کو قبرستان جانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ قبرستان جانے کا یہ حکم سرسری نہ تھا بلکہ تاکید حکم تھا۔

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ إِلَّا فَرُورُوهَا.

میں نے تمہیں زیارۃ قبور سے روکا تھا (سابقہ حکم منسوخ ہو گیا ہے) خبردار! اب قبور کی زیارۃ کیا کرو۔

قبرستان ویسے ہی نہیں جانا بلکہ قبور پر جا کر ”السلام علیکم“ کہنا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبور پر جا کر السلام علیکم کہنے کا حکم دیا ان الفاظ سے زیادہ جس سے اسکی اہمیت اجاگر ہو جاتی ہے وہ حضرت بریدہ کے الفاظ ہیں:

كَانَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَلْآحِقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ.
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تعلیم دیا کرتے تھے کہ جب قبور کی طرف جاؤ تو السلام علیکم کہا کرو۔ کان کے بعد فعل مضارع استمرار پر دلالت کرتا ہے یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ تعلیم دیا کرتے تھے۔

دوسری اہم بات

السلام علیکم سے کہا جاتا ہے جو جواب دے سکے اور جو جواب نہ دے سکے اسے السلام علیکم کہنے کا کیا فائدہ تو اس حدیث پاک سے یہ بات بھی عیاں ہوئی کہ جب اہل ایمان قبور پر جا کر السلام علیکم کہتے ہیں تو اہل قبور باذن اللہ وبتوفیقہ اس سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔ اگر کوئی صاحب دل ہو تو وہ السلام علیکم کے جواب کو سن بھی لیا کرتا ہے۔

سنئے!

الشَّيْخُ الْجَلِيلُ أَبُو الْحَسَنِ التَّمَّارُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْتِي إِلَى هَذَا الْمَكَانِ (الْمَشْهَدِ الْحُسَيْنِيِّ) لِلزِّيَارَةِ، ثُمَّ إِذَا دَخَلَ إِلَى الضَّرِيحِ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَيَسْمَعُ الْجَوَابَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا أَبَا الْحَسَنِ فَجَاءَ يَوْمًا مِنَ الْيَوْمِ، فَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْمَعْ الْجَوَابَ بَرْدَ السَّلَامِ، فَزَارَ، وَرَجَعَ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ الْجَوَابَ بَرْدَ السَّلَامِ، فَقَالَ: يَا سَيِّدِي جِئْتُ بِالْأَمْسِ وَسَلَّمْتُ فَمَا سَمِعْتُ جَوَابًا فَقَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ لَكَ الْمَعْدِرَةُ، كُنْتُ أَتَحَدَّثُ مَعَ جَدِّي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ أَسْمَعْ سَلَامَكَ!

شیخ جلیل ابوالحسن التمار رضی اللہ عنہ مشہد حسینی میں زیارت کیلئے حاضری دیا کرتے تھے
جب آپ تربت مبارکہ پر جاتے تو کہتے
السلام علیکم

وہ مزار پر انوار سے جواب سنتے
وعلیک السلام یا ابالحسن!

ایک دن وہ حاضری کیلئے آئے انہوں نے السلام علیکم کہا
تو سلام کا جواب نہ سنا۔ زیارت کی اور واپس چلے گئے۔ پھر دوسرے دن آئے اور
السلام علیکم کہا تو اندر سے سلام کا جواب سن لیا۔ انہوں نے عرض کی:
یا سیدی! کل میں حاضر ہوا تھا السلام علیکم کہا تھا اس کا جواب نہیں سنا
تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے مزار پر انوار سے جواب دیا
اے ابوالحسن! معذرت! کل میں اپنے نانا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باتیں کر رہا
تھا میں نے تیرا سلام سنا ہی نہیں۔

یہ وہ جلیل القدر ہستیاں ہیں جو اپنے اپنے مزارات میں زندہ و جاوید ہیں وہ سلام کا
جواب دیتے ہیں اور اہل ایمان ان کے جواب کو کانوں سے سنا کرتے ہیں۔ پھر ان ہستیوں کی
بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری ہوا کرتی ہے اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے گفتگو کا کیف لیا کرتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ اقدس کے فیضان سے
اپنے اپنے مزارات کو مزید پر انوار بناتے ہیں۔

آئیے مسئلہ کی مزید وضاحت کیلئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ : كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِي الَّذِي فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي وَأَضِعُ ثَوْبِي وَأَقُولُ : إِنَّمَا هُوَ زَوْجِي وَأَبِي ، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَعَهُمْ ، فَوَاللَّهِ! مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُودَةٌ عَلَى ثِيَابِي حَيَاءً مِنْ عُمَرَ .

ترجمة الحديث:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

میں اپنے اس گھر میں داخل ہوا کرتی جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں (یعنی روضہ اقدس) اس حال میں کہ میں پردہ نہ کیا کرتی اور میں کہتی یہ میرے سرتاج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور یہ میرے ابا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھ دفن کر دیا گیا تو اللہ ذوالجلال کی قسم! میں جب بھی اس حجرے میں داخل ہوئی تو پردہ کر کے داخل ہوئی حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے۔

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۱۷۷۱)	جلد ۱	صفحہ ۵۵۴
قال الالبانی:	رجالہ رجال الصحیح كما قال البیہقی		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۲۵۵۳۶)	جلد ۱۸	صفحہ ۲۴
قال حمزہ احمد الزین:	اسنادہ صحیح		
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۴۴۵۸)	جلد ۳	صفحہ ۶۰۹
قال الحاکم:	حدیث صحیح		
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۲۷۰۳)	جلد ۸	صفحہ ۵۷
قال البیہقی:	رواہ احمد ورجالہ رجال الصحیح		

یہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا طرز عمل ہے آپ نے پوری امت کو راہ ہدایت بتایا کہ جو قبور میں چلے جاتے ہیں وہ عدم محض نہیں ہو جاتے بلکہ جیسے ان کا رتبہ و مقام ہے ویسے ہی وہ زندہ و جاوید ہیں۔

جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو میں صرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مدفون رہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بے روک ٹوک اس حجرہ مبارکہ میں داخل ہو جاتیں اور فرماتیں ایک اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور دوسرے میرے ابا جان ہیں دونوں سے پردہ کیسا؟ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ساتھ دفن ہو جاتے ہیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا باپردہ داخل ہوتیں حضرت عمر سے حیا کرتے ہوئے۔

اہل قبور اپنی اپنی شان کے مطابق زندہ ہیں تو جو بھی ان کو السلام علیکم کہے گا تو یہ انشاء اللہ جواب سے نوازیں گے کیونکہ سلام کہنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا ضروری ہوا کرتا ہے۔

اس مسئلہ کی مزید وضاحت کیلئے ایک اور حدیث پاک ملاحظہ ہو:

إِذَا قُبِضَتْ نَفْسُ الْعَبْدِ تَلْقَاهُ أَهْلُ الرَّحْمَةِ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ كَمَا يَتَلَقَّوْنَ الْبَشِيرَ فِي الدُّنْيَا فَيُقْبَلُونَ عَلَيْهِ يَسْأَلُونَهُ ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : أَنْظِرُوا أَخَاكُمْ حَتَّى يَسْتَرِيحَ ؛ فَإِنَّهُ كَانَ فِي كَرْبٍ ، فَيُقْبَلُونَ عَلَيْهِ ؛ فَيَسْأَلُونَهُ : مَا فَعَلَ فَلَانٌ ؟ مَا فَعَلْتَ فَلَانَةٌ ؟ هَلْ تَزَوَّجَتْ ؟ فَإِذَا سَأَلُوا عَنِ الرَّجُلِ قَدِمَاتٌ قَبْلَهُ قَالَ لَهُمْ : إِنَّهُ قَدْ هَلَكَ فَيَقُولُونَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، ذُهِبَ بِهِ إِلَى أُمِّهِ الْهَآوِيَةِ فَبَنَسَتْ الْأُمَّ وَبَنَسَتْ الْمُرَبِّيَّةُ . قَالَ : فَيُعْرَضُ عَلَيْهِمْ أَعْمَالُهُمْ فَإِذَا رَأَوْا حَسَنًا فَرَحُوا

وَاسْتَبْشِرُوا وَقَالُوا: هَذَا نِعْمَتُكَ عَلَيَّ عَبْدِكَ فَأَتَمَّهَا ، فَإِنَّ رَأْسُوءَ أَقَالُوا:
اللَّهُمَّ رَاجِعْ بَعْدِكَ.

ترجمة الحديث:

جب بندے کی روح قبض کی جاتی ہے تو عباد اللہ میں سے اہل رحمت اس کا استقبال کرتے ہیں جیسے دنیا میں خوشخبری لانے والے کا استقبال کیا جاتا ہے۔ تو وہ عباد اللہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ اس سے پوچھیں تو ان میں سے بعض بعض سے کہتے ہیں اپنے بھائی کو کچھ مہلت دے دو یہاں تک کہ استراحت کرے کیونکہ یہ (دنیا میں) کرب میں تھا۔

پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اس سے سوالات کرتے ہیں

فلاں مرد کا کیا حال ہے؟ فلاں عورت کا کیا حال ہے؟ کیا اس نے شادی کر لی؟

جب وہ اس آدمی کے بارے میں اس سے پوچھتے ہیں جو اس سے پہلے مرچکا ہو تو وہ

ان کو کہتا ہے اس کا انتقال ہو چکا ہے تو وہ کہتے ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون! اسے اس کی اصل الہادیہ (جہنم) لے جایا گیا ہے۔ جہنم کتنی بری

اُم ہے اور کتنی بری مربیہ ہے۔

فرمایا: ان (اہل قبور) پر ان (دنیا والوں) کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں جب وہ کسی

کے اچھے اعمال دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور (اس کے قریبی رشتہ دار کو) مبارک دیتے ہیں

اور کہتے ہیں۔

اے اللہ! یہ اعمال صالحہ تیری نعمت ہیں تیرے بندے پر اس پر اپنی نعمت کو مکمل کر دے۔

اور جب برے اعمال دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں
اے اللہ! اپنے بندے کو توبہ کی توفیق دے کر اس کی توبہ قبول فرما۔

-☆-

اس حدیث پاک میں غور کیجئے کہ اہل قبور پر زندہ لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں اگر عمل اچھے ہوں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور مبارکیں دیتے ہیں تو اب بتائے اہل قبور کو السلام علیکم کہنا عمل صالح ہے یا نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی پر عمل کرنا اس سے بڑھ کر عمل صالح اور کیا ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک ہے کہ اہل قبور کو السلام علیکم کہو اور جب انہیں السلام علیکم کیا جاتا ہوگا تو وہ ضرور سنتے ہونگے۔ سنتے ہی نہیں بلکہ خوش ہوتے ہونگے اور ایک دوسرے کو مبارکیں دیتے ہونگے اور پھر اس بندہ مومن کو سلام کا جواب بھی دیتے ہونگے کیونکہ یہاں سلام کا جواب دینے میں کوئی چیز مانع نہیں۔

علامہ البانی اس حدیث پاک کی وضاحت کے ضمن میں ایک اور حدیث پاک بطور شاہد ذکر کرتے ہیں اسے بھی ملاحظہ کیجئے

إِنَّ أَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَى مَوْتَاكُمْ فَيَسْرُونَ وَيَسَاؤُونَ.

جلد ۶ صفحہ ۶۰۷

جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۲

صفحہ ۲۴۸

سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ

مسند الامام احمد رقم الحدیث (۱۲۶۱۹)

قال ترمذی احمد الزین: الحدیث صحیح

مسند ابی داؤد البیہقی رقم الحدیث (۱۷۹۳)

ترجمة الحديث:

تمہارے اعمال تمہارے اموات پر پیش کیے جاتے ہیں اگر وہ اعمال اچھے ہوں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اعمال اچھے نہ ہوں تو وہ رنجیدہ ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے دین متین کی صحیح تفہیم کی توفیق عطا فرمائے اور اہل قبور کی زیارت کر کے انہیں السلام علیکم کہنے کی سعادت عطا فرمائے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرنا

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

بے شک اللہ اور اسکے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرو تو خوب سلام عرض کرو۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے دو چیزوں کا حکم دیا

۱۔ درود شریف ۲۔ سلام مبارک

اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کے حکم کو مفعول مطلق، تسلیماً ذکر کر کے مؤکد کر دیا یہ تاکید اس لیے کہ ہم اہل ایمان درود شریف تو بہت پڑھتے ہیں سلام کو اکثر نظر انداز کرتے ہیں۔

یاد رہے درود شریف کے متعدد صیغے ہیں جس صیغے سے بھی درود شریف بھیجا جائے بارگاہِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبول و منظور ہے۔ ہاں سلام میں اصل صیغہ خطاب ہے۔ آج بھی ہم جب ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں تو صیغہ خطاب ”السلام علیکم“ استعمال کیا جاتا ہے۔ اب بارگاہِ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب بھی سلام عرض کیا جائے تو صیغہ خطاب استعمال کیا جائے اور بایں الفاظ نہایت ادب سے سلام کہا جائے

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

اس رمز کو بے جان درخت اور پتھر ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔

حدیث پاک ملاحظہ ہو

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَرَرْنَا بَيْنَ الْجِبَالِ وَالشَّجَرِ فَلَمْ نَمُرَّ بِشَجَرٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

ترجمة الحديث:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہم مکہ مکرمہ کے بعض نواحی میں گئے ہم پہاڑوں اور درختوں کے درمیان سے گزرے ہم جس بھی درخت اور پہاڑ سے گزرتے وہ کہتا

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

آج ہمیں بھی چاہیے کہ نہایت محبت و عقیدت سے بارگاہِ حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کریں:

”السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!“

سنن الدارمی رقم الحدیث (۲۲) جلد ۱ صفحہ ۲۸۷
قال ابو عاصم نبیل العمري: صحیح باشواهد
دلائل النبوة للبيهقي
جلد ۲ صفحہ ۱۵۳

شریعت اسلامیہ میں سلام کہنا سنت ہے لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ اب کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر سلام عرض کریں اور وہ جواب نہ دیں۔ اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاڈلے امتی! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں نہایت ادب سے اور محبت و پیار سے سلام عرض کر لے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب دیں تو ہو سکتا ہے کہ وہ جواب تو اپنے کانوں سے سن لے اور جس دن یہ کرم ہو گیا تیرے مقدر کا ستارہ اوج ثریا سے بلند ہوگا۔

سنیے! سنیے! عارف باللہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن میں نے پکارا

یا رسول اللہ!

آواز آئی لبیک (اے میرے غلام میں موجود ہوں)!

اے ایمان والے! ان بزرگوں کی نسبت سے اپنا سینہ معمور کر لے پھر نہایت محبت

و عقیدت سے عرض کر دے السلام علیک یا رسول اللہ! تو تو اپنے کانوں سے حضور نبی کریم فداہ ابی وامی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب سن لے گا۔

(۱) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ از نور بخش توکل صلی (۳۲۷)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب خود دیتے ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

ریاض الصالحین	رقم الحدیث (۱۳۱۰)	صفحہ ۳۵۰
وقال النووي:	رواه ابو داود باسناد صحیح	
سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۰۳۱)	صفحہ ۱۷۵ جلد ۲
صحیح سنن ابی داود	رقم الحدیث (۲۰۳۱)	صفحہ ۵۷۰ جلد ۱
قال الالبانی:	حسن	
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۱۰۷۵۹)	صفحہ ۵۷۵ جلد ۹
قال حمزه احمد الزین:	اسنادہ صحیح	
اسنن الکبریٰ للبیہقی	رقم الحدیث (۱۰۲۷۰)	صفحہ ۳۰۲ جلد ۵
مشکاۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۲۵)	صفحہ ۲۹۱ جلد ۱
مجمع الزوائد	رقم الحدیث (۱۷۲۹۶)	صفحہ ۲۵۲ جلد ۱۰
قال الہیثمی:	رجالہ ثقات	
الترغیب والترہیب	رقم الحدیث (۲۳۷۷)	صفحہ ۳۹۶ جلد ۲
قال المحقق:	حسن	
المعجم الاوسط	رقم الحدیث (۳۰۹۲)	صفحہ ۲۲۶ جلد ۲
قال محمد حسن	اسنادہ حسن	

ترجمة الحديث:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی آدمی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پر لوٹاتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

-☆-

وہ امتی کتنے نصیبوں والا ہے جسے بارگاہِ خیر الواری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سلام کا جواب آئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کو سلامتی کی دعا دے دیں یقیناً وہ دونوں جہاں میں سلامت رہے گا۔ دنیا کی آفات سے دنیاوی پریشانیوں سے سلامت رہے گا۔ وقت نزع تکالیف سے یوں سلامت رہے گا کہ اپنا ایمان سلامت لے جائے گا اور پھر میدانِ حشر میں قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ و مامون رکھے گا اور جو قیامت کی ہولناکیوں سے بچ گیا وہ نجات ابدی پا گیا۔

اے میرے مسلم بھائی! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں لینے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ بڑی محبت و پیار سے اور ایمان و یقین سے اپنے دل کو حاضر کر کے اپنی زبان سے ادا کر دے: **السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.**

تو دیکھ دینے کے تاجدار سے جواب آئے گا اور جب وہاں سے جواب آ گیا تو دونوں جہاں کے بگڑے مقدر سنور جائیں گے۔

صرف اب ہی نہیں بلکہ جب بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد آئے آپ کی بارگاہ میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کر دے یہ نذرانہ کل قیامت کو کام آئے گا اور تیری ابدی سعادتوں کا ضامن ہوگا۔

ملائکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آپ کے امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ

إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ.

مشکوٰۃ المصابیح	رقم الحدیث (۹۲۳)	جلد ۱	صفحہ ۲۹۱
قال الالبانی:	اسنادہ صحیح		
سنن الدارمی	رقم الحدیث (۲۸۱۶)		صفحہ ۱۸۲۶
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحدیث (۳۲۱۰)	جلد ۴	صفحہ ۱۷۹
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی یعلیٰ الموصلی	رقم الحدیث (۵۲۱۳)	جلد ۹	صفحہ ۱۳۷
قال حسین سلیم اسد:	اسنادہ صحیح		
سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۷۸)	جلد ۳	صفحہ ۴۴
صحیح سنن النسائی	رقم الحدیث (۱۲۸۱)	جلد ۱	صفحہ ۴۱۰
قال الالبانی:	صحیح		
صحیح ابن حبان	رقم الحدیث (۹۱۳)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۵
قال شعيب الارنؤوط:	اسنادہ صحیح علی شرط مسلم		

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ سیاح فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔

-☆-

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رفعتِ شان کیلئے کچھ فرشتوں کو سیاح بنا دیا وہ روئے زمین کی سیر و سیاحت کرتے ہیں اور اس کرۂ ارضی کا چکر لگاتے ہیں جہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرتا ہے یہ فرشتے فوراً اس سلام کو دربارِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچا دیتے ہیں۔

اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے امتی تیری کس درجہ نیک بختی ہے کہ تو

تحفة الاشراف	رقم الحدیث (۹۲۰۴)	جلد ۷	صفحہ ۲۱
موارد النظم	رقم الحدیث (۲۳۹۲)		صفحہ ۵۹۴
المصنف ابن ابی شیبہ		جلد ۲	صفحہ ۵۱۷
المصنف لعبد الرزاق	رقم الحدیث (۳۱۱۶)	جلد ۳	صفحہ ۲۱۵
عمل الیوم والیلۃ للنسائی	رقم الحدیث (۶۶)		صفحہ ۱۶۷
شرح السنۃ للبخاری	رقم الحدیث (۶۸۷)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۷
المستدرک للحاکم	رقم الحدیث (۳۶۲۹)	جلد ۳	صفحہ ۱۹۷
قال الحاکم:	صحیح ۱۱۱ سناد ولم یخبر جاہ		
انجم اللبیب للطبرانی	رقم الحدیث (۱۰۵۲۸)	جلد ۱۰	صفحہ ۲۷۰

جب بھی بارگاہِ خیر الواری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہایت ادب و احترام سے کہتا ہے
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سلام کو خود سنتے ہیں اور اسی آن ملائکہ سیاحین بارگاہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچ کر عرض کر دیتے ہیں کہ یا رسول اللہ فلاں آدمی آپ پر سلام
پیش کر رہا ہے۔

جب ایک امتی کے سلام کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی سنتے ہوں اور فرشتے بھی
عرض کرتے ہوں تو پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس شفقت و پیار سے اس سلام کا جواب دیتے
ہوں گے اور جب ایک مرتبہ ہی دربار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سلام کا جواب آ گیا تو
تیرے بگڑے مقدر سنور جائیں گے۔

صلاة (نماز) میں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس واطہر وہ ذات ہے جسے اللہ کے حبیب ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر مقام پر یاد رکھا بلکہ اہل ایمان کیلئے لازم قرار دیا کہ جب وہ اللہ کی بندگی کر رہے ہوں صلاة (نماز) ادا کر رہے ہوں تو وہاں بھی اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یاد رکھیں اور انکی بارگاہ میں سلام عرض کریں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں سلام کیلئے صلاة میں حالت تشهد کا انتخاب کیا گیا جہاں انسان بیٹھتا ہے تو حالت ادب میں بیٹھتا ہے نظریں جھکائے اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرے پھر کہتا ہے

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

یا نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکات ہوں۔

صاحب الاحیاء حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَأُحْضِرُ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَهُ الْكَرِيمِ وَقُلْ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

(۱) احیاء العلوم/۱/۱۶۹

قعدہ صلاۃ میں التحیات للہ والصلوات والطیبات پڑھ لینے کے بعد اپنے دل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کریم ذات کو موجود پا اور کہہ دے

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

یا نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت ہو اور اسکی برکات ہوں۔

ایک صلاۃ ادا کرنے والا جب اس اہتمام اور محبت و عقیدت سے حالتِ قعدہ میں باادب ہو کر سلام عرض کرے گا تو یقیناً مدینہ کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرم ہوگا اور جب اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کرم ہوگا تو پھر ہر قسم کی سعادتیں دامن میں آجائیں گی۔

صاحبِ فتح الباری حافظ الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی سنئے آپ فرماتے ہیں: يَحْتَمِلُ أَنْ يُقَالَ عَلَى طَرِيقِ أَهْلِ الْعِرْفَانَ:

إِنَّ الْمُصَلِّينَ لَمَّا اسْتَفْتَحُوا بَابَ الْمَلَكُوتِ بِالتَّحِيَّاتِ أُذِنَ لَهُمْ بِالدُّخُولِ فِي حَرِيمِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ فَقَرَّتْ أَعْيُنُهُمْ بِالمُنَاجَاةِ فَنَبَّهُوا عَلَى أَنَّ ذَلِكَ بِوِاسِطَةِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَبَرَكَاتِهِ فَالتَّفَتُوا فَإِذَا الْحَبِيبُ فِي حَرَمِ الْحَبِيبِ حَاضِرٌ فَأَقْبَلُوا عَلَيْهِ قَائِلِينَ

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

اہل عرفان کے طریق پر یوں بھی کہا جاسکتا ہے

بیشک صلاۃ ادا کرنے والوں نے جب التحیات للہ والصلوات والطیبات کہہ کر ملکوت

(۱) فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۳۱۴

کا دروازہ کھلوانے کی درخواست کی تو انہیں حتی و قیوم اللہ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت مل گئی تو اللہ سے مناجات کر کے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں تو انہیں اس حقیقت سے آگاہ کیا گیا تم پر یہ سارا کرم نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطہ اور آپکی اتباع کی برکت سے ہوا ہے جب صلاۃ ادا کرنے والے متوجہ ہوئے تو دیکھا

اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ الحبيب کے حرم مقدس میں حاضر ہیں تو صلاۃ ادا کرنے والے یہ کہتے ہوئے بارگاہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں متوجہ ہوئے
 اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.
 یا نبی آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور اسکی برکات ہوں۔

-☆-

درج بالا بات اگر کوئی اور کہتا تو شاید نظر انداز کر دی جاتی لیکن اس بات کو نہایت اہتمام سے حافظ الحدیث حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف فتح الباری میں ذکر کرتے ہیں۔ یہ وہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے بارے ناصر الدین الالبانی کا قول ہے:

لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ مِثْلَهُ بَعْدَهُ.

حافظ الحدیث ابن حجر جیسا ان کے بعد ماؤوں نے جنا ہی نہیں۔

یہی علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ درس دے رہے ہیں کہ صلاۃ غافلوں کی طرح نہیں ادا کرتے بلکہ اس اہتمام سے ادا کرتے ہیں کہ جب قعدہ میں باادب بیٹھے ہوں تو یوں سمجھیں کہ بارگاہ خداوندی میں پہنچ گئے ہیں وہاں اللہ کی بارگاہ میں اللہ کے حبیب حاضر ہے پھر ان کی طرف توجہ کر کے کہتے ہیں

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.

یاد رہے جب صلاۃ میں اس انداز سے بارگاہ خیر الوری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کیا جاتا ہے تو پھر یہ صلاۃ معراج المؤمنین بنتی ہے۔

ہاں یہ مسئلہ تو تمام اہل اسلام کے قلوب پر نقش ہے کہ عام حالت میں سلام کہنا تو سنت ہے لیکن سلام کا جواب دینا واجب ہے۔

تو جب ذات اقدس و اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت صلاۃ میں سلام عرض کیا گیا تو ان کے جواب عنایت فرمانے کا عالم کیا ہوگا۔

اب صحیح البخاری کی ایک حدیث پاک ملاحظہ ہو:

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ!

كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا، السَّلَامُ عَلَى جَبْرِئِلَ وَمِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ

”التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ

اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ“

فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا، أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

أَشْهَدَانِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدَانِ مُحَمَّدًا عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ.

صحیح البخاری	رقم الحدیث (۷۹۷)	جلد ۱	صفحہ ۲۸۶
صحیح مسلم	رقم الحدیث (۴۰۲)	جلد ۱	صفحہ ۳۸۲

ترجمة الحديث:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے صلاۃ ادا کیا کرتے تھے تو ہم کہا کرتے تھے السلام علی جبریل و میکائیل السلام علی فلان وفلان۔ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے تو ارشاد فرمایا:

بیشک اللہ السلام ہے۔ جب تم میں سے کوئی صلاۃ ادا کرے تو کہے

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ

تمام تحیات، صلوات اور طیبیات اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى

عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.

سنن النسائي	رقم الحديث (١٢٤٥)	جلد ٣	صفحة ٢٢
قال الالباني:	صحیح		
الارواء الغلیل	رقم الحديث (٣٣٦)	جلد ٢	صفحة ٢٣
قال الالباني:	صحیح		
مسند الامام احمد	رقم الحديث (٢١٦٠)	جلد ٣	صفحة ١٦٣
قال احمد محمد شاكر:	اسنادہ صحیح		
مسند ابی داود الطیالسی	رقم الحديث (٣٠٣)		صفحة ٣٩
السنن اللبونی للبیہقی	رقم الحديث (٢٨٥٥)	جلد ٢	صفحة ٢١١
فتح الباری		جلد ٢	صفحة ٣١١

یا نبی! آپ پر سلام ہو، اللہ کی رحمت اور اسکی برکات ہوں ہم پر سلام ہو اور اللہ کے صالح بندوں پر سلام ہو۔

کیونکہ جب تم اس طریقے سے سلام کہو گے تو تمہارے یہ سلام زمین و آسمان میں ہر عبد صالح تک پہنچے گے۔

-☆-

اب توجہ کیجئے زمین و آسمان کے تمام صالحین تک سلام پہنچتے ہیں زمین میں سب سے افضل صالحین حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں حضرات انبیاء کرام کے بعد حضرات صحابہ کرام و اہل بیت اطہار ہیں رضی اللہ عنہم پھر تمام بزرگان دین ہیں اور آسمان کے صالحین میں تمام نوری فرشتے ملائکہ کرام آتے ہیں۔ تو حالت صلاۃ میں قعدہ میں باادب سر جھکا کر جب بارگاہِ ختمی مرتب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سلام عرض کیا جاتا ہے تو انکے طفیل تمام صالحین کو عرض کیا جاتا ہے تو یہ سلام زمین و آسمان کے تمام صالحین تک پہنچتا ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کی شانِ کریمی سے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔ تو جسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے تمام انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین تمام صحابہ کرام و اہل بیت رضی اللہ عنہم تمام بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اور تمام ملائکہ مقربین کی طرف سے سلام کا جواب آتا ہو اس کی عزت و عظمت کا عالم کیا ہوگا۔

اے میرے مسلم بھائی! آج صلاۃ سے محبت کر لے اور صلاۃ میں قعدہ میں نہایت ادب و احترام سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کر لے آپ کے صدقے جملہ انبیاء و مرسلین و صدیقین و شہداء ملائکہ کرام کی طرف سے سلامتی کی دعائیں آئیں گی۔



فہرست

1	آداب الدعاء	1
1	نشان بندگی	
6	أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ :	
6	وصف عاجزی	
7	دعاء عین عبادت	
8	اکرم الاشیاء	
12	نفع الاشیاء	
16	احسان الہی کو متوجہ کرنے کا ذریعہ	
18	بلاء اور تقدیر کی دافع دعاء ہے	
21	أَيُّدُ الْقَدَرِ إِلَّا الدُّعَاءُ :	
24	لَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ :	
25	حضور نبی کریم - صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم - کی معیت میں	
26	اعجز الناس	
29	أَعْجَزُ النَّاسِ :	
30	أَبْخَلُ النَّاسِ :	
31	اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم سے لبریز	
33	رضائے الہی	
35	جنت کے لازوال انعامات	
38	اجابت دعا کی صورتیں	
39	دعا قبول کرنے والا "اللہ" قریب ہے	
43	دعامانگنے کا طریقہ	
45	پاک جسم :	
45		

48	پاک جگہ:
51	بہتر وقت:
55	نیت صالحہ:
59	فہجرتہ الی اللہ ورسولہ
62	قبلہ رخ
68	خشوع و خضوع سے
69	عزم و یقین کے ساتھ
75	گناہوں کا اعتراف:
77	تائب کی دعا مقبول
79	انبیاء کرام کی تعلیمات:
83	اسم اعظم سے دعا
93	اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ سے دعا مانگنا
96	توسل بالاعمال الصالحہ
102	توسل بالصالحین
108	دعا کی کلمات کا تکرار
114	دعا میں ہاتھ اٹھانا
116	ہاتھ اٹھا کر اختتام پر چہرے پر پھیرنا
118	معمولی چیز بھی اللہ سے مانگنی ہے
122	آخر میں آمین
124	اول و آخر درود پاک
129	خوشحالی میں دعا کی کثرت
131	احفظ اللہ بحفظک
133	احفظ اللہ تجذہ امامک
137	معرف بہد کی تمہیں



138	اللہ کی معرفت کی قسمیں	
142	دعاء میں وسعت	
145	جمعۃ المبارک کے دن	
149	نصف رات کو	
150	نُفِّحْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ.	
151	إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ.	
151	بُنَادِي مُنَادٍ:	
151	هَلْ مِنْ دَاعٍ فَيُسْتَجَابُ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَيُعْطَى:	
152	هَلْ مِنْ مَكْرُوبٍ فَيُفْرَجُ عَنْهُ:	
158	حالتِ سجدہ میں	
161	اذان کے وقت	
165	اذان سننے کے بعد	
168	اذان اور اقامت کے درمیان	
170	ماءِ زمزم پیتے ہوئے	
173	ليلة النصف من شعبان	
176	ليلة القدر میں	
178	افطاری کے وقت	
180	میدان جہاد میں	
183	یومِ عرفہ	
185	امام مسجد دعائے مانگتے ہوئے اجتماعی دعائے مانگے	
189	صبح و شام کی مسنون دعائیں	2
271	انفاق فی سبیل اللہ (اللہ کی راہ میں خرچ کرنا)	3
273	نشان بندگی	

- 275 اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو اس کی راہ میں مال خرچ کرتا ہے
- 276 فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ:
- 276 وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ:
- 276 اعمال میں اظہار و اخفاء
- 277 وَمَا تَنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ:
- 279 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ مبارکہ
- 282 حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان سخاوت
- 284 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وسعت سخاوت
- 291 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی مجلس میں ستر ہزار درہم تقسیم فرمادیے
- 293 قابل رشک
- 296 بہترین اسلام والا
- 297 نَطْعُمُ الطَّعَامِ
- 298 نَقْرُ السَّلَامِ
- 299 حفاظت البیہ میں
- 302 دینے والا ہاتھ بہتر ہے
- 303 اِنْ تَبَدَّلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ :
- 304 وَاَبْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ :
- 304 الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى :
- 307 اللہ کے خصوصی خزانوں سے لبریز بنی افضل و برتر
- 310 اجر و ثواب اللہ کے ہاں
- 311 اللہ نگران و محافظ
- 313 کرامت کا صدور:
- 314 صدقہ کی قبولیت اور اس کی تربیت
- 319 انفاق فی سبیل اللہ کا ماتہ کائنات اجر و ثواب

322	فی سبیل اللہ بے حساب دو خالق و مالک بھی بے حساب دے گا	
325	بیماریوں کا علاج	
327	انفاق فی سبیل اللہ کی برکات	
331	البرّ کا حصول	
333	فی سبیل اللہ خرچ کیا ہو مال اپنا مال ہے اور بچا کر رکھا گیا مال ورثا کا مال ہے	
336	صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا	
343	فی سبیل اللہ مال خرچ کرنے سے وہ مال باقی ہو جاتا ہے	
347	اللہ کا لطف و کرم	
350	فرشتوں کی دعائیں لینے والا	
351	ملائکہ کی دعائیں:	
354	عذاب قبر سے نجات	
356	آگ سے بچنے والا	
359	ظنّ الہی میں	
364	جنت میں داخلہ	
368	وسیع و عریض جنت	
369	الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ	
371	تواضع و اعکساری	4
373	حکم الہی - تواضع اختیار کرو	
376	تواضع سے رفعت و بلندی	
380	تواضع - امت محمدیہ کا شعار	
383	متواضع - رفیع المرتبت	
388	متواضع - جنت کا سزاوار	
392	بچوں کو سلام کرنا - تواضع کی عمدہ مثال	

394	گھر کا کام کرنا - متواضع ہونے کی دلیل ہے	
397	تواضع کا ایک انداز - مسافروں کی دلجوئی	
400	معمولی ہدیہ قبول کرنا - علامت انکساری	
403	علامت تواضع - گراہو القمہ اٹھا کر صاف کر کے کھا جانا	
407	تکبر کیا ہے؟	
412	شر العباد	
415	سبغوض الہی	
421	ایک متکبر کی عبرتناک سزا	
427	اللہ سے کلام کرنے سے محروم	
430	قیامت کے دن نظر الہی سے محروم	
435	متکبر - عذاب میں	
438	متکبر - آگ میں	
441	اہل النار	
447	آگ کا ایندھن	
450	چہرے کے بل جہنم میں	
453	قیامت کے دن متکبر کی عبرتناک صورت	
456	جہنم کا کونڈ	
459	جنت میں داخلہ ممنوع	
465	السلام علیکم (فضائل و مسائل)	5
468	السلام علیکم کی اشاعت کرو	
471	السلام علیکم کی اشاعت - نشان بندگی	
474	السلام علیکم کی ابتداء	

السلام علیکم سے دس نیکیاں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ سے بیس نیکیاں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
سے تیس نیکیاں

476

سلام کا جواب دینا واجب ہے

479

رَدُّ السَّلَامِ :

482

عِيَادَةُ الْمَرِيضِ :

483

اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ :

485

وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ :

487

نَشْمِثُ الْعَاطِسِ :

488

سلام کا جواب سلام سے احسن ہونا چاہئے یا سلام کی مثل

492

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عمل مبارک

495

کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سے زیادہ الفاظ استعمال کرنے کی اجازت نہیں؟

498

السلام علیکم میں پہل کرنے والا بہتر ہے

501

السلام علیکم میں پہل کرنے والے کو اجر و ثواب زیادہ ملتا ہے

505

بہترین سلام جس سے شناسائی ہے اسے بھی جس سے شناسائی نہیں اسے بھی السلام علیکم کہنا

508

گھر داخل ہوتے وقت اہل خانہ کو السلام علیکم کہنا

511

کسی اور کے گھر داخل ہونے سے پہلے السلام علیکم کہنا

515

مجلس میں آتے وقت السلام علیکم اور مجلس سے جاتے وقت السلام علیکم

520

جب بھی ملاقات کرو السلام علیکم کہو

523

حق الطريق۔ ہر السلام علیکم کہنے والے کو جواب دینا

527

غَضُّ الْبَصْرِ :

529

وَكَفُّ الْأَذَى :

530

رَدُّ السَّلَامِ :

530

الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ :

531

رَدُّو السَّلَامَ :

534

534	أَعِينُوا الْمَظْلُومَ:
535	سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو پہلے السلام علیکم کہے
540	سنتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچوں کو سلام کہنا
542	السلام علیکم کی اشاعت میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا طرز عمل
545	السلام علیکم کہنا محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے
549	السلام علیکم کہنے سے گناہوں کی مغفرت
550	بَذَلَ السَّلَامُ:
550	حُسْنُ الْكَلَامِ:
552	السلام علیکم کی اشاعت دخول جنت کا ذریعہ
553	أَعْبُدُوا الرَّحْمَنَ:
553	أَفْشُوا السَّلَامَ:
553	أَطْعَمُوا الطَّعَامَ:
557	السلام علیکم کی اشاعت سے جنت میں داخلہ سلامتی کے ساتھ
560	السلام علیکم کی اشاعت سے جنت کے بتواریں محلات
563	اہل قبور کو السلام علیکم کہنا
572	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرنا
575	حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام کا جواب خود دیتے ہیں
577	ملائکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں آپ کے امتیوں کا سلام پہنچاتے ہیں
580	صلاة (نماز) میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجنا

